متاعِ آخرت

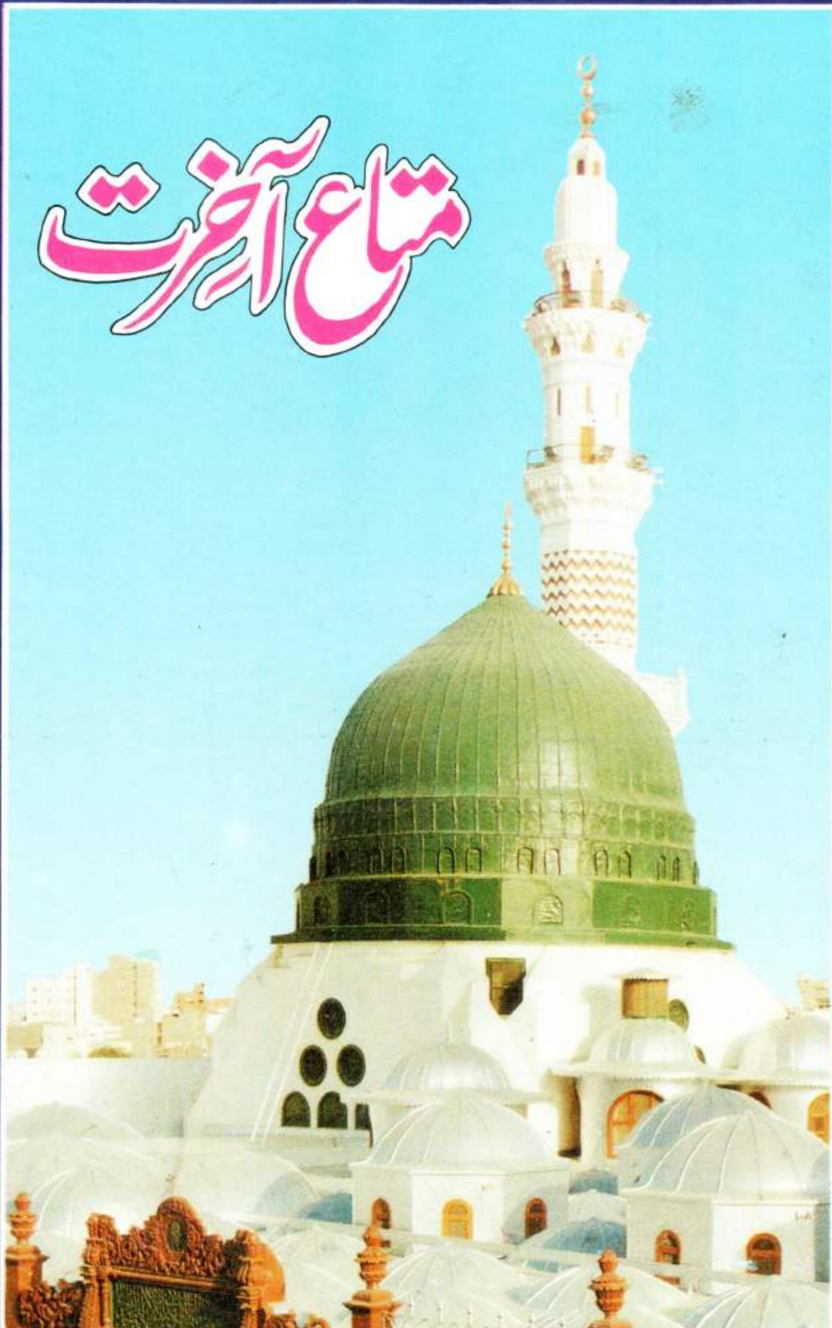

اسماء حسنیٰ اللہ جل شانہ و اسماء مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

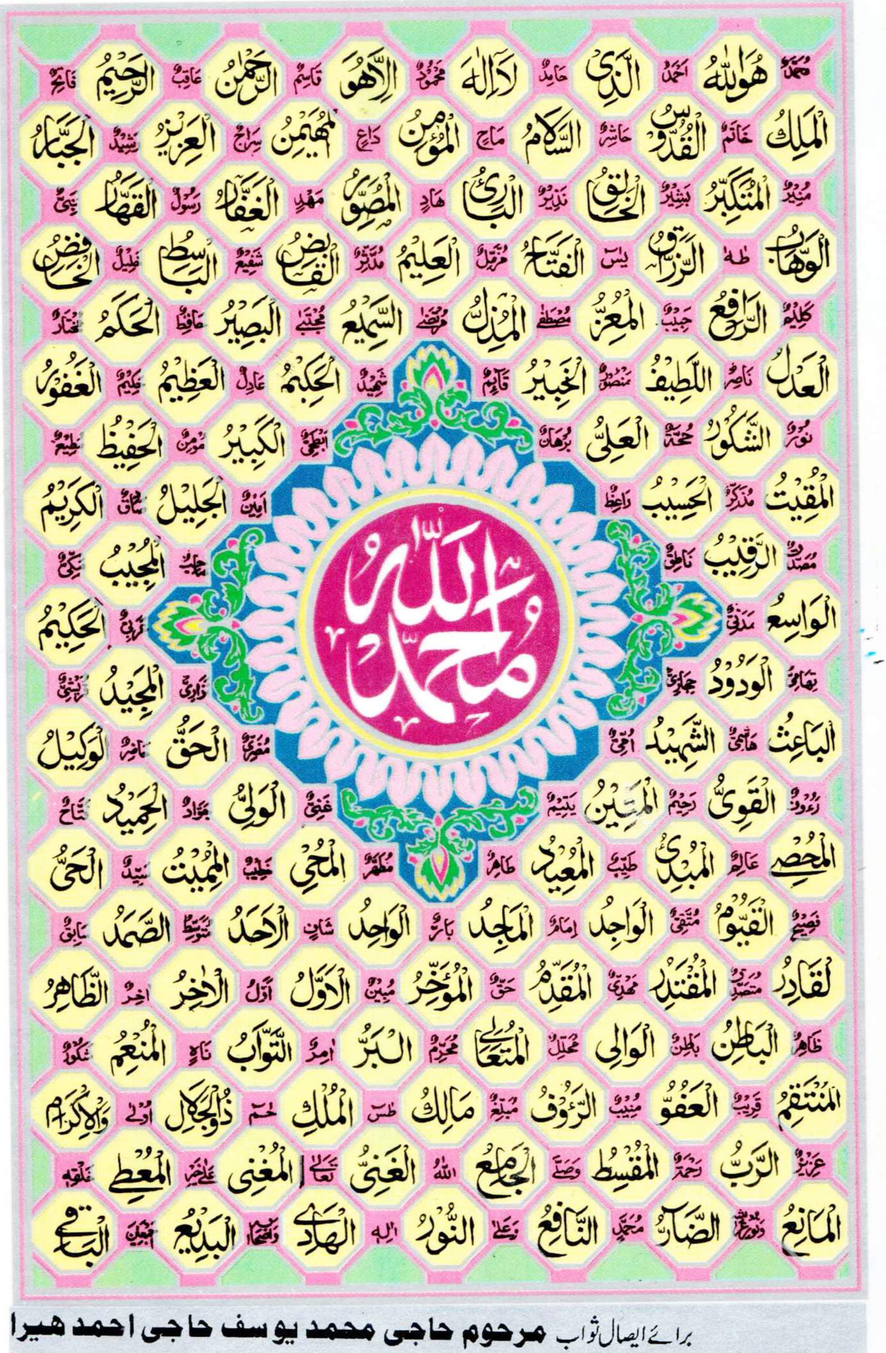

برائے ایصال ثواب **مرحوم حاجی محمد یوسف حاجی احمد هیرا**

RAZA OFFSET Bombay-3 (INDIA) • Tel.: 371 23 13

۷۸۶/۹۲

سلسلۂ اشاعت ۱۱۳

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

متاعِ آخرت

مجموعہ

یٰسٓ مع ترجمہ، طریقۂ نماز و فاتحہ، فضائلِ درود و سلام، فضائلِ موئے مبارک

بارہ مہینوں کے فضائل و مسائل، طریقۂ حج و عمرہ اور زیارت

برائے ایصال ثواب

مرحوم حاجی محمد یوسف حاجی احمد ھیرا

تاریخ وفات :

۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ ۲۵ مارچ ۲۰۰۲ء بروز پیر

و کل امت مسلمہ

شائع کردہ:

رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳، فون نمبر ۳۷۳۷۶۸۱

۷۸۶
۹۲

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

متاعِ آخرت نامی کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ کتاب کئی کتابوں کا مجموعہ ہے اس میں مفکرِ ملت حضرت مولانا الیاس اختر مصباحی کا مکمل رسالہ ''موئے مبارک'' شامل ہے ایسے ہی حضرت مولانا مفتی محمد اشرف رضا صاحب کی کتاب ''اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل'' بھی اور مولانا محمد سعید شبلی قادری کی کتاب '' فضائل درود و سلام '' کے منتخبات ہیں اور دیگر چند کتابوں سے بھی کچھ مفیدات لی گئی ہیں۔ اور اس کتاب کی ترتیب میں مولانا محمد اسلم رضا مصباحی نے بڑی دلجمعی سے کام کیا ہے۔

رضا اکیڈمی کی جانب سے اس قسم کی دینی کتابیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے برابر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ یہ فیض ہے سیدنا سرکار اعلیٰحضرت و حضور مفتیٔ اعظم شیخ مصطفےٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔

برادرانِ اہلِ سنت سے میری اپیل ہے کہ آپ حضرات بھی اپنے بزرگوں کے ایصالِ ثواب کے لئے دینی کتابوں کو خرید کر یا چھپوا کر مفت تقسیم کیا کریں۔ علماء اہلِ سنت اور ناشرین کتب دینیہ بڑی جانفشانی سے کتابیں تحریر فرماتے اور شائع کرتے ہیں۔ مگر عوام اہلِ سنت کا وہ تعاون ان کے ساتھ نہیں رہتا ہے جو کہ ہونا چاہئے۔ امید کہ آپ ہماری اپیل پر لبیک کہتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہوں گے۔

اسیرِ مفتی اعظم
محمد سعید نوری
بانی رضا اکیڈمی

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
یٰسٓ شریف	۷
فرائض غسل	۲۵
وضو کا طریقہ	،،
مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا	۲۶
مسجد سے نکلتے وقت کی دعا	۲۷
اذان کے بعد کی دعا	،،
نماز	
نماز کے مکروہ اوقات	۲۸
نماز کا طریقہ	،،
عورتوں کے لئے نماز کے مخصوص مسائل	۳۱
ثنا	۳۲
تعوذ	۳۳
تسمیہ	،،
سورۂ فاتحہ	،،
سورۂ اخلاص	۳۴
رکوع کی تسبیح	،،
تسمیع	،،
تحمید	،،
سجدہ کی تسبیح	،،
تشہد	۳۵
درود ابراہیم	،،
دعائے ماثورہ	۳۶
نماز کے بعد کی دعا	،،
نماز اشراق	۳۷
نماز چاشت	،،
صلوٰۃ اوابین	۳۸
نماز تہجد	،،
نماز استخارہ	۳۹
فاتحہ کا آسان طریقہ	۴۱
درود و سلام	

عنوان	صفحہ نمبر
درود و سلام پڑھنے کا افضل ترین طریقہ	۴۳
درود و سلام کے فضائل و ثمرات	۴۶
درود و سلام پڑھنے کے اوقات و مقامات	۵۳
درود مشیشیہ مع فضائل و وظیفہ اور ترجمہ	۵۸
درود تفریجیہ مع فضائل و وظیفہ اور ترجمہ	۶۳
درود منجیہ مع فضائل و وظیفہ اور ترجمہ	۶۵
درود تاج مع فضائل و ترجمہ	۶۶
درود فاتحہ مع فضائل و ترجمہ	۷۰
درود نورِ ذاتی مع فضائل و ترجمہ	۷۱
درود سعادت مع فضائل و ترجمہ	۷۲
درود غوثیہ مع ترجمہ	،،
درود چشتیہ مع ترجمہ	۷۳
درود نقشبندیہ مع ترجمہ	،،
درود خضریہ مع ترجمہ	۷۴
درود کمالیہ مع فضائل و ترجمہ	،،
درود حل مشکلات مع فضائل و وظیفہ اور ترجمہ	۷۵
درود قطب الاقطاب مع فضائل و وظیفہ اور ترجمہ	۷۶
درود زیارت مع خاصیت و ترجمہ	۷۸
درود شفا مع خاصیت و ترجمہ	۷۹
درود دیدار مصطفٰے مع خاصیت و ترجمہ	۸۰
درود رضویہ مع فضائل و فوائد اور طریقہ	۸۱
سید الاستغفار	۸۴
موئے مبارک	
شعائر اللہ کی عظمت و برکت	۸۶
تبرکاتِ رسول	۹۹
ایمان افروز منظر	۱۰۱
مقدس ابرو و مژگاں	۱۰۴
ریش مبارک	۱۰۶
گیسوئے عنبریں	۱۰۸
تقسیم موئے مبارک	۱۱۰
موئے مقدس کی برکات	۱۱۵

Scanned by CamSca

عنوان	صفحہ نمبر
اسلامی مہینوں کے فضائل ومسائل	
ماہ محرم الحرام	۱۱۹
ماہ محرم کی فضیلت	,,
ماہ محرم کی شب اول کی نماز وذکر	,,
یکم محرم کا روزہ	۱۲۰
یکم اور ۲۹، ۳۰ محرم کا روزہ	,,
محرم کے عشرۂ اول کا روزہ	,,
عاشورہ کی وجہ تسمیہ	,,
یوم عاشورہ کا روزہ	۱۲۱
یوم عاشورہ کی اہمیت	۱۲۳
شب عاشورہ کی نمازیں	۱۲۵
یوم عاشورہ کی نمازیں	,,
دعائے عاشورہ	۱۲۶
امور مستحسنہ	۱۲۹
رسوماتِ ممنوعہ	۱۳۰
ماہ صفر المظفر	۱۳۱
صفر کے آخری بدھ کی غلط رسومات	,,
ایام بیض کے روزے	۱۳۲
ماہ ربیع الاوّل	۱۳۴
شب ولادت کی اہمیت	,,
میلاد شریف کرنے کے فوائد	۱۳۶
صلاۃ وسلام	۱۴۰
ماہ ربیع الآخر	۱۴۵
ایصالِ ثواب	,,
صلوٰۃ الاسرار	۱۴۶
ترکیب صلوٰۃ الاسرار	۱۴۷
ماہ جمادی الاولیٰ	۱۵۰
صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت	,,
صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے کا طریقہ	۱۵۱
ماہ جمادی الاخریٰ	۱۵۳
قضائے عمری	۱۵۹
قضا نمازوں کی ادائیگی کی آسان ترکیب	,,
ماہ رجب المرجب	۱۶۲
ماہ رجب کے روزوں کی فضیلت	,,
صلوٰۃ الرغائب	۱۶۴
۲۷ رجب کی نماز وروزہ کی فضیلت	,,
ماہ شعبان المعظم	۱۶۶
فضائل شعبان	,,
شب برات کی فضیلت	۱۶۷
شب برات کی نماز واوراد واعمال	۱۶۹
دعائے نصف شعبان	۱۷۱
ماہ رمضان المبارک	۱۷۴
فضائل رمضان المبارک	,,
فضائل روزہ	۱۷۵
افطار کرنے وکرانے کی فضیلت	۱۷۶
سحری کی فضیلت	۱۷۷
اعتکاف	,,
تراویح کا بیان	۱۷۸
شب قدر	۱۷۹
نماز شب قدر	۱۸۳
ماہ شوال المکرم	۱۸۴
شب عید الفطر کی اہمیت	,,
شب عید الفطر کی نماز	۱۸۵
یکم شوال	,,
روز عید کے مستحبات	,,
نماز عید	۱۸۶
شوال کے روزے	,,
ماہ ذی القعدہ	۱۸۸
حرمت والے مہینوں کے اسماء	,,
ماہ ذی الحجہ	۱۸۹
ذی الحجہ کا عشرۂ اول	,,
عشرۂ اول کی نماز وروزہ	۱۹۰
یوم عرفہ	۱۹۲
عرفہ کا روزہ ونماز	۱۹۳
شب عید قربان	۱۹۴

عنوان	صفحہ نمبر
قربانی	۱۹۵
ایام تشریق	۱۹۷

حج و زیارت

عنوان	صفحہ نمبر
حج	۱۹۸
حج، عمرہ اور حاضری مدینہ منورہ کی دعائیں	۲۰۱
گھر سے روانگی کی دعا	"
سفر سے بخیریت واپس ہونے کی دعا	"
کسی سواری پر بیٹھنے کی دعا	"
جہاز پر سوار ہونے کی دعا	"
صرف عمرہ کی نیت	"
حج افراد یعنی صرف حج کی نیت	۲۰۲
حج تمتع کی نیت	"
حج قِران یعنی حج وعمرہ دونوں کی نیت	"
تلبیہ یعنی لبیک کہنا	"
شہر مکہ پر نگاہ پڑتے وقت کی دعا	۲۰۳
باب السلام میں داخلہ کی دعا	"
خانۂ کعبہ کی زیارت کے وقت کی دعا	۲۰۴
حجر اسود دیکھ کر دعا پڑھے	"
طواف کی نیت	"
حجر اسود کی طرف ہتھیلیاں اٹھا کر یہ دعا پڑھیں	"
پہلے چکر کی دعا	۲۰۵
دوسرے چکر کی دعا	"
تیسرے چکر کی دعا	۲۰۶
چوتھے چکر کی دعا	۲۰۷
پانچویں چکر کی دعا	"
چھٹے چکر کی دعا	۲۰۸
ساتویں چکر کی دعا	۲۰۹
طواف کے بعد مقام ملتزم کی دعا	"
مقام ابراہیم کی دعا	۲۱۰
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعا	۲۱۱
زمزم پیتے وقت کی دعا	۲۱۲
سعی شروع کرنے سے پہلے کی دعا	"

عنوان	صفحہ نمبر
سعی کے پہلے چکر کی دعا	۲۱۴
دوسرے چکر کی دعا	۲۱۵
تیسرے چکر کی دعا	۲۱۶
چوتھے چکر کی دعا	۲۱۷
پانچویں چکر کی دعا	۲۱۸
چھٹے چکر کی دعا	۲۱۹
ساتویں چکر کی دعا	۲۲۰
بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد کی دعا	۲۲۱
میدانِ عرفات میں جبل رحمت کے قریب یہ دعا پڑھیں	"
طوافِ رخصت کی دعا	۲۲۴
حاضری دربار رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۲۲۵
حرم مدینہ پر نظر پڑتے ہی یہ دعا پڑھیں	"
مسجد نبوی میں داخلہ کے وقت کی دعا	"
سلام بدربار سرکار کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۲۲۶
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام	۲۲۹
حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام	"
دونوں خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام	۲۳۰
وحی اترنے کی جگہ اور امہات المومنین کے حجروں کے قریب سلام	"
جنت البقیع کی طرف منہ کر کے یہ سلام پڑھے	۲۳۱
ملائکۂ مقربین پر سلام پڑھے	۲۳۲
شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر سلام پڑھے	"
بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام پڑھے	"
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف کی دعا	۲۳۳
جنت البقیع کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھے	۲۳۴
امہات المومنین کے مزارات پر یہ سلام پڑھے	"
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پر یہ سلام پڑھے	"
بنات رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزارات پر یہ سلام پڑھے	"

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر یہ سلام پڑھئے	۲۳۵
جنت البقیع میں تمام زیارتوں سے فارغ ہوکر آخر میں یہ دعا پڑھیں	"
حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر سلام پڑھئے	"
شہدائے احد کے مزارات پر یہ مجموعی سلام پڑھئے سلام بحالت مجموعی	۲۳۶
جبل احد پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندانِ مبارک شہید ہونے کی جگہ دعا پڑھئے	"
مدینہ منورہ سے بوقت رخصت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر الوداعی سلام پڑھئے	۲۳۷
سلام وداع کے بعد	"
حج کے پانچ دن	
پہلا دن ۸ ذی الحجہ	۲۳۹
عورتوں کے حج کا احرام	۲۴۰
منیٰ کی طرف روانگی	"
دوسرا دن ۹ ذی الحجہ	۲۴۲
عرفات	"
وقوف عرفہ	۲۴۴
مزدلفہ کی روانگی	۲۴۶
تیسرا دن ۱۰ ذی الحجہ	۲۴۸
منیٰ کی طرف واپسی	"
کنکری مارنے کا وقت	۲۴۹
کنکری مارنے کا طریقہ	۲۵۰
قربانی اور حجامت	۲۵۱
طوافِ زیارت	۲۵۳
چوتھا دن ۱۱ ذی الحجہ	۲۵۵
پانچواں دن ۱۲ ذی الحجہ	"
کنکری مارنے کے متعلق کچھ اور مسائل	۲۵۶
نعت منقبت سلام مناجات	
سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی	۲۵۸
چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو	۲۵۹
حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو	۲۶۰
تجلیِ نور قدمِ غوث اعظم	۲۶۱
کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود	۲۶۲
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	۲۶۳
مناجات	۲۶۴

بے شمار اسلامی مسائل ومباحث پر مشتمل ایک نادر ووقیع مجموعہ

فقہ حنفی کا عظیم شاہکار

فتاویٰ رضویہ مترجم

از: فقیہہ اسلام امام اہلسنّت مولانا الشاہ امام احمد رضا حنفی قادری برکاتی بریلوی

قیمت مجلد آٹھ جلدیں =/۱۷۰۰ روپے ❖ تاجران کتب کیلئے خصوصی رعایت

ناشر: رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ، بمبئی ۳

تقسیم کار: فاروقیہ بکڈپو ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

سُوْرَۃُ یٰسٓ شریف مَکِّیَّۃ

ترجمہ از:- اعلیحضرت امام اہلسنّت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

رکوع ۵	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	آیات ۸۳

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

یٰسٓ ۝١ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝٢ اِنَّكَ

یٰسٓ حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤

بھیجے گئے سیدھی راہ پر ہو

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝٥ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

عزت والے مہربان کا اتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦

ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ

بیشک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی تو وہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑦ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ

ایمان نہ لائیں گے ہم نے انکی گردنوں میں طوق کردیئے ہیں

اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ⑧

وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اُٹھائے رہ گئے

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا

اور ہم نے انکے آگے دیوار بنادی اور ان کے

وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ

پیچھے ایک دیوار اور انہیں اُوپر سے ڈھانک دیا

فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ⑨ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

تو اُنہیں کچھ نہیں سوجھتا اور انھیں ایک سا ہے

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑩

تم انھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

تم تو اسی کو ڈر سناتے ہو جو نصیحت پر چلے اور

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ

رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے تو اُسے بخشش اور عزت کے

اَجۡرٍ كَرِيۡمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی

ثواب کی بشارت دو بیشک ہم مُردوں کو جلائیں گے

وَنَكۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَاٰثَارَهُمۡ ؕ وَكُلَّ

اور ہم لکھ رہے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے

شَیۡءٍ اَحۡصَيۡنٰهُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ﴿١٢﴾

چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡيَةِ ۘ

ایک بتانے والی کتاب میں اور اُن سے نشانیاں بیان کرو

اِذۡ جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿١٣﴾ اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ

اُس شہر والوں کی جب انکے پاس فرستادے آئے جب ہم نے

اِلَيۡهِمُ اثۡنَيۡنِ فَكَذَّبُوۡهُمَا

اُن کی طرف دو بھیجے پھر انھوں نے انکو جھٹلایا

فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَيۡكُمۡ

تو ہم نے تیسرے سے زور دیا اور ان سب نے کہا بیشک ہم تمہاری

مُّرۡسَلُوۡنَ ﴿١٤﴾ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ

طرف بھیجے گئے ہیں بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی

مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ

اور رحمٰن نے کچھ نہیں اُتارا تم

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا

نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب

يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا

جانتا ہے کہ بے شک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارے

عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا

ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا بولے ہم تمہیں

تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا

منحوس سمجھتے ہیں بے شک تم اگر باز نہ آئے

لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا

تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور بیشک ہمارے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ

ہاتھوں تم پر دکھ کی مار پڑے گی۔ انہوں نے فرمایا تمہاری نحوست تو تمہارے

اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾

ساتھ ہے۔ اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔

وَجَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ رَجُلٌ

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا

يَّسۡعٰى قَالَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝٢٠

آیا بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو۔

اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا يَسۡـَٔلُكُمۡ اَجۡرًا وَّهُمۡ

جو تم سے کچھ نہیں مانگتے اور وہ

مُّهۡتَدُوۡنَ ۝٢١ وَمَا لِىَ لَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِىۡ

راہ حق پر ہیں اور مجھے کیا ہے کہ اسکی بندگی نہ کروں

فَطَرَنِىۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ۝٢٢ ءَاَتَّخِذُ

جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے۔ کیا اللہ کے سوا

مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ

کیا- اللہ کے سوا اور خدا ٹھہراؤں کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے

بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا

تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے

وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ۝٢٣ اِنِّىۡۤ اِذًا لَّفِىۡ ضَلٰلٍ

بچا سکیں بیشک جب تو میں کھلی گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ط

میں ہوں۔ مقرر میں تمہارے رب پر ایمان لایا تو میری سنو۔

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ

اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ کہا کسی طرح میری

يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لا بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ

قوم جانتی جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی

مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى

اور مجھے عزت والوں میں کیا۔ اور ہم نے اسکے بعد اس کی

قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ

قوم پر آسمان سے نہ کوئی لشکر اُتارا گیا نہ ہمیں

السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْ

وہاں کوئی لشکر اُتارنا تھا۔ وہ تو

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ

بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ

خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ج مَا

گئے۔ اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر جب انکے

يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا ہی

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا

کرتے ہیں کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے

قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ

ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب

لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ ط وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ

ان کی طرف پلٹنے والے نہیں اور جتنے بھی ہیں سب ہمارے حضور

لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ

لائے جائیں گے اور ان کے لئے ایک نشانی

الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا

مُردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور پھر اس سے

مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا

اناج نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے

فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ

اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے

وَفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۳۴ لِيَاْكُلُوْا

اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اسکے

مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا

پھلوں میں سے کھائیں اور یہ کہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں

يَشْكُرُوْنَ ۳۵ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ

تو کیا حق نہ مانیں گے۔ پاکی ہے اُسے جس نے سب جوڑے بنائے

الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

ان چیزوں سے جنھیں زمین اُگاتی ہے۔

وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۳۶

اور خود اُن سے اور اُن چیزوں سے جن کی انھیں خبر نہیں۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ

اور اُن کے لئے ایک نشانی رات ہے ہم اس پر سے دن کھینچ لیتے ہیں

فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۳۷ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ

جبھی وہ اندھیرے میں ہیں اور سورج چلتا ہے

لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست

الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى

علم والے کا اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں

عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ

یہاں تک پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال سورج کو نہیں

يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ

پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن پر

سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾

سبقت لے جائے اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي

اور ان کے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ انھیں ان کے بزرگوں کی

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ

پیٹھ میں ہم نے بھری کشتی میں سوار کیا۔ اور انکے لئے ویسی ہی کشتیاں

مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ

بنا دیں جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں

فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾

نہ تو کوئی ان کی فریاد کو پہنچے نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری

اِلَّا رَحۡمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا

طرف کی رحمت اور ایک وقت تک برتنے دینا اور جب

قِیۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡکُمۡ وَمَا

اور جب اُن سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم اُس سے جو تمہارے سامنے ہے

خَلۡفَکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا

اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے اس اُمید پر کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب

تَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ اٰیَةٍ مِّنۡ اٰیٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا

کبھی ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی انکے پاس آتی ہے تو

کَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ

اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور جب ان سے فرمایا جائے

اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

اللہ کے دیئے میں سے کچھ اسکی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کے

لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنُطۡعِمُ مَنۡ لَّوۡ یَشَآءُ اللّٰهُ

لئے کہتے ہیں کہ کیا ہم اُسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو

اَطۡعَمَهٗۤ ٭ۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ

کھلا دیتا تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

میں اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

اگر تم سچے ہو راہ نہیں دیکھتے مگر

صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ

ایک چیخ کی انھیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے

يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً

میں پھنسے ہوں گے نہ تو وصیت کرسکیں گے اور نہ اپنے

وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ

گھر پلٹ کر جائیں اور پھونکا

فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ

جائے گا صور جبھی وہ اپنی قبروں سے اپنے

اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا

رب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری

مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتة هٰذَا مَا

خرابی کس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا یہ ہے وہ جس کا

وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾

رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ

وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ جبھی وہ سب کے سب

جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا

ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے۔ تو آج کسی جان پر

تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

اپنے کئے کا بیشک جنت والے آج

الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ

دل کے بہلاوؤں میں چین کرتے ہیں وہ اور انکی بیبیاں

فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾

سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾

ان کے لئے اس میں میوہ ہے اور انکے لئے ہے اس میں جو مانگیں

سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا اور آج الگ

الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ

پھٹ جاؤ اے مجرمو! اے اولاد آدم کیا میں نے

اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا

تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ

الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾

پوجنا بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾

اور میری بندگی کرنا یہ سیدھی راہ ہے

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط

اور بے شک اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا۔

اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ

تو کیا تمہیں عقل نہ تھی یہ ہے وہ جہنم جسکا

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا

تم سے وعدہ تھا۔ آج اسی میں جاؤ

اَلْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ

بدلہ اپنے کفر کا آج ہم

نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ

ان کے موہنوں پر مہر کردیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے

وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾

بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کیے کی گواہی دیں گے

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾

پھر لپک کر رستے کی طرف جاتے تو انھیں کچھ نہ سوجھتا

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾

بدل دیتے نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے لوٹتے

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ط

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں۔

أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ

تو کیا وہ سمجھتے نہیں اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا

وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَّ

اور نہ وہ انکی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت

قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ

اور روشن قرآن کہ اُسے ڈرائے جو

حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾

زندہ ہو اور کافروں پر بات ثابت ہوجائے

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ

اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے

أَيْدِيْنَآ أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾

چوپائے انکے لئے پیدا کئے تو یہ انکے مالک ہیں

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ

اور انہیں ان کے لئے نرم کردیا تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور

مِنْهَا يَأْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

کسی کو کھاتے ہیں اور انکے لئے ان میں کئی طرح کے نفعے

وَمَشَارِبُ ۚ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا

اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا شکر نہ کرینگے اور انھوں نے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ

اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے کہ شائد ان کی

يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ

مدد ہو وہ اُن کی مدد نہیں کر سکتے

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا

اور وہ انکے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے ۔ تو تم

يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا

ان کی بات کا غم نہ کرو بیشک ہم جانتے ہیں

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ

جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں کیا آدمی نے

يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ

نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی

نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾

وہ صریح جھگڑالو ہے

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ

اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھول گیا۔

قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾

بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا۔

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۙ ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ

اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے جس نے تمھارے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ

لئے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی

نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾

جبھی تم اس سے سلگاتے ہو

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے

وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ

ان جیسے اور نہیں بنا سکتا۔

مِثْلَهُمْ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ

کیوں نہیں اور وہی ہے بڑا پیدا

الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا

کرنے والا سب کچھ جانتا اسکا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز

اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾

کو چاہے تو اس سے فرمائے ہوجا وہ فوراً ہوجاتی ہے

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ

تو پاکی اسے جسکے ہاتھ ہر

مَلَكُوْتُ كُلِّ

چیز کا قبضہ ہے اور

شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ

اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

پھیرے جاؤ گے

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ؕ

۷۸۶
۹۲

فرائض غسل

غسل میں تین باتیں فرض ہیں۔ (۱) کلّی کرنا اس طرح کہ منھ کے ہر پرزے گوشے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے (۲) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے۔ (۳) تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا۔

وضو کا طریقہ

وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے، پھر مسواک کرے اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لے پھر دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھوئے پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالے پھر بائیں ہاتھ پر۔ دونوں کو ایک ساتھ نہ دھوئے

پھر داہنے ہاتھ سے تین بار کلی کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرے اور داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے پھر پورا چہرہ دھوئے یعنی پیشانی پر بال اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر حصہ پر تین بار پانی بہائے اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے انگلیوں کی طرف سے کہنیوں کے اوپر تک پانی ڈالے کہنیوں کی طرف سے نہ ڈالے، پھر ایک بار دونوں ہاتھ سے پورے سر کا مسح کرے پھر کانوں کا اور گردن کا ایک ایک بار مسح کرے پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے۔ اور وضو کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے

مسجد سے نکلتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں

اذان کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا اِلَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ہ

Scanned by CamScanner

نماز کے مکروہ اوقات

سورج کے طلوع، غروب اور نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا یوہیں سجدۂ تلاوت وسجدۂ سہو بھی ناجائز ہے البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے۔ مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے حدیث میں اسکو منافق کی نماز فرمایا۔

نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ کی طرف منھ کرکے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لَو سے چھو جائیں باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں نہ بالکل ملی نہ بہت پھیلی اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو اور جس وقت کی جو نماز پڑھتا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرکے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لاکر ناف کے

نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی
کے سرے پر ہو اور بیچ کی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ پر
اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اغل بغل ہو اور ثنا پڑھے
پھر تعوذ پڑھے پھر تسمیہ پڑھے پھر سورۂ فاتحہ (الحمد) پوری پڑھے
اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے۔ اس کے بعد کوئی سورت یا تین
آیتیں پڑھے یا ایسی ایک آیت پڑھے جو تین آیتوں کے برابر ہو۔
اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ
سے پکڑے اس طرح پر کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں
خوب پھیلی ہوں۔ اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا
نیچا نہ ہو اور نظر پیر کی طرف ہو اور کم سے کم تین بار رکوع کی
تسبیح پڑھے پھر تسمیع کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اور جو منفرد
یعنی اکیلا ہو تو اس کے بعد تحمید کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ
میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنا زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں
ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے اس طور پر کہ پہلے ناک تب ماتھا
اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے اور نظر ناک کی طرف رہے۔
اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور

رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے اس طرح کہ انگلیوں کا سارا پیٹ زمین پر جما رہے۔ اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سجدہ کی تسبیح پڑھے پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے ماتھا پھر ناک پھر منہ پھر ہاتھ۔ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے۔ او ر ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیوں کا سرا گھٹنہ کے پاس ہو۔ پھر ذرا ٹھہر کر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے۔ یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے۔ پھر سر اٹھائے اور ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے۔ یہ ایک رکعت پوری ہو گئی۔ اب پھر صرف تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ (الحمد) اور سورت پڑھے۔ اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے۔ پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ

جائے۔ اور تشہّد پڑھے۔ اور تشہّد کے اندر جب کلمۂ (لا) کے قریب پہونچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ (لَا) پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اِدھر اُدھر نہ ہلائے اور (اِلَّا) پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرض کی ان رکعتوں میں سورۂ فاتحہ (الحمد) کے ساتھ سورہ ملانا ضرور نہیں اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہّد کے بعد درود شریف پڑھے پھر دعائے ماثورہ پڑھے پھر داہنے شانے کی طرف منھ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے اور اسی طرح بائیں طرف۔ اب نماز ختم ہو گئی۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کوئی دعا پڑھے اور منھ پر ہاتھ پھیر لے۔

عورتوں کیلئے نماز کے مخصوص مسائل

عورتیں تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں بلکہ

مونڈھے تک اٹھائیں ہاتھ ناف کے نیچے نہ باندھیں بلکہ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھیں، رکوع میں زیادہ نہ جھکیں بلکہ تھوڑا جھکیں یعنی صرف اس قدر جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہونچ جائے پیٹھ سیدھی نہ کریں اور گھٹنوں پر زور نہ دیں بلکہ محض ہاتھ رکھ دیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں اور پاؤں کچھ جھکا ہوا رکھیں مردوں کی طرح خوب سیدھا نہ کر دیں۔ عورتیں سمٹ کر سجدہ کریں یعنی بازو کروٹوں سے ملا دیں اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور قعدہ میں بائیں قدم پر نہ بیٹھیں بلکہ دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دیں اور بائیں سُرین پر بیٹھیں۔ عورتیں بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھیں فرض اور واجب جتنی نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھ چکی ہیں ان کی قضا کریں اور توبہ کریں۔ اور عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ تحریمی اور نا جائز ہے۔ اور عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں۔

ثنا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۠

سورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ
وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۟

رکوع کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

تحمید

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

سجدہ کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

تشہّد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ
الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

دعائے ماثورہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ
وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ
مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ ۝

نماز کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ
يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا
دَارَ السَّلَامِ وَتَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

نماز اشراق

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر الٰہی کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا (یعنی طلوع کو بیس منٹ گذر گئے) پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج و عمرے کا ثواب ملے گا۔

نماز چاشت

نماز چاشت کی کم از کم دو۲ رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ۱۲ رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ کرنا ہے اور بدن میں کل تین سو ساٹھ۳۶۰ جوڑ ہیں ہر تسبیح صدقہ ہے ہر حمد صدقہ ہے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بُری بات

سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہے۔

صلوٰۃ اوّابین

صلوٰۃ اوّابین کی چھ رکعتیں ہیں۔

حدیث:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر کی جائیں گی۔ **مسئلہ:۔** ان چھ رکعتوں میں اختیار ہے کہ سب ایک سلام سے پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔

نماز تہجّد

تہجد کی نماز عشاء پڑھ کر سو رہنے کے بعد جس وقت جاگے وہ تہجّد کا وقت ہے مگر رات کے پچھلے تہائی حصّہ

میں پڑھنا افضل ہے۔ تہجد سنت ہے اور بہ نیّت سنّت
پڑھی جاتی ہے۔ کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ
آٹھ رکعتیں۔

نماز استخارہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں
استخارے کی تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم
فرماتے تھے۔ فرماتے ہیں جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو
دو رکعت نفل پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد کہے۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ
بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ

فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ
وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ
فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ
وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ
فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ
وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ
وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ
کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ ۔ اور اپنی حاجت ذکر
کرے خواہ بجائے ھٰذَا الْاَمْرَ حاجت کا نام لے
یا اس کے بعد حاجت کا ذکر کرے۔

مسئلہ:۔ مستحب یہ ہے کہ نماز استخارہ کی پہلی رکعت
میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ٥ اور دوسری
میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ٥ پڑھے۔ اور اس دُعا
کے اول آخر اَلْحَمْدُ شریف اور درود شریف پڑھے۔

مسئلہ:۔ بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرلے کیونکہ ایک حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس جب تم کسی کام کا قصد کرو تو اپنے رب سے اس کام میں سات بار استخارہ کرو پھر دیکھو (اس کام کے متعلق) تمہارے دل میں کیا خیال پیدا ہوا اسی خیال میں خیر ہے۔ اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دعائے مذکور کو پڑھکر باطہارت قبلہ رو سو رہے۔ اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو بُرا ہے اس سے بچے اور یہ بات یاد رہے کہ استخارے کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری نہ جم چکی ہو۔

فاتحہ کا آسان طریقہ

پہلے تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے پھر کم سے کم چاروں قل، سورۂ فاتحہ اور الٓمٓ سے مفلحون تک پڑھے پھر آخر میں تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے اور بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دُعا کرے۔ یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف

پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں ان کا ثواب (اگر کھانا یا شیرینی ہو تو اتنا اور کہے کہ اس کھانا اور شیرینی کا ثواب) میری جانب سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو نذر پہونچادے پھر ان کے وسیلے سے جملہ انبیائے کرام علیہم السّلام وصحابہ اور تمام اولیاء وعلماء کو عطا فرما (پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو ان کا خصوصیّت سے نام لے مثلاً یوں کہے کہ) خصوصاً حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا خواجۂ اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نذر پہونچادے اور پھر جملہ مؤمنین ومؤمنات کی ارواح کو ثواب عطا فرما۔ اور کسی عام آدمی کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو اس کا ذکر خصوصیّت سے کرے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً ہمارے والد، والدہ یا دادا، دادی یا نانا، نانی کی رُوح کو ثواب پہونچادے اور پھر جملہ مؤمنین ومؤمنات کی ارواح کو ثواب پہونچادے۔ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا صَاحِبَ الجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ البَشَر

مِنْ وَّجْھِکَ المُنِیرِ لَقَدْ نُوِّرَ القَمَر

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

درود و سلام پڑھنے کا افضل ترین طریقہ

درود و سلام پڑھنے کے وقت ادب کا خیال رکھنا ضروری ہے
پاک جگہ پر بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، چل پھر کر[۵] با وضو اور بے وضو پڑھ سکتے ہیں لیکن افضل ترین طریقہ یہ ہے کہ وضو کرے، ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے اور قبلہ رو دو زانو بیٹھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو

---

۵ یعنی اجازت ہے۔ مگر افضل نہیں۔

آپ کی صورتِ پاک کو حاضر کرے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سامنے موجود ہیں اور میں صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں، نہایت تعظیم اور ہیبت وجلالتِ شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشِ نظر حیاء سے آنکھیں جھکائے رہے اور یہ یقین رکھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں، جب تو ان کا ذکر کرتا ہے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی صفات سے متصف ہیں۔

وَاللّٰہُ جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَہٗ

"اور جو اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے"

نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی یہ صفت غایت درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی ہے، اگر تو یہ نہ کر سکے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی ہو تو روضہ مبارکہ کا تصور دل میں جمالے کہ روضہ پر حاضر ہوں اور حیاء وادب سے صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا ہوں یہاں تک کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت تیرے لئے جلوہ فگن ہو جائے۔

یہ بھی نہ ہو تو ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتا رہ، یہ تصور قائم کرتے ہوئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تیرا درود وسلام سنتے ہیں نہایت توجہ، ادب، حضورِ دل اور کامل حیاء سے پڑھتا رہ، خواہ تکلف سے استحضار کرے، عنقریب ہی تیری روح اس سے الفت پذیر ہو جائے گی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم تیرے لئے تشریف فرما ہوں گے، آنکھوں سے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھے گا اور حضور سے عرض معروض کرے گا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم تیری عرض سنیں گے اور تجھ سے بات چیت کریں گے اور تجھ سے خطاب کریں گے اور باطن

Scanned by CamScanner

میں تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے درجے تک کامیاب ہو جائے گا، انشاءاللہ تعالےٰ ان سے مل بھی جائے گا۔ (جواہر، ج ۴، ص ۲۳۶ و ۲۳۸)

اور ایسا نہ کرنا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام عرض کرے اور اس حالت میں مشغول کسی غیر کی طرف ہو تو بیر اصلوٰۃ و سلام بے روح جسم ہوگا کیونکہ ہر ایک نیک عمل جو بندہ کرے، جب وہ حضورِ دل سے ہو تو وہ عمل زندہ ہے اور جو غفلت سے ہو، دل کسی غیر کی طرف لگا ہوا ہو تو وہ مردہ کی مانند بے جان ہوتا ہے۔ (جواہر، جلد ۴، ص ۲۳۶)

تنبیہ

اختصار کے پیشِ نظر جن کتابوں سے یہ مقالہ مرتب کیا گیا ہے، ان کے نام بحوالہ صفحہ درج کر دیئے گئے ہیں یا ان کے اسمار کا اشارہ ان کے نام کے سامنے تحریر کر دیا ہے تاکہ تحقیق و تجسس کے متلاشی بسہولت اطمینان سے بہرہ یاب ہو سکیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ	اشارہ
۱	جلاء الافہام	منیریہ مصر	ج
۲	سعادۃ الدارین	بیروت	س
۳	افضل الصلوات	بیروت	فض
۴	صلوٰۃ الثناء	بیروت	صث
۵	حرز المنیع	مصر	حرز
۶	مسلم شریف	"	م
۷	منتخب کنز العمال	"	کنز

۸	جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم	مصر	جواہر

فصلِ اوّل

فضائل و ثمرات صلوٰۃ و سلام

درود وسلام کے فضائل اور ثمرات مختصراً درجِ ذیل کیے جاتے ہیں تاکہ برادرانِ دین ذوق وشوق سے بکثرت صلوٰۃ وسلام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حضورِ قلب سے باادب عرض کرتے رہا کریں۔

۱- درود وسلام پڑھنے سے اللہ کریم کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے (قرآنِ مجید)

۲- درود وسلام پڑھنے میں اللہ تعالےٰ کی موافقت ہوتی ہے۔(”)

۳- درود وسلام پڑھنے میں فرشتوں کی موافقت ہے۔ (”)

۴- درود شریف پڑھنے والے کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ (س ص۵۷)

۵- جو ایک بار درود شریف پڑھے اللہ کریم اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ (م۔ج ص۲۰)

۶- جمعرات اور جمعہ کو فرشتے درود شریف چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔ (س ص۵۷)

۷- جو ایک بار سلام عرض کرے اللہ تعالےٰ اس پر دس سلام بھیجتا ہے (ص ۱۸)

۸- درود و سلام پڑھنے سے بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے۔ (کنز اص۳۵۳)

۹- اللہ کریم درود شریف پڑھنے والے کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (ج ص۲۹)

۱۰- اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے۔ (ج ص۲۹)

۱۱- اور دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ (ج ص۲۹)

۱۲- اور دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (ترمذی اول ص۱۵۷، ج ص۲۹)

۱۳- اللہ کریم فرماتے ہیں کہ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جو مسلمان آپ پر ایک بار درود بھیجے میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں۔

۱۴- جمعہ کے روز کثرت سے درود پڑھنے والا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوگا۔ (طبرانی ص۵۹)

۱۵- جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے والے کی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں، ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (بیہقی س ص۶۰)

۱۶- جو درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اس پر رحمت بھیجتا ہے اور جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلام عرض کرتا ہے اللہ کریم اس پر سلام بھیجتا ہے۔ (س ص۶۱)

۱۷- دعا سے پہلے، درمیان اور آخر میں درود و سلام پڑھنے کا حکم ہے اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (کنز اول ص۳۵۳، س ص۱۸۸)

۱۸- درود و سلام پڑھنے سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (کنز اول ص۳۴۹)

۱۹- کثرت سے درود و سلام پڑھنا بندے کو قرب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ (ترمذی اول ص۱۵۷)

۲۰- بندے کے دنیوی اور آخرت کے اہم معاملات میں درود و سلام کفایت کرتا ہے۔ (کنز اول ص۳۵۳)

Scanned by CamScanner

۲۱- تنگدست کے لیئے درود و سلام صدقے کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔
(جواہر ۴ صـ۱۵۵)

۲۲- درود و سلام پڑھنے والا پاک ہو جاتا ہے۔ (س صـ۵۸)

۲۳- صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو فوت ہونے سے پہلے جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ (صث صـ۳۶)

۲۴- بکثرت درود و سلام پڑھنا قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا باعث بن جاتا ہے۔ (س صـ۸۴)

۲۵- درود و سلام پڑھنے والے پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں۔ (صث صـ۳۶)

۲۶- درود و سلام سے مجلس مزین ہو جاتی ہے۔ (س صـ۶۷)

۲۷- محتاجی دور ہو جاتی ہے۔ (س صـ۷۴)

۲۸- بخل مٹ جاتا ہے اور بدبختی دور ہو جاتی ہے۔ (س صـ۷۴)

۲۹- جو شخص ہر روز پچاس بار درود شریف پڑھتا رہا کرے، قیامت کے دن فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے۔ (جواہر ۴، صـ۱۶۲)

۳۰- جنت کو سیدھی راہ چلا جاتا ہے۔ (صث صـ۳۶)

۳۱- درود و سلام پلصراط پر بہت زیادہ نور ملنے کا ذریعہ ہے۔ (س صـ۶۸)

۳۲- اللہ کریم درود خواں کی اچھی صفت آسمان اور زمین والوں میں بیان کرتا ہے۔ (صث صـ۳۶)

۳۳- درود خواں کے دل میں رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ (صث صـ۳۷)

۳۴- درود و سلام پڑھنے والا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا محبوب ہو جاتا

ہے۔ (صت ص۳۷)

۳۵۔ درود و سلام پڑھنے سے دل زندہ ہو جاتا ہے اور ہدایت کا باعث بن جاتا ہے۔ (صت ص۳۷)

۳۶۔ درود و سلام پڑھنے والے کا نام اور اس کے باپ کا نام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔ (صت ص۱۸)

۳۷۔ صلوٰۃ و سلام پلصراط پر ثبات قدمی اور پار چلے جانے کا سبب بنجاتا ہے۔ (صت ص۳۷)

۳۸۔ درود شریف پڑھنے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں سے کچھ حق ادا ہو جاتا ہے۔ (صت ص۳۸)

۳۹۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور تشریف آوری اللہ تعالے کی نعمتِ عظمٰے ہے، صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت کا قدرے شکریہ ادا ہو جاتا ہے۔ (صت ص۳۸)

۴۰۔ جس مجلس میں درود و سلام پڑھا جائے اس مجلس والوں پر قیامت کے روز کوئی حسرت نہیں ہوگی۔ (صت ص۳۹)

۴۱۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (س ص۸) (لوافح)

۴۲۔ اس کے نامۂ اعمال میں اُحد پہاڑ جتنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (صت ص۱۸)

۴۳۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔ (فض ص۴۷)

۴۴۔ دس بار درود پڑھنے والے سے اللہ تعالے راضی ہوگا۔ (فض ص۴۷)

۴۵۔ اللہ کریم کے عذاب سے امان ہوگا۔ (س ص۶۹)

۴۶۔ بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ (س ص۶۳)

۴۷۔ حشر میں نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا۔ (فض ص۴۷)

۴۸۔ حوضِ کوثر پر جانا نصیب ہوگا۔ (فض ص۴۷)

۴۹۔ پلصراط پر سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ (فض ص۴۷)

۵۰۔ پیاس سے امن میں ہوگا۔ (فض ص۴۷)

۵۱۔ موت سے پہلے اپنا جنت والا گھر دیکھ لے گا۔ (فض ص۴۷)

۵۲۔ درود و سلام کا ثواب بیس غزوات (جہادوں) کے ثواب سے زیادہ ہے۔ (کنز اول ص۵۲)

۵۳۔ درود شریف کی برکت سے مال بڑھ جاتا ہے۔ (فض ص۴۷)

۵۴۔ درود و سلام عبادت ہے اور اللہ کریم کے نزدیک تمام اعمال سے زیادہ محبوب ہے۔ (فض ص۴۸)

۵۵۔ درود و سلام پڑھنا اہلِ سنت کی نشانی ہے۔ (لواقح الانوار القدسیہ شعرانی فض ص۴۸)

۵۶۔ اس سے مجلس معطر ہو جاتی ہے۔ (صنث ص۳۶)

۵۷۔ بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ (فض ص۴۸)

۵۸۔ درود شریف پڑھنے والا خود بھی اور اس کی اولاد بھی اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ (فض ص۴۸)

۵۹۔ اس سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ (فض ص۴۸)

۶۰۔ درود و سلام پڑھنے والے کے لئے قبر میں نور ہو جاتا ہے۔ (فض ص۴۸)

۶۱۔ حشر میں درود خواں کے لئے نور ہوگا۔ (صنث ص۲۳)

۶۲۔ دشمنوں پر فتح ملتی ہے۔ (فض ص۴۸)

۶۳۔ نفاق اور میل کچیل سے دل پاک ہو جاتا ہے۔ (فض ص۴۸)

۶۴- اس سے تمام مومن محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور منافق جلتے رہتے ہیں۔ (فضص ۴۸)

۶۵- نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہوتی ہے۔ (فضص ۴۸)

۶۶- کثرت سے درود و سلام پڑھنے والے کو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں ہونے لگتی ہے۔ (فضص ۴۸)

۶۷- درود خواں کی ذات، عمل، عمر اور اس کی بھلائیوں کے اسباب میں برکت ہوتی ہے۔

۶۸- صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کی شفاعت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ضرور فرمائیں گے۔ (طبرانی ج ۵۶)

۶۹- صبح و شام جو شخص دس دس بار ہر روز درود شریف پڑھا کرے گا وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پائے گا۔ (کنز اول ۳۵)

۷۰- جو شخص سو بار درود و سلام پڑھے اللہ کریم اس کی پیشانی پر نفاق سے پاک ہوجانا اور دوزخ سے بَری ہوجانا لکھ دیتا ہے۔ (صث ۱۷)

۷۱- جو مومن سو بار درود و سلام پڑھے اللہ کریم اس کو سو شہیدوں کے ساتھ جنت میں جگہ دے گا۔ (صث ۱۷)

۷۲- جو ایک بار درود و سلام پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار رحمت بھیجتے ہیں۔ (مسند امام احمد اول ۲۵۳)

۷۳- درود و سلام پڑھنے والے کے لئے دو فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اور اس کے تمام فرشتے ان دو فرشتوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ (طبرانی صث ۲)

۷۴- درود شریف کی مجلس پر اللہ تعالےٰ کی رحمت چھا جاتی ہے اور جو گنہگار بھولا بھٹکا اس مجلس میں تماش بینی کے طور پر شامل ہوجائے وہ بھی محروم

Scanned by CamScanner

نہیں رہتا۔ (صت صنٓ)

۷۵۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (ابوداؤد، ج۲، صنٓا، مسند امام احمد، ج۲، صت۵۲۷)

۷۶۔ ایک بار درود وسلام پڑھنے والے کا درود وسلام قبول ہوجائے تو اللہ تعالےٰ اس کے اسّی سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (صت ص۲۳)

۷۷۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جب امتی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ (صت ص۱۸)

۷۸۔ ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے دس دس بار صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ (س ص۸)

۷۹۔ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے اور آپ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنا گردن آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ (کنز اول ص۳۵۳)

۸۰۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھا، فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (جواہر۴، ص۱۶۹)

۸۱۔ نماز میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو نماز کامل نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ) جواہر ج۴ ص۱۶۴)

۸۲۔ جو شخص جمعہ کے روز نمازِ عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے مندرجہ ذیل درود وسلام اسّی بار پڑھے، اس کے اسّی سال کے گناہ بخشے جائیں اور اس کے لئے اسّی سال کی عبادت لکھی جائے۔ (س ص۸۲)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

فصلِ دوم

مقامات و مواطن

صلوٰۃ وسلام

قرآنِ مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الاٰیۃ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ہر حال، ہر وقت، ہر مقام میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہنا، برکات، درجات، ہر قسم کی مرادات، فیوضات، قربِ الٰہی و قربِ نبوی کے حصول کا باعث ہے۔

کوئی وقت، زمانہ اور حال ایسا نہیں ہے کہ جس میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی ممانعت ہو۔ حدیث شریف میں وضاحت ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہر مسلم، مومن تمام اوقات وحالات میں درود وسلام کا وظیفہ بکثرت پڑھتا رہا کرے۔ (جواہر ج ۴ ص۱۵۴ بحوالہ حدیث طبرانی)

حتّٰی کہ امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو درمیانی التحیات کے بعد بھی درود شریف پڑھے، باقی تینوں اماموں کے نزدیک نہ پڑھا جائے اگر بھول کر پڑھ لے تو سجدہ سہو کرے۔

اسی طرح امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ذبح کے وقت اور چھینک سننے کے وقت پڑھے اور امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نہ پڑھے۔

تاجر سودا بیچتے وقت نہ پڑھے، تعجب، جماع، انسانی حاجت کے وقت اور نجس مقام پر نہ پڑھے۔ (س ص۱۲۵)

جن مقامات، مواطن، اوقات، حالات میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی تاکید یا وضاحت ہے، ان کی مختصر تفصیل مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج ذیل کیجا رہی ہے:۔

۱۔ آخری قعدہ میں التحیات کے بعد پڑھے۔ (س ۴۴)
۲۔ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد۔ (ج ۲۵۲)
۳۔ جمعہ کے دونوں خطبوں میں۔ (ج ۲۵۶)
۴۔ نمازِ عیدین میں ۔ (ج ۳۰۱)
۵۔ خطبات عیدین میں۔ (ج ۲۵۶)
۶۔ خطبۂ استسقاء میں (ج ۲۵۶)
۷۔ سورج اور چاند کے گہن کے وقت (س ۱۷۴)
۸۔ پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد (ج ۲۹۷، س ۱۷۴)
۹۔ اذان کے بعد (ج ۲۵۸، س ۱۶۹، مسلم مع ذہنی ج۱ ص۱۶۳)
۱۰۔ اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ (س ۱۷۲)
۱۱۔ اقامتِ نماز کے وقت (س ۱۷۳)
۱۲۔ مسجد میں داخل ہونے کے وقت (ج ص۲۶۲، س ص۱۷۳)
۱۳۔ مسجد سے باہر آنے کے وقت (س ۱۷۳)
۱۴۔ جب مسجد میں سے گزرے (ج ۲۸۱، س ۱۹۱)
۱۵۔ مساجد میں (س ۱۷۳)
۱۶۔ وضو کرتے وقت (حرز ۹۶، س ۱۶۹)

۱۷۔ وضو کے بعد (ج ص ۲۹۲)

۱۸۔ تیمم کرنے کے بعد (س ۱۶۹)

۱۹۔ غسلِ جنابت کے بعد (س ص ۱۶۹)

۲۰۔ عورت غسلِ حیض کے بعد (س ۱۶۹)

۲۱۔ دعا کے اول (ج ۲۶۰)

۲۲۔ دعا کے درمیان (ج ۲۶۰)

۲۳۔ دعا کے بعد (ج ۲۶۰)

۲۴۔ دعائے قنوت کے بعد امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستحب ہے۔ (ج ۲۵۱، س ۱۷۳)

۲۵۔ حاجی تلبیہ کے بعد پڑھے (ج ۲۷۶)

۲۶۔ قیامِ عرفات میں (س ۱۷۶)

۲۷۔ مسجد خیف میں (س ۱۷۶)

۲۸۔ کوہِ صفا پر (۲۶۳)

۲۹۔ کوہِ مروہ پر (ج ۲۶۳)

۳۰۔ حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت (ج ۲۷۷، س ۱۹۴)

۳۱۔ طوافِ وداع سے فارغ ہونے پر (س ۱۷۶)

۳۲۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے وقت (س ۱۷۶)

۳۳۔ زیارتِ روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت (سنن ابوداؤد)

۳۴۔ آثارِ متبرکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے وقت (س ۱۸۶)

۳۵۔ مقامِ بدر، اُحد وغیرہ دیکھنے کے وقت (س ۱۸۶)

۳۶۔ جمعہ کی رات کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھے۔ (س ۱۶۶)

۳۷۔ جمعہ کے دن کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھے۔ (ج ۲۷۹، س ۱۶۶)

۳۸- جمعہ کے روز نمازِ عصر کے بعد اسّی بار (س ۸۲)

۳۹- صبح اور شام کے وقت (ج ۲۸۸، س ۱۶۸)

۴۰- ہفتہ اور اتوار کے دن (حرز ص۱۰۷)

۴۱- پیر کی رات (س ۱۶۸)

۴۲- منگل کی رات (س ۱۶۸)

۴۳- فجر اور نمازِ مغرب کے بعد (س ۱۵۴)

۴۴- ماہِ شعبان میں ہر روز سات سو بار (س ۱۶۹)

۴۵- شبِ برات میں ایک تہائی رات (س ۱۶۹)

۴۶- نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام صفت ضمیر کہنے اور لکھنے کے وقت پڑھے (ج ۲۷۲، س ۱۸۹)

۴۷- اجتماعِ قوم میں (ج ۲۶۳)

۴۸- مجلس سے اٹھتے وقت (ج ۲۸۱)

۴۹- بازار کو جانے وقت (ج ۲۸۱، س ۱۹۴)

۵۰- دعوت کی طرف جاتے وقت (ج ۲۷۸)

۵۱- سونے کے وقت (س ۱۹۴)

۵۲- جب سو کر اٹھے (ج ۲۷۷)

۵۳- جب نماز تہجد کے لئے اٹھے (س ۱۷۴)

۵۴- جس کو نیند نہ آئے، پڑھے۔ (س ۱۹۴)

۵۵- ہر مجلسِ ذکر میں (ج ۲۹۳)

۵۶- ختمِ قرآن کے وقت (ج ۲۷۸، س ۱۸۸)

۵۷- حفظِ قرآن کے لئے (حرز ۱۲۴)

Scanned by CamScanner

۵۸۔ وعظ اور تقریر کے وقت (ج ۲۸۵)

۵۹۔ درس اور تعلیم دینے کے وقت (ج ۲۸۵)

۶۰۔ گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت پڑھے (ج ۲۸۸، س ۱۹۴)

۶۱۔ گھر میں داخل ہونے کے وقت (ج ۲۹۳، س ۱۹۴)

۶۲۔ کسی چیز کے بھول جانے کے وقت (ج ۲۹۳، ۱۹۴)

۶۳۔ نکاح کے وقت (ج ۲۹۰)

۶۴۔ محتاجی کے وقت (ج ۲۹۰)

۶۵۔ مفلس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا صدقہ درود شریف پڑھنا ہے۔ (ج ۲۹۹)

۶۶۔ مصیبت اور سختی کے وقت (ج ۲۸۱، س ۱۹۱)

۶۷۔ حاجت روائی کے وقت (ج ۲۹۴)

۶۸۔ کلام کرنے سے پہلے (س ۱۹۰)

۶۹۔ احباب سے ملنے کے وقت (س ۱۹۱)

۷۰۔ سفر کے ارادے کے وقت (س ۱۷۶)

۷۱۔ کسی سواری پر سوار ہونے کے وقت (س ۱۷۵)

۷۲۔ پاؤں کے سُن ہو جانے پر (س ۱۹۴)

۷۳۔ مولی کی پہلی پھانک کھانے کے وقت اس نیت سے پڑھے کہ اس کی بدبو نہ رہے (حرز ۱۱۹)

۷۴۔ فتوے لکھنے کے وقت (حرز ۱۲۷)

۷۵۔ فیصلہ سناتے وقت (حرز ۱۲۸)

۷۶۔ الزام سے بری ہونے کے لئے (س ۱۹۲)

۷۷۔ طاعون واقع ہو جانے پر (س ۱۹۱)

۷۸۔ طلب شفائے مرض کے لئے۔ (س ۱۹۱)

۷۹۔ کان کے درد کے وقت (س ۲۳)

۸۰۔ وصیت لکھنے کے وقت (س ۱۷۸)

۸۱۔ میت کو قبر میں داخل کرنے کے وقت (س ۱۷۵)

۸۲۔ دفعِ مرضِ نسیان کے لئے (قف ۱۹۱)

فصلِ سوم

صلوٰۃ و سلام کے خاص فضائل والے صیغے چند ایک، مقالہ ہٰذا میں تحریر کئے جا رہے ہیں، مزید صیغے شائقین حضرات دلائل الخیرات، القول البدیع سعادۃ الدارین وغیرہ کتبِ معتبرہ سے معلوم کر سکتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ الْمَشِیْشِیَّۃُ

قطبِ جامع، الکامل، الوارث، الواصل الموصل مولٰینا عبد السلام بن مشیش رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اس درود شریف کی نسبت بڑے بڑے اغواث، اقطاب، اوتاد، نجباء، نقباء، مفسرین، محدثین، اولیاء، صلحاء اور فقہاء کا اتفاق ہے کہ درود شریف کے اکثر صیغوں سے افضل ہے، اکثر اغواثِ زمانہ اور اقطابِ وقت

متعدد شرحیں لکھتے رہے ہیں، شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی شرح فیوض الحرمین میں لکھی ہے۔

فضائل قطبِ وقت سید عبدالغنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مجددِ وقت، مجددِ دین امام زبیدی کے پیر و مرشد ہیں، عارف باللہ احمد نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ اس درود شریف کے پڑھنے سے وہ انوار و برکات حاصل ہوتے ہیں جن کی حقیقت سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا اور اس کے پڑھنے سے اللہ تعالےٰ کی مدد اور فتح ربانی حاصل ہوتی ہے اور صدق و اخلاص سے ہمیشہ پڑھنے والے کا سینہ کھل جاتا ہے، کاروبار میں کامیابی ہوتی ہے اور باطن اور ظاہر کی تمام آفتوں، بلاؤں اور باطنی و ظاہری بیماریوں سے اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور دشمنوں پر فتح پاتا ہے اور کاروبار میں اللہ تعالےٰ کی تائید سے توفیق دیا جاتا ہے، اللہ تعالےٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایات اس کے شاملِ حال رہتی ہیں۔

وظیفہ اس درود شریف کا وظیفہ دو طرح پر ہے :-

۱- نمازِ فجر کے بعد ایک مرتبہ اور نمازِ مغرب کے بعد ایک مرتبہ پڑھا جائے۔

۲- بعد نمازِ فجر ۳ بار، بعد نمازِ مغرب ۳ بار، بعد نمازِ عشاء ۳ بار پڑھا جائے۔ (فضص ۱۱۱، ۱۱۲)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ مِّنْهُ انْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ وَانْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ وَفِيْهِ ارْتَقَتِ الْحَقَائِقُ وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ اٰدَمَ فَاَعْجَزَ الْخَلَائِقَ وَلَهٗ تَضَاءَلَتِ الْفُهُوْمُ فَلَمْ يُدْرِكْهُ

مِنَّا سَابِقٌ وَلَا لَاحِقٌ فَرِيَاضُ الْمَلَكُوْتِ بِزَهْرِ جَمَالِهٖ
مُوْنِقَةٌ وَحِيَاضُ الْجَبَرُوْتِ بِفَيْضِ اَنْوَارِهٖ مُتَدَفِّقَةٌ
وَلَا شَيْئَ اِلَّا وَهُوَ بِهٖ مَنُوْطٌ اِذْ لَوْلَا الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ
كَمَا قِيْلَ الْمَوْسُوْطُ صَلٰوةً تَلِيْقُ بِكَ مِنْكَ اِلَيْهِ
كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ
عَلَيْكَ وَحِجَابُكَ الْاَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ
اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِنَسَبِهٖ وَحَقِّقْنِيْ بِحَسَبِهٖ وَعَرِّفْنِيْ
اِيَّاهُ مَعْرِفَةً اَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَّوَارِدِ الْجَهْلِ وَاَكْرَعُ بِهَا
مِنْ مَّوَارِدِ الْفَضْلِ وَاحْمِلْنِيْ عَلٰى سَبِيْلِهٖ اِلٰى حَضْرَتِكَ
حَمْلًا مَّحْفُوْفًا بِنُصْرَتِكَ وَاقْذِفْ بِيْ عَلَى الْبَاطِلِ
فَاَدْمَغَهٗ وَزُجَّ بِيْ فِيْ بِحَارِ الْاَحَدِيَّةِ وَانْشُلْنِيْ مِنْ اَوْحَالِ
التَّوْحِيْدِ وَاَغْرِقْنِيْ فِيْ عَيْنِ بَحْرِ الْوَحْدَةِ حَتّٰى لَا اَرٰى وَ
لَا اَسْمَعَ وَلَا اَجِدَ وَلَا اُحِسَّ اِلَّا بِهَا وَاجْعَلِ الْحِجَابَ
الْاَعْظَمَ حَيٰوةَ رُوْحِيْ وَرُوْحَهٗ سِرَّ حَقِيْقَتِيْ وَحَقِيْقَتَهٗ
جَامِعَ عَوَالِمِيْ بِتَحْقِيْقِ الْحَقِّ الْاَوَّلِ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا
ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ اِسْمَعْ نِدَآئِيْ بِمَا سَمِعْتَ بِهٖ نِدَآءَ
عَبْدِكَ زَكَرِيَّا وَانْصُرْنِيْ بِكَ لَكَ وَاَيِّدْنِيْ بِكَ لَكَ وَ
اجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ غَيْرِكَ اَللّٰهُ
اَللّٰهُ اَللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى
مَعَادٍ ط رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا
رَشَدًا - اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ

(ترجمہ) "یا اللہ! اس ذاتِ والا پر درود بھیج جس سے اسرار ظہور پذیر ہوئے اور انوار طلوع ہوئے اور وہ جس میں حقیقتیں ارتقار و کمال کو پہنچیں اور حضرتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علوم بھی آپ میں اترے کہ تمام مخلوق کو عاجز کر دیا اور اس کے سامنے تمام عقول عاجز آگئیں، اس کی حقیقت کو نہ ہم سے پہلے پا سکے اور نہ بعد والے پا سکیں گے، عالمِ ملکوت کے باغات اس کے جمال کی چمک سے مزیّن ہیں اور عالمِ جبروت کے حوض اس کے انوار کے فیضان سے چھلک رہے ہیں اور تمام کائنات میں کوئی شے ایسی نہیں ہے جو اس سے مربوط نہ ہو جب کہ واسطہ نہ رہے تو موسوط بھی نہیں رہتا۔ یا اللہ! ایسا درود بھیج جو تیری عظمت کے لائق تیری جناب سے اس ذاتِ والا کی طرف اس شان و عظمت کے ساتھ ہو جس کی اہلیت و قابلیت اس ہستئ پاک میں ہے۔ اے اللہ بلا شک و شبہ وہ ذاتِ والا تیرا جامع تر ین بھید ہے جو تیری ہستئ پاک کی بے مثل دلیل ہے اور تیرے حضور میں تیرا سب سے بڑا حجاب قائم ہے۔ یا اللہ! مجھے اس کے نسب سے ملا دے اور اس کے حسب یعنی تقویٰ سے متحقق کر دے اور اس کے واسطہ سے مجھے ایسی معرفت عطا فرما کہ اس معرفت کے ذریعہ سے جہالت کے گڑھوں سے بچ جاؤں اور اس کے ذریعہ سے فضائل و کمالات کے گھاٹوں سے سیراب ہو جاؤں اور اس ذاتِ والا کے راستہ پر اپنی بارگاہ تک اپنی بھرپور مدد کے

ساتھ چلائے جا اور مجھے باطل پر حملہ آور ہونے کی طاقت عطا فرما کہ میں اسے کچل کر رکھ دوں اور مجھے احدیت کے سمندر میں ڈال دے اور مجھے توحید کے شکوک و شبہات سے بچالے اور مجھے بحرِ وحدت کے چشمے میں غرق فرما دے یہاں تک کہ میں نہ دیکھوں، نہ سنوں، اور نہ پاؤں اور نہ محسوس کروں مگر اسی سے اور حجابِ اعظم محمدِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو میری روح کی زندگی اور ان کی روحِ مبارک کو میری حقیقت کا بھید بنا دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو میرے تمام حالات اجزاءِ اعضائے ظاہری و باطنی سے متعلق فرما دے تاکہ آپ کے سوا اور کسی سے تعلق ہی نہ رہے، بربنائے تحقیقِ حق یعنی روزِ میثاق کے عہد اور بلیٰ (کہ اتباع محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا) اے اول، اے آخر، اے ظاہر، اے باطن! میری پکار سُن لے جس طرح اپنے بندے زکریا علی انبیا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پکار سن لی اپنی خاص اعانت سے خاص اپنی رضا کے لئے میری مدد فرما اور میرے اور اپنی جناب میں جمعیت فرما اور میرے اور اپنے غیر کے درمیان میں آجا یعنی کسی وقت بھی مجھے کسی حجاب میں نہ رکھیو، اللہ اللہ اللہ بے شک جس اللہ کریم نے آپ پر قرآنِ مجید اتارا، معاد یعنی جہاں کا وعدہ کیا ہے وہاں لوٹائے گا، اے ہمارے رب اپنی جناب سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے معاملے کی بھلائی مہیا کر، ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور سلام جیسا کہ سلام کا حق ہے۔"

اَلصَّلٰوةُ التَّفْرِیْجِیَّۃُ

فضائل خزینۃ الاسرار میں شیخ عارف محمد حقی نازلی امام قرطبی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس درود شریف کو ہر روز ہمیشہ ۴۱ بار یا ۱۰۰ بار یا زیادہ پڑھتا ہے، اللہ تعالےٰ اس کے غم اور فکر کو دور، اس کی تکلیف اور مشکل کو حل کر دے، اس کا کام آسان کر دے، اس کا سر نورانی کر دے، اس کی قدر بلند کر دے، اس کی حالت سنوار دے اور اس کا رزق وسیع کر دے، بہت زیادہ بھلائیوں اور نیکیوں کے دروازے اس پر کھول دے، حکومت میں اس کی بات کا اثر ڈال دے، زمانے کے حادثوں سے اسے مامون کر دے، بھوک اور محتاجی کی تکلیف سے اسے بچالے، مخلوق کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے اور اللہ کریم سے جو چیز مانگے اللہ تعالےٰ اس کو وہ چیز عطا کرے۔

مذکورہ فوائد اور اس کے علاوہ بے شمار برکات اس درود شریف کو ہمیشہ پڑھتے رہنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

وظیفہ اس درود شریف کا وظیفہ کرنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں:۔

۱۔ ہر پنجگانہ نماز کے بعد گیارہ بار پڑھے۔

۲۔ نمازِ صبح کے بعد اکتالیس بار پڑھے۔

۳۔ ہر روز سو بار پڑھے۔

۴۔ ہر روز مرسلین (علیہم السلام) کی گنتی کے مطابق ۳۱۳ بار پڑھے۔

۵۔ ہر روز ایک ہزار بار ہمیشہ پڑھے۔

اس کو وہ کچھ ملے کہ صفت کرنے والے اس کی تعریف نہ کر سکیں کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی انسان کے دل میں خیال گزرا۔

۶۔ کسی اہم معاملہ میں کامیابی چاہنے والا یا کسی بلا میں گرفتار شخص یہ درود شریف چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی مراد اور مطلب برآری نیت کے مطابق کر دے گا۔ (فض ص۱۶۴ و ص۱۶۵)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَآئِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَآئِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

(ترجمہ) "یا اللہ درود بھیج کامل اور پورا اسلام بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اس کے وسیلہ سے مشکلات حل ہو جائیں اور اس کے ذریعہ سے پریشانیاں کھل جائیں اور اس کے وسیلہ سے حاجات پوری ہو جائیں اور اس کے توسل سے تمنائیں برآئیں اور انجام اچھے ہوں اور بادل آپ کے چہرہ مبارک کی برکت سے برستا ہے اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی ہر لمحہ میں

ہر سانس میں اپنی تمام کی تمام معلومات کی تعداد کے مطابق (درود وسلام بھیج)

اَلصَّلٰوةُ الْمُنْجِيَة

فضائل

ہر مہم اور مصیبت کے وقت ایک ہزار بار پڑھا جائے تو مشکل حل ہو جائے اور مراد پوری ہو جائے، یہ درود شریف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ صالح موسےٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ کو اس وقت سکھایا جب کہ وہ بحری جہاز میں سوار تھے، جہاز ڈوبنے لگا، تمام لوگ چلانے لگے۔ شیخ مذکور پر خواب کا غلبہ ہوا رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، فرمایا جہاز والوں سے کہو کہ یہ درود شریف ہزار بار پڑھیں ۔ کہتے ہیں کہ میری آنکھ کھلی اور میں نے جہاز والوں سے بیان کیا تو جب ہم نے تین سو بار پڑھا تو جہاز چل پڑا اور جو کوئی پانسو بار پڑھے، ہر قسم کا فائدہ اور غنا رحاصل کرے۔

شیخِ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ درود شریف عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ آدھی رات کو جو کوئی کسی دنیوی یا اخروی حاجت کے لئے پڑھے، اللہ تعالےٰ پوری کر دے گا، واقعی قبولیتِ دعا کے لئے چُک لیجانے والی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتار، اکسیرِ اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے۔ (فض ۷۶ تا ۷۸)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ

وَالْآفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِی الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(ترجمہ) "یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے سردار حضرتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج، ایسا درود کہ اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بچا، اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر دے اور اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ سے اپنی جناب میں بلند درجات سے سرفراز فرما، اور اس کے سبب سے ہماری انتہائی خواہشاتِ زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے، اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔"

درودِ تاج

حضرتِ مولانا قاری سلیمان صاحب پھلواری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صلوٰۃ وسلام میں لکھا ہے کہ حضرتِ خواجہ سید ابو الحسن شاذلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے درودِ تاج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں زیارت کے

وقت پیش کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس درود شریف کے لئے منظوری عطا فرمایئے کہ یہ ایصالِ ثواب کے وقت ختم میں پڑھا جایا کرے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمالیا۔ اس درود شریف کی یہ فضیلت بہت بڑی ہے، دیگر فضائل اور اس کے پڑھنے کے طریقے مطبوعہ کتابوں میں تحریر ہیں

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَ الْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَ الْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی

مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ

وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ

رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ

سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ

وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ

الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ

مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَاۤاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ

جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط

(ترجمہ) " یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تاج والے، معراج والے، براق والے، عَلم والے، پر، بلاء، وبار، قحط، مرض دور کرنے والے پر، ان کا نام لکھا ہوا، بلند کیا ہوا لوح و قلم میں مشفوع، منقوش ہے، عرب و عجم کے سردار ہیں، ان کا جسم بیت و حرم میں مقدس، معطّر، مطہّر، منوّر ہے، چاشت کے

آفتاب، اندھیرے کو دور کرنے والے، چودھویں کے ماہِ منیر، بلندی کے صدر، ہدایت کے نور، مخلوق کو پناہ دینے والے، اندھیروں کے چراغ، اچھی عادات والے، تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے، صاحبِ جود و کرم، اللہ کریم ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم، براق ان کی سواری اور معراج ان کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ مقام، قاب قوسین (قربِ الٰہی) ان کا مطلوب اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود، تمام رسولوں کے سردار، تمام نبیوں کے ختم کرنیوالے، گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے، غرباء سے اُنس رکھنے والے، تمام جہانوں کے لئے رحمت، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے آفتاب، اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لئے چراغ، مقربین کے لئے شمعِ فروزاں، فقیروں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرنیوالے، ثقلین کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں کے امام، دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ، قاب قوسین والے، دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب، امامِ حسن اور امامِ حسین کے نانا، ہمارے آقا اور ثقلین کے والی، ابوالقاسم محمد بن عبداللہ، اللہ تعالےٰ کے نور کے نور، اے اس کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو! اس پر، اس کی آل پر، اس کے صحابہ پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے۔"

اَلصَّلٰوۃُ الْفَاتِحَۃُ

جواہر المعانی مطبوعہ مصر میں اس درود شریف کے بہت زیادہ محیر العقول فضائل درج ہیں، عارفِ تیجانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت زیارت ارشاد فرماتے ہیں، جو اس درود شریف کو ایک بار پڑھے اس کو اتنا ثواب مل جائے گا جتنا کہ اس دن درود و وظائف پڑھنے والوں کو ملے گا۔

غوثِ زمانہ حضرتِ محمد البکری الکبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان اس درود شریف کو عمر بھر میں ایک بار پڑھ لے گا اگر بفرضِ محال وہ دوزخ میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالےٰ کے حضور میں میرا دامنگیر ہو جائے۔ (افضل صفحہ ۱۴۴)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ ؕ

(ترجمہ) " یا اللہ! درود اور سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کھولنے والے ہیں اس کے جو بند کیا گیا تھا اور جو گزرا اس کے بند کرنے والے ہیں اور جو دین حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں اور تیری سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں، اللہ تعالےٰ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر ان کی قدر و منزلتِ عظیمہ کے حق کے مطابق درود بھیج"۔

صَلوٰةُ النُّورِ الذَّاتِیِّ

لسیدی ابی الحسن شاذلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مولف حزب البحر د امام طریقہ شاذلیہ علیہ۔

فضائل

۱۔ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو ایک لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آجائے تو یہ درود شریف پانسو بار پڑھا جائے اللہ کریم بحرمت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور مشکل حل فرما دیتا ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(ترجمہ) "یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو نورِ ذاتی ہیں، تمام اسماء و آثار و صفات میں سریان کئے ہوئے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر اور سلام بھیج"

صَلٰوۃُ السَّعَادَۃِ

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو چھ لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ (فض ۱۴۹)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

(ترجمہ) "یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہے، ایسا درود جو اللہ تعالے کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہو"

صَلٰوۃ غوثِیّہ

یہ درود شریف اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالے عنہ کی بیاض سے لیا گیا ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(ترجمہ) "یا اللہ ہمارے سردار اور آقا کرم وسخا کی کان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود، برکت اور سلام بھیج"

صلوٰۃ چشتیہ

از بیاض قبلہ الحاج پیر غوث محمد صاحب چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ

(ترجمہ) "یا اللہ ہمارے سردار حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ذرہ کی گنتی کے مطابق (ایک لاکھ ضرب ایک ہزار یعنی) دس کروڑ بار درود بھیج"

صلوٰۃ نقشبندیہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِبْرَاسِ الْاَنْبِیَآءِ وَنَیِّرِ الْاَوْلِیَآءِ وَ زِبْرِقَانِ الْاَصْفِیَآءِ وَیُوْحِ الثَّقَلَیْنِ وَضِیَآءِ الْخَافِقَیْنِ۔

(ترجمہ) "یا اللہ ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سردار انبیاء کے چراغ، اولیاء کے آفتاب تاباں، برگزیدہ بندوں کے ماہِ درخشاں، ثقلین کے سورج، مشرق و مغرب کی ضیاء حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج"

صلوٰۃِ خضریہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(ترجمہ) "اللہ تعالےٰ اپنے حبیب حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر سلام اور درود بھیجے"

(اجازت عطا فرمودہ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

صلوٰۃ کمالیہ

فضائل

۱۔ ایک بار پڑھنے سے ستّر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ اگر کسی کو نسیان کی بیماری ہو تو وہ نمازِ مغرب اور عشاء کے درمیان بلاتعداد اس درود شریف کو پڑھا کرے انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائے گی اور حافظہ بڑھ جائے گا۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ كَمَا لَانِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ

(فض ۱۹۱)

(ترجمہ) "یا اللہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی کامل پر اور آپ کی آل پر درود و سلام اور برکتیں بھیج ایسی جیسی تیرے کمال کی انتہا نہیں ہے اور اس نبی پاک کے کمال کا شمار نہیں ہے۔"

صَلٰوۃ حَلِّ الْمُشْکِلَاتِ

مفتی دمشق حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئے، وہاں کا وزیر اُن کا سخت دشمن ہو گیا، وہ رات کو نہایت درجہ کرب و بلا میں تھے کہ آنکھ لگ گئی، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تسلی دی اور یہ درود شریف سکھایا کہ جب تو اس کو پڑھے گا، اللہ کریم تیری مشکل حل کر دے گا، آنکھ کھل گئی، یہ درود شریف پڑھا تو مشکل حل ہو گئی۔

اکابرینِ ملت نے اکثر مشکلات میں اس کو پڑھا ہے، فتاویٰ شامی کے مؤلف علامہ سید ابنِ عابدین رحمۃ اللہ علیہ کے ثبت میں اس کی باضابطہ سند موجود ہے۔ (فض ص ۱۵۴)

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے، پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْن اور دوسری رکعت میں بعد الحمد سورۃ اخلاص پڑھے، فارغ ہونے پر قبلہ رُو ایسی جگہ بیٹھے جہاں سو جانا ہو اور صدقِ دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ پڑھے، اس کے بعد دو زانو مؤدبانہ بیٹھ کر یہ تصور باندھے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوں اور عرض کر رہا ہوں، سو بار، دو سو بار، تین سو بار غرضیکہ پڑھتا جائے، جب نیند کا غلبہ ہو تو اسی جگہ دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائے۔ جب پچھلی رات جاگے تو پھر اسی جگہ مؤدبانہ

بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھنا ہے، پڑھتے وقت اپنی حاجت یا حلِ مشکلات کا تصور رکھے، انشاء اللہ تعالیٰ ایک رات میں یا تین راتوں میں مراد بر آئے گی، آخری رات جمعہ کی ہو تو بہتر ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔

(ترجمہ) "یا اللہ! ہمارے سردار حضرتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود سلام اور برکتیں بھیج، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) دستگیری کیجیے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آ چکے ہیں۔"

صلوٰۃ قطب الاقطاب سیّد احمد بدوی رضی اللہ عنہ

فضائل

۱۔ انوارِ کثیرہ حاصل ہوتے ہیں۔
۲۔ بہت سے اسرار منکشف ہو جاتے ہیں۔
۳۔ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب اور بیداری میں ہو جاتی ہے
۴۔ قطب کے درجے تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔
۵۔ باطنی اور ظاہری رزق بسہولت میسر آتا ہے۔
۶۔ نفس، شیطان اور تمام دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد سے غالب آجاتا ہے
۷۔ اس کے خواص بے شمار اور اَن گنت ہیں۔
۸۔ اسے تین مرتبہ پڑھیں تو دلائل الخیرات کے ختم کا ثواب ملتا ہے۔

شرائطِ ورد
۱۔ وضو کامل ہو۔
۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کی حضوری کا تصور ہو۔

وظیفہ
۱۔ نمازِ فجر اور مغرب کے بعد ۳۔۳ بار پڑھے، عجیب و غریب اسرار نظر آئیں
۲۔ ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے۔
۳۔ ایک سو بار پڑھے تو ۳۳ بار دلائل الخیرات کے پڑھنے کا ثواب ملے۔
۴۔ چالیس روز ۱۰۰ بار روزانہ استقامت کے ساتھ پڑھے تو ایسے انوار اور بھلائیاں دیکھے کہ ان کی قدر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔
(افضل صـ۵۶، صـ۸۷)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْاَصْلِ النُّوْرَانِیَّةِ وَلَمْعَةِ الْقَبْضَةِ الرَّحْمَانِیَّةِ وَاَفْضَلِ الْخَلِیْقَةِ الْاِنْسَانِیَّةِ وَاَشْرَفِ الصُّوْرَةِ الْجِسْمَانِیَّةِ وَمَعْدِنِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِیَّةِ وَخَزَآئِنِ الْعُلُوْمِ الْاِصْطِفَآئِیَّةِ صَاحِبِ الْقَبْضَةِ الْاَصْلِیَّةِ وَالْبَهْجَةِ السَّنِیَّةِ وَالرُّتْبَةِ الْعَلِیَّةِ مَنِ انْدَرَجَتِ النَّبِیُّوْنَ تَحْتَ لِوَآئِهٖ فَهُمْ مِنْهُ وَاِلَیْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَرَزَقْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْيَيْتَ اِلٰی يَوْمِ تَبْعَثُ مَنْ اَفْنَيْتَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

(ترجمہ) " یا اللہ درود، سلام، برکت بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نورانی اصل کے شجر اور رحمانی ظہور کی چمک اور انسانی تخلیق کے افضل اور جسمانی صورت کے اشرف اور ربانی بھیدوں کی کان اور برگزیدہ علوم کے خزانے، اصلی ظہور والے اور روشن طلعت اور بلند مرتبہ پر وہ جس کے جھنڈے کے نیچے تمام انبیائے کرام علیہم السلام ہوں گے، وہ سب نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیاب ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرنیوالے اور منتسب ہیں، اور صلوٰۃ وسلام اور برکت ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر اس تعداد کے مطابق جو آپ نے مخلوق پیدا کی اور رزق دیا اور موت دی، زندگی بخشی، اس دن تک کہ تو زندہ کرے گا جس کو مردہ کیا اور خوب سلام بھیج اور بالواسطہ، بلاواسطہ تمام تحمیدات اللہ رب العالمین کے لئے ہیں "

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَذِقْنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ لَذَّۃَ وِصَالِہٖ۔

(ترجمہ) "یا اللہ درود، سلام، برکات بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اور درود کے وسیلہ سے آپ کے وصال کی لذت چکھا دے۔"

(جواہر البحار، ج ۳، ص ۳۸)

خاصیت : برکاتِ زیارت۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِیَآئِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

(ترجمہ) "یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں اور جسم کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب پر درود اور سلام بھیج۔"

(جواہر البحار، ج ۳، ص ۴۰)

خاصیت : جسمانی و روحانی بیماریوں سے شفاء۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(ترجمہ) "یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں، حبیب ہیں، عالی قدر، بڑے مرتبے والے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو"

(جواہر البحار، ج ۳، صفحہ ۴۰)

خاصیت: ہر شبِ جمعہ کو خواہ ایک بار پڑھے (زیارت ہو گی) سرکار کی تشریف آوری لحد میں بھی ہو گی۔

اجازت

احقر تمام برادرانِ اہلِ سنت کو رسالہ ھذا میں درج کئے گئے صلوٰۃ و سلام کے صیغوں کی اجازت دیتا ہے اور دعائے مغفرت کا طالب ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی حبیبہٖ سیدنا ومولانا محمد خاتم النبیین وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین

Scanned by CamScanner

درودِ رضویہ کے فضائل و فوائد

از سیّدی اعلیحضرت علیہ الرحمہ

(۱) اس کے چالیس فائدے ہیں جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں یہاں مشتے نمونہ چند ذکر کئے جاتے ہیں ۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے محبّت رکھے گا جو ان کی عظمت تمام جہان سے زیادہ دل میں رکھے گا جو ان کی شان گھٹانے والوں سے ان کے ذکرِ پاک مٹانے والوں سے دور رہے گا دِل سے بیزار ہو گا ۔ ایسا جو کوئی مسلمان اس درود شریف کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اس پر اتارتا رہے گا ۔

(۲) اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا ۔

(۳) پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا ۔

(۴) اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا ۔

(۵) قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اس سے مصافحہ کریں گے ۔

(۶) اس کے ماتھے پر یہ لکھ دے گا کہ یہ منافق نہیں ۔

(۷) اس کے ماتھے پر تحریر فرما دے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے ۔

(۸) اللہ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا ۔

(۹) اس کے مال میں ترقی دے گا ۔

(۱۰) اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت دے گا ۔

(۱۱) دشمنوں پر غلبہ دے گا ۔

(۱۲) دِلوں میں اس کی محبّت رکھے گا ۔

(۱۳) کسی دن خواب میں برکت زیارت اقدس سے مشرف ہو گا ۔

(۱۴) ایمان پر خاتمہ ہوگا۔
(۱۵) قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔
(۱۶) اللہ عزوجل اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔

اسس درود شریف کی تمام سنیّوں کے لئے اجازت عطا فرمائی ہے بشرطیکہ بدمذہبوں سے بچیں۔

دُرودرضویہ کا طریقہ

اسس درود مقبول کو اکثر حضرات درود جمعہ بھی کہتے ہیں۔ بعد نمازِ جمعہ مدینہ منورہ کی جانب منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سوبار پڑھے بہتر ہے دو چار دس بیس حضرات مل کر پڑھیں۔ یہ ایک درود دس کی برابر ہے اور ہر درود کا ثواب دس گنا ہے گویا جو اسس درود کو ایک بار پڑھے۔ سو درود کا ثواب پائے اسی طرح دس افراد مل کر ایک ایک بار پڑھیں تو ہر ایک فرد ایک ہزار کا ثواب پائے ایک ہزار گناہ مٹیں ایک ہزار نیکیاں ملیں ایک ہزار بار اس پر رحمت ہو۔ یہ تو صرف ایک بار پڑھنے کا ثمرہ ہے اسی طرح ہر ایک نے سو سو بار پڑھا تو کتنا اجر ملے گا۔

جن حضرات تک یہ چیز پہنچے انہیں چاہئے کہ اپنے دوست احباب رشتہ داروں اور نماز جمعہ پڑھنے والے ہمراہیوں کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔ تاکہ درود پڑھنے والوں کی بھی جماعت کثیر ہو جایا کرے کیونکہ جتنے زیادہ افراد شامل ہوں گے ان کا دس گنا ثواب ہر ایک کو ملے گا۔ اور جو توجہ

دِلائے گا اس کو ان سب کا دس گنا ہو کر اس تنہا کو ثواب مِلے گا اور پڑھنے والوں کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔

اس کو یوں سمجھئے کہ دس افراد نے شامل ہو کر ایک ایک بار پڑھا تو ہر ایک کو ایک ہزار کا ثواب ملا۔ اور جس نے دوسروں کو توجہ دِلائی اس کو ان سب کا دس گنا ہو کر دس ہزار کا ثواب ملے گا۔ مولیٰ تعالیٰ توفیق بخشے (آمین)

جب درود ختم کریں تو دعا کے لئے جس طرح ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اٹھا کر دعائے شجرہ منظوم امام یا کوئی ایک فرد پڑھے اور سب آمین کہیں۔ اسکے بعد فاتحہ پڑھ کر حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام ودیگر بزرگانِ دین کی روح کو ثواب بخشیں اس کے بعد مناجات منظوم پڑھیں اور اپنے لئے دعا کریں ساتھ میں تمام سنّی مسلمانوں کے لئے بھی ایمان پر خاتمہ اور بخشش کی دعا کریں۔

مدینہ منورہ کا رخ یہاں سے مغرب اور شمال کے درمیان پڑتا ہے۔ اسلئے قبلہ سے داہنے ہاتھ ترچھے ہو کر کھڑے ہوں تو آپ کا رخ مدینہ منورہ کی جانب ہو جائے گا۔

درود رضویہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

انتباہ

بزرگانِ دین کا ارشاد ہے کہ زمانہ قرب قیامت میں دو وظیفے نہایت ضروری ہیں تاکہ فتنوں اور آفات سے محفوظ رہ کر نجات مل جائے۔

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہنا۔

۲۔ توبہ و استغفار کرتے رہنا، رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سید الاستغفار پڑھتے رہا کرو جو صبح کو پڑھے، شام سے پہلے مرجائے جنتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے صبح سے پہلے مرجائے جنتی ہوگا۔

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

(ترجمہ) "اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد کا پابند ہوں اور تیرے وعدے پر جہاں تک ہو سکے

Scanned by CamScanner

قائم ہوں جو میں نے برائی کی ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں، تیری نعمت جو مجھ پر ہے اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے عیب کو مانتا ہوں، پس اے میرے رب مجھے بخش دے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا ہے۔"

(حم۔ن۔طب، بخاری جلد ۴ صفہ ۷)

طالبِ دُعا

محمد سعید شبلی قادری رضوی نقشبندی مجددی فریدی اویسی شاذلی
سابق خطیب آستانہ عالیہ حضرت بابا فرید شکر گنج رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پاکپتن شریف (ضلع ساہیوال)
پاکستان
(حال آباد، کوٹھی ۱۲، بلاک ۷، جوہر روڈ، ساہیوال)

کتبہ
گدائے پیر سیال، شاہ محمد چشتی عفی عنہ
محمود پورہ، قصور

Scanned by CamScanner

شعائر اللہ کی عظمت و برکت

رب کائنات نے جن احکام و مناسک اور مقامات و اماکن کی حرمت و تکریم کا حکم دیا ہے انھیں حرمات و شعائر اللہ کہا جاتا ہے۔ وہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ انھیں دیکھ کر اور ان سے متعلق ہدایات پر عمل کرکے ایمان کی لذت و حلاوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور مومن کے درجۂ ایمان اور منصب شرف و کرامت میں رب کائنات ترقیاں عطا فرماتا ہے۔

طواف بیت اللہ وغیرہ کا حکم بیان کرنے کے بعد ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ۔ (سورۂ حج آیت ۳۰)

بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے۔

حُرُمٰتِ اللّٰه سے رب کے احکام و ارشادات مراد ہیں۔ خواہ وہ جن فرائض و عبادات سے متعلق ہوں۔ مناسک حج بھی مراد ہیں۔ اور بعض مفسرین بیت حرام، مشعر حرام، شہر حرام، بلد حرام، اور مسجد حرام بھی مراد لیتے ہیں۔

اس کے بعد والی دوسری آیت کریمہ میں بھی اسی طرح کا حکم ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ

(سورۂ حج آیت ۳۱)

بات یہ ہے اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس کے نزدیک یہاں شعائر اللہ سے مراد قربانی کے جانور ہیں۔ اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ خوبصورت قیمتی لیے جائیں۔

شعائر اللہ میں جاندار اور بے جان دونوں چیزیں شامل ہیں۔ اور انھیں عظمت و برکت سے نوازا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے
وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۔ (سورۂ حج آیت ۳۶)

اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کیے۔ تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے۔

اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کیلئے پانی کی تلاش میں حضرت ہاجرہ نے جن دو بے جان پہاڑیوں کا چکر لگایا۔ اور پھر حضرت اسمٰعیل کی ایڑیوں کے نیچے سے چشمۂ زم زم ابل پڑا۔ یہ دونوں چیزیں بھی شعائر اللہ میں داخل ہو گئیں۔ حجاج و زائرین احتراماً کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہو کر آبِ زم زم سے سیراب ہوتے ہیں۔ اور حج و عمرہ کرنے والے صفا و مروہ کی سعی کرتے ہیں۔

صفا و مروہ کے شعائر اللہ میں داخل ہونے اور اسکے طواف کے بارے میں اس آیت کریمہ کے اندر صراحت موجود ہے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۔ (سورۂ بقرہ آیت ۱۵۸)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو اس بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں (صفا و مروہ) کا طواف کرے۔ اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا علم والا ہے۔

حج سال میں صرف ایک مرتبہ اپنے متعین وقت پر ہوگا۔ اور عمرہ ہر دن ہو سکتا ہے۔ حج و عمرہ دونوں میں صفا و مروہ کے درمیان سعی لازم ہے۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ شعائر اللہ سے دین کی نشانیاں مراد ہیں مثلاً مقاماتِ متبرکہ میں سے کعبہ، صفا، مروہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات، مساجد وغیرہ۔ اور

Scanned by CamScan

ازمنۂ مقدسہ میں سے جمعہ، ایام تشریق، عید الفطر، عید الاضحیٰ، رمضان، اشہر حرام وغیرہ۔ اسی طرح دیگر نشانیاں مثلاً اذان، اقامت، نماز باجماعت، نماز جمعہ نماز عیدین، ختنہ وغیرہ۔ یہ سب شعائر اللہ میں داخل ہیں، جن کا اکرام و اہتمام اہل ایمان کا مذہبی فریضہ ہے۔

کعبۃ اللہ! معبود حقیقی کا پہلا گھر اور اسکی عظیم نشانی ہے۔ جس کی طرف رخ کر کے مسلمان اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (سورۂ آل عمران۔ آیت ۹۶)

بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے جو برکت والا ہے اور سارے عالم کا رہنما ہے۔

اس کعبۃ اللہ سے متصل ایک عظیم نشانی مقام ابراھیم ہے۔ اور یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراھیم علیہ السّلام نے کعبہ کی تعمیر کی جس پر آپ کے نشان قدم پڑ گیے اور امتداد زمانہ کے باوجود پہلوئے کعبہ میں یہ مقام ابراھیم آج بھی موجود ہے۔ اسی مقام ابراہیم کے بارے میں رب کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ (آل عمران آیت ۹۷)

اس (کعبہ) میں کھلی نشانیاں ہیں۔ مقام ابراہیم ہے۔

اس مقام ابراہیم کے قریب نماز پڑھنے کا خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے جس سے اس کی شرف و فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی (سورہ بقرہ آیت ۱۲۵)

اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

وادیٔ منیٰ میں حجاج کرام قربانی کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ جگہ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام سے متعلق واقعۂ قربانی کی یاد دلاتی ہے۔ اور شعائر اللہ میں وادیٔ منیٰ بھی داخل ہے جہاں حج کے موقعہ پر قربانی دی جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner

اسی طرح تابوت سکینہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اور اس کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت شمویل علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی بنائے گیے۔ بنی اسرائیل پر اس زمانہ میں ایک ظالم و جابر بادشاہ جالوت مسلط تھا۔ بنیامین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک صالح اور عالم و شجاع شخص کو حضرت شمویل علیہ السلام نے بحکم الٰہی بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ نبوت لاوی بن حضرت یعقوب علیہ السلام اور سلطنت یہودبن حضرت یعقوب علیہ السلام میں چلی آرہی ہے۔ اور یہ ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں تو یہ ہمارے بادشاہ کیسے ہوسکتے ہیں۔

حضرت شمویل علیہ السلام نے فرمایا کہ سلطنت کا تعلق نسل و خاندان سے نہیں بلکہ صرف توفیق و فضل الٰہی سے ہے۔ پھر طالوت کے بارے میں حضرت شمویل نے کہا۔

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ (سورہ بقرہ آیت ۲۴۷)

فرمایا! اسے اللہ نے تم پر چن لیا۔ اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی۔ اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے دے۔

پھر بنی اسرائیل نے حضرت شمویل سے کہا کہ اگر طالوت بحکم الٰہی ہمارے بادشاہ ہیں تو ان کی نشانی کیا ہے؟ حضرت شمویل نے کہا جسکی حکایت قرآن میں اس طرح ہے

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۴۸)

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا۔ اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور

کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ و معزز ہارون کے ترکہ کی۔ اٹھاتے لائینگے اسے فرشتے۔ بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اس موقعہ پر جب بنی اسرائیل پر جہاد فرض ہوا تو وہ بہانے بنا کر پیچھے ہٹ گیے۔ بیت المقدس سے لشکر طالوت کی روانگی اور جہاد کے پہلے مرحلہ میں صرف تین سو تیرہ افراد نے شرکت کی۔ جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی شامل تھے اور آپ ہی نے جالوت کو قتل کیا جس کے انعام میں طالوت نے اپنی بیٹی سے آپ کا نکاح کر دیا۔ اور انتقالِ طالوت کے بعد تمام ملک پر حضرت داؤد کی سلطنت ہو گئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ (سورہ بقرہ آیت ۲۵۱)

اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔ اور اللہ نے اسے سلطنت و حکمت عطا فرمائی۔ اور اسے جو چاہا سکھایا۔

تابوت سکینہ جسے اللہ نے نشانی قرار دیا ہے وہ شمشاد کی لکڑی کا بنا ہوا تین ہاتھ لمبا اور دو ہاتھ چوڑا صندوق تھا۔ تفسیر جلالین و جمل و خازن و مدارک وغیرہ میں اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

تابوتِ سکینہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں تھیں۔ اور آخر میں حضور سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کے دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک سرخ یاقوت میں تھی کہ حضور بحالتِ نماز قیام میں ہیں اور آپ کے گرد آپ کے اصحاب ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا۔ یہ صندوق وراثۃً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا۔ آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے۔

اور اپنا مخصوص سامان بھی۔ چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین ــــــ اور حضرت ہارون علیہ السّلام کا عمامہ اور ان کا عصا، اور تھوڑا سا "من" جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دل کی تسکین رہتی تھی۔

آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا جب انھیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے۔ دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے۔

جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ نے ان پر عمالقہ کو مسلّط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گیے۔ اسے گندے اور نجس مقامات پر رکھا اور اس کی بے حرمتی کی ان گستاخیوں کی وجہ سے عمالقہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے۔ ان کی پانچ آبادیاں ہلاک ہوئیں۔ اور انھیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت ان کی بربادی کا باعث ہے۔

اپنی یہ بربادی دیکھ کر عمالقہ نے تابوت کو ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے۔

اس طابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لیے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا۔ بنی اسرائیل نے اسے دیکھ کر طالوت کی بادشاہی قبول کی اور بلا پس و پیش جہاد کے لیے تیار ہو گیے کیونکہ تابوت پاکر انھیں اپنی فتح کا یقین ہو گیا۔

طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستّر ہزار جوان منتخب کیے جن میں حضرت داؤد علیہ السّلام بھی تھے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

تابوتِ سکینہ کی تصویریں اللہ کی طرف سے آئی تھیں، کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں تھیں۔ جاندار کی تصویر سازی و تصویر کشی انسان کے لئے ممنوع و حرام ہے۔

مذکورہ تفصیلاتِ تابوتِ سکینہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء وصالحین کے آثار و تبرکات کا اعزاز واکرام اہلِ ایمان کے لئے ضروری ہے۔ ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ حاجتیں پوری ہوتی ہیں، بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ دشمن پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ دل کو سکون ملتا ہے۔ اور ان کی بے حرمتی واہانت، بدنصیبوں، گستاخوں اور گمراہوں کا طریقہ ہے اور بربادی وہلاکت کا سبب ہے۔

شعائراللہ ہی میں قمیص حضرت یوسف بھی شامل ہے۔ برادران حضرت یوسف نے جب آپ کو حضرت یعقوب سے جدا کر دیا اور اپنے بیٹے حضرت یوسف کی جدائی میں روتے روتے حضرت یعقوب کی بینائی زائل ہوگئی تو عرصہ دراز کے بعد حضرت یعقوب کے حکم پر برادرانِ یوسف کنعان سے مصر پہنچے۔ ملاقات کے بعد جب حضرت یوسف کو اپنے والد کا یہ حال ان کی زبانی معلوم ہوا تو انھوں نے کہا۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا۔ (سورۂ یوسف آیت ۹۳)

میرا یہ کرتا لے جاؤ۔ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو، ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

یہ قمیص حضرت یوسف حضرت یعقوب کے پاس پہنچی اور

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا۔ (سورۂ یوسف آیت ۹۶)

جب خوشخبری سنانے والا آیا اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا تو ان کی آنکھیں پھر روشن ہوگئیں۔

اب آپ نگاہ مومن کو روشنی، قلب کو سکون، روح کو تازگی، جسم کو شفا دینے والے آثار و تبرکاتِ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق چند مستند احادیث و روایت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے سوال کیا کہ یارسول اللہ! مجھے آپ اپنی یہ چادر مبارک عنایت فرمادیں۔ آپ نے اسے وہ چادر عطا فرمادی۔ صحابۂ کرام کے سوال پر اس شخص نے چادر حاصل کرنے کی یہ وجہ بتائی۔

فقال الرجل واللہ ماسألتها الا لتکون کفنی یوم اموت فقال سہل فکانت کفنہ (بخاری)

اس شخص نے کہا۔ واللہ! میں نے یہ چادر آپ سے اس لئے مانگی ہے کہ اسے اپنا کفن بناؤں ___ سہل بن سعد کہتے ہیں۔ یہی چادر اس کا کفن بنی۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ تھا۔ جس کے بارے میں وہ کہتی ہیں۔

فقالت ھذہ کانت عند عائشۃ حتی قبضت فلما قبضت قبضتھا۔ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبسھا فنحن نغسلھا للمرضیٰ یستشفی بھا۔ (ص ۱۹۰ مسلم جلد دوم)

اسماء نے کہا کہ یہ جبہ عائشہ صدیقہ کے پاس ان کے انتقال کے وقت تک رہا انتقال کے بعد اسے میں نے لے لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے ہم اسے دھو کر مریضوں کو اس کا پانی پلاتے ہیں جس سے انھیں شفا مل جاتی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ہمارے گھر تشریف لائے۔ اور ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کے منہ سے آپ نے پانی پیا۔ میری ماں ام سلیم نے مشکیزہ کے اس حصہ کو کاٹ کر محفوظ کرلیا جس سے لبہائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مس ہوئے تھے۔ مشکیزہ کا یہ منہ ہمارے گھر میں محفوظ ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

حضرت خداش بن ابی خداش کے پاس ایک پیالہ تھا۔ جس میں پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیا کرتے تھے اور آپ سے ہی خداش بن ابی خداش نے حاصل کرلیا تھا۔

حضرت عمر فاروق جب کبھی حضرت خداش کے پاس جاتے تو وہی پیالہ منگواتے۔ اور اس میں آب زم زم رکھ کر پیتے پھر اپنے چہرے پر اس پانی کے چھینٹے مارتے۔ (ترجمہ خداش۔ الاصابہ۔کنز العمال)

حضرت ابو عبد الرحمٰن السلمی حضرت احمد بن فضلویہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے مس کردہ ایک کمان تھی جسے وہ بغیر طہارت کے نہیں چھوتے تھے۔

قال مامسست القوس بیدی الا علیٰ طہارۃ منذ بلغنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ القوس بیدی۔

(ص ۴۴ الشفا جلد دوم قاضی عیاض مالکی متوفی ۵۴۴ھ)

انھوں نے کہا جب سے مجھے معلوم ہوا کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے یہ کمان مس کردہ ہے اس وقت سے بغیر طہارت کے میں نے اسے نہیں چھوا ہے۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدام المدینۃ بآنیتہم فیہا الماء۔ فما یؤتی باناء الا غمس یدہ فیہا۔ فربما جاء فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیہا (صحیح مسلم جلد دوم ص ۲۵۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو مدینہ طیبہ کے بچے اپنے اپنے برتن میں پانی بھر کر آپ کے پاس لاتے اور آپ ہر برتن میں اپنا دست مبارک ڈبو دیتے۔ کبھی کبھی سخت سردی میں بھی فجر کے وقت بچے آتے تب بھی آپ ان برتنوں میں اپنا دست مبارک ڈبو دیتے۔

حضرت ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں۔

رأیت بلالا اخذ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned by CamScanner

ورأیت الناس یبتدرون ذٰلک الوضوء. فمن اصاب منہ شیئًا تمسح بہ. ومن لم یصب منہ شیئًا اخذ من بلل یدِ صاحبہ۔ (بخاری)

میں نے بلال حبشی کو دیکھا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی جمع کرلیا۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ لوگ وہ پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر لوٹے پڑرہے ہیں۔ جسے کچھ پانی مل گیا اس نے تو اسے (منہ اور بدن پر) مل لیا۔ اور جو اس سے محروم رہا وہ پانی حاصل کرنے والے شخص کے ہاتھ کی تری ہی سے فیض حاصل کررہا ہے۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔

ثم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اظفارہ وقسّم بین الناس (مسند امام احمد بن حنبل)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناخن مبارک کٹوائے اور انھیں موجود لوگوں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔

رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والحلاق یحلقہ وطاف بہ اصحابہ فمایریدون ان تقع شعرۃ الا فی ید رجل۔ (ص ۲۵٦ جلد دوم مسلم)

میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال حجام مونڈ رہا ہے اور صحابۂ کرام آپ کے گرد منڈلا رہے ہیں۔ ان کی خواہش و کوشش یہ تھی کہ آپ کا موئے مبارک کسی کے ہاتھ ہی میں گرے۔

حضرت محمد بن سیرین تابعی سے روایت ہے۔

قلت لعبیدۃ عندنا من شعر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اصبناہ من قبل انس او من قبل اھل انس قال لان تکون عندی

شعرۃ منہ احب الیّ من الدنیا و ما فیھا۔ (بخاری۔ کتاب الوضوء)

میں نے حضرت عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں جو انس بن مالک یا ان کے گھر والوں کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوئے ہیں۔

حضرت عبیدہ نے کہا میرے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک ہونا دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت شیخ عبد الحق محدّث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متروکات و تبرکات میں سے بعض چیزیں حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس تھیں جنہیں انھوں نے ایک کمرہ میں احترام کے ساتھ محفوظ کر رکھا تھا اور ہر روز ایک بار ان تبرکات کی زیارت کیا کرتے تھے۔

سادات و اشراف میں سے جب کوئی آپ سے ملاقات کے لئے آتا تو اسے بھی آپ ان کی زیارت کراتے اور عرض کرتے کہ یہی تبرکات تو میرا سرمایہ و میراث ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی برکت سے تمہیں عزت دے۔

کمرہ کے اندر رکھے ہوئے تبرکات یہ تھے۔ چارپائی، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی، ایک جوڑا موزہ، چکی اور ترکش جس میں چند تیر تھے۔

تکیے کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی چکنائی کا اثر تھا۔ ایک شخص کو سخت بیماری لاحق ہوئی جس سے اسے شفا نہیں مل رہی تھی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز سے اس کے بارے میں ذکر کیا گیا اور پھر آپ کی اجازت سے اس چکنائی میں سے کچھ دھو کر بیمار کی ناک میں ٹپکا دیا گیا۔ جس سے وہ تندرست ہو گیا۔

(مدارج النبوۃ)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی (ولادت ۸۴۹ھ وصال ۹۱۱ھ) ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

جب کعب بن زہیر نے اپنا قصیدہ بانت سعاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنایا تو آپ نے چادر مبارک دوش اطہر سے اتار کر کعب کو عطا فرمائی۔ امیر معاویہ نے کعب کو لکھا کہ دس ہزار درہم لے لو اور چادر مبارک ہم کو دے دو۔ لیکن کعب نے انکار میں جواب دیا۔ جب کعب کا انتقال ہوا تو امیر معاویہ نے ان کے بیٹوں سے وہ چادر مبارک بیس ہزار درہم میں حاصل کر لی۔ پھر وہ چادر خلفائے بنو عباس میں منتقل ہو گئی۔ (ص ۸۲ تاریخ الخلفاء مطبوعہ دہلی)

حضرت مولانا علی قاری بن سلطان محمد ہروی (متوفی ۱۰۱۴ھ) حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان کی وصیت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

وصیت کرتے ہوئے امیر معاویہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات میں لنگی، چادر اور کرتہ میرے پاس ہے۔ چند موئے مبارک اور ناخن کے تراشے ہیں۔

مجھے کفن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتہ پہنایا جائے۔ آپ کی چادر میں مجھے لپیٹا جائے، اور آپ کی لنگی مجھے باندھ دی جائے۔ پھر میرے ان اعضاء پر جن سے سجدہ کیا جاتا ہے، آپ کے موئے مبارک اور تراشۂ ناخن اقدس رکھ کر مجھے ارحم الراحمین کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔ (ص ۶۲۸ جلد ۵ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

وادئ منیٰ، صفا و مروہ، مقام ابراہیم، تابوت سکینہ، پیالہ، جبہ، چادر، ناخن، بال، کمان، موزہ، تکیہ، چارپائی و دیگر آثار و تبرکات کے ساتھ انبیاء و صالحین کے جذبۂ احترام کے ایمان افروز مناظر سے آپ کی نگاہیں روشن و منور ہوئیں۔ صحابہ و تابعین کے والہانہ انداز محبت کو دیکھ کر آپ کا بھی جذبۂ عقیدت جاگ اٹھا اور ایسا کیوں نہ ہو کہ۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْب

(سورۂ حج آیت ۳۱)

اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے"۔ حضرت یوسف کنعانی کی قمیص سے حضرت یعقوب کی نگاہیں روشن ہوگئیں اور حضرت محمد عربی کے تبرکات سے صحابہ وتابعین نے اپنے جسم وروح اور قلب وضمیر کو روشن کیا۔ اور آپ کے آثار مقدسہ کے نکھرے ہوئے جلوؤں سے انھوں نے زمین کے اوپر اور زمین کے نیچے بھی روشنی اور سکونِ دل حاصل کر کے اپنے صحرائے قلوب کو گلزار و نخلستان بنا دیا۔

اللہ اللہ! بہارِ چمنستانِ عرب — پاک ہیں لوثِ خزاں سے گل و ریحانِ عرب

عرش سے مژدۂ بلقیس شفاعت لایا — طائر سدرہ نشیں مرغ سلیمانِ عرب

کوچہ کوچہ میں مہکتی ہے یہاں بوئے قمیص — یوسفستان ہے ہر ایک گوشۂ کنعانِ عرب

دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیرانِ عرب — آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہوں قربانِ عرب

فصل گل لاکھ نہ ہو وصل کی رکھ آس ہزار — پھولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستانِ عرب

صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار — کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستانِ عرب

ہشت خلد آئیں وہاں کسب لطافت کو رضاؔ
چار دن برسے جہاں ابرِ بہارانِ عرب

تبرکاتِ رسول

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (ولادت ۱۹۴ھ وصال ۲۵۶ھ) تبرکاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک باب کے تحت چند احادیثِ کریمہ کی روایت اپنی صحیح بخاری میں اس طرح کرتے ہیں۔

باب ماذکر من درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعصاہ وسیفہ وقدحہ وخاتمہ۔ وما استعمل الخلفاء بعدہ من ذٰلک مما لم یذکر قسمتہ ومن شعرہ ونعلہ وآنیتہ مما یتبرّک اصحابہ وغیرہم بعد وفاتہ۔

تبرکاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، یعنی آپ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی کا ذکر جنہیں بعد میں آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انھیں تقسیم نہیں کیا گیا۔ نیز آپ کے موئے مبارک، نعلین مبارک اور برتنوں کو آپ کے وصال کے بعد صحابۂ کرام و دیگر حضرات نے تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی۔

اس باب کے تحت امام بخاری نے مندرجہ ذیل احادیث رسول کی روایت کی ہے۔

........عن انس ان ابا بکر رضی اللہ عنہ لمّا استخلف بعثہ الی البحرین وکتب لہ ھٰذا الکتاب وختمہ وکان نقش الخاتم ثلٰثۃ اسطر۔ محمد سطر، ورسول سطر، واللہ سطر (صحیح بخاری)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے انس کو بحرین بھیجا اور ان کے لئے ایک خط لکھا جس پر (حضور اکرم والی) مہر لگادی تھی۔ مہر کی تین سطریں کندہ تھیں۔ (یعنی محمد رسول اللہ) پہلی سطر میں لفظ محمد، دوسری سطر میں لفظ رسول، اور تیسری سطر میں لفظ اللہ۔

........حدثنا عیسی بن طہمان قال اخرج الینا انس نعلین

جر وادین لهما قبالان۔ فحدثنی ثابت البنانی بعد عن انس انهما نعالا النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری)

حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے۔ انس بن مالک نے انھیں دو پرانے جوتے دکھائے۔ جن میں سے ہر ایک میں دو تسمے تھے۔ پھر حضرت ثابت بنانی نے مجھے بتایا کہ انس بن مالک انھیں تبلایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

عن ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کساء ملبدا وقالت فی ھٰذا! نزعت روح النبی صلی اللہ عنیہ وسلم۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک موٹی چادر دکھائی اور تبلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے اندر وصال فرمایا۔

...... عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان قدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکسر فاتخذ مکان الشعب سلسلۃ من فضۃ قال عاصم رأیت القدح وشربت فیہ (صحیح بخاری)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب ان کے پاس وہ محفوظ پیالہ ٹوٹ گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تو انھوں (انس بن مالک) نے ٹوٹے ہوتے حصے پر چاندی کی پتر لگوادی۔

راوی حدیث عاصم کہتے ہیں۔ میں نے وہ پیالہ دیکھا بھی ہے اور اس میں پانی بھی پیا ہے۔

...... ان علی بن حسین حدثہ۔ انہم حین قدموا من المدینۃ من عند یزید بن معاویہ مقتل حسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ لقیہ مسور بن مخرمۃ۔ فقال لہ ھل لک

الیّ من حاجۃٍ تامرنی بھا۔ فقلت لہ لا۔ فقال لہ فھل انت معطی سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فانی اخاف ان یغلبك القوم علیہ۔ وایم اللہ لئن اعطیتنیہ لایخلص الیھم ابدا۔ حتی تبلغ نفسی۔ الخ (صحیح بخاری)

امام زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب بیان کرتے ہیں۔ کہ شہادت امام حسین کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کر کے کہا کہ کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم دیں۔ میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ مسور بن مخرمہ نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار عنایت فرما دیں گے؟ مجھے خطرہ ہے کہ مخالفین آپ سے یہ تلوار لے لیں گے۔ اور اگر آپ مجھے عنایت فرما دیں گے تو واللہ العظیم! جب تک میرے جسم میں جان ہے کوئی شخص بھی مجھ سے یہ تلوار نہیں لے سکتا۔

قلب و روح کی گہرائیوں میں اتر جانے والا ایمان افروز منظر

بموقعہ صلح حدیبیہ سنہ ۶ ہجری

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں۔ عروہ بن مسعود ثقفی نمائندہ قریش بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقام حدیبیہ میں آئے اور صحابۂ کرام کی طرف سے اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر دیکھ کر جب مکہ مکرمہ واپس ہوئے تو قبیلۂ قریش سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا۔ (عروہ بن مسعود ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے)

واللہ لقد وفدت علی الملوك۔ ووفدت علی قیصر و کسریٰ والنجاشی۔

واللہ ان رائیت ملکا قط یعظمہ اصحابہ ما یعظم اصحاب محمدٍ محمداً۔

واللہ ان تنخم نخامۃ الا وقعت فی کف رجلٍ منھم فدلك بھا وجھہ وجلدہ۔ واذا امرھم ابتدروا امرہ۔ واذا توضأ کادو یقتتلون علی وضوئہ۔ واذا تکلم خفضوا أصواتھم عندہ۔ وما یحدون الیہ النظر تعظیماً لہ۔

(ص ۳۷۹ جلد اوّل صحیح بخاری)

واللہ! میں بادشاہوں سے ملاقات کر چکا ہوں۔ قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں میری حاضری ہوئی ہے۔

واللہ! میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا جسکی تعظیم اس کے ہمنشیں اتنی زیادہ کرتے ہوں۔ جتنی تعظیم و توقیر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ اپنے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کرتے ہیں۔

واللہ! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی صحابی کی ہتھیلی ہی پر گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرہ اور بدن پر مل لیتا ہے۔ وہ جب کوئی حکم دیتے ہیں تو ان کے صحابہ فوراً تعمیلِ حکم کرتے ہیں۔ جب وہ وضو کرتے ہیں تو ان کے وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ آپس میں لڑ پڑیں گے۔ وہ جب بات کرتے ہیں تو ان کی بارگاہ میں لوگ اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ اور تعظیماً ان کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔

محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب زہری کی روایت کے مطابق ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حمیری بصری ثم مصری (وصال ۲۲۳ھ/۸۳۸ء) نے محمد بن اسحٰق بن یسار مدنی ثم بغدادی (ولادت ۸۵ھ/۷۰۴ء وصال ۱۵۰ھ) کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عروہ بن مسعود ثقفی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی باتیں کیں جو اس کے دوسرے ساتھیوں سے کر چکے تھے کہ ہم نے جنگ کی نیت سے

نہیں بلکہ ادائیگی عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ کا رخ کیا ہے۔ پھر آپ کے پاس کھڑے ہو کر عروہ بن مسعود نے یہ منظر دیکھا۔

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہیں تو آپ کے وضو کا پانی لینے کے لئے صحابہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ لعاب دہن پھینکتے ہیں تو اس پر بھی لوگ لوٹ پڑتے ہیں۔ آپ کے جسم کا کوئی بال گرتا ہے تو اسے بھی وہ اٹھا کر رکھ لیتے ہیں۔"

یہ منظر دیکھ کر قریش مکہ کو خطاب کرتے ہوئے عروہ بن مسعود نے کہا۔

اے گروہ قریش! میں کسریٰ سے اس کے ملک میں جا کر ملا۔ میں قیصر سے اسکے ملک میں جا کر ملا۔ میں نجاشی سے اس کے ملک میں جا کر ملا۔ مگر

واللہ! میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا جو اپنی قوم میں اتنا معزز ہو جتنے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے صحابہ میں معزز ہیں۔

اور میں نے وہاں ایسی قوم دیکھی ہے جو کسی قیمت پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یکہ و تنہا نہیں چھوڑ سکتی۔ اب تم جو چاہو اپنی رائے قائم کرو"

(ص ۲۷۴۔ سیرۃ ابن ہشام جلد دوم۔ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس۔ سوئیوالان، دہلی)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

Scanned by CamScanner

مقدس ابرو و مژگاں

امام حسن بن علی بن ابی طالب نے ہند بن ابی ہالہ کی یہ روایت بیان کی ۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو مبارک مقدار میں طویل تھے اور ان پر بال متناسب مقدار میں نہ بہت زیادہ نہ بالکل کم اور باہم ملے ہوئے نہیں تھے۔ اتنے قریب تھے کہ دور سے باہم ملے ہوئے معلوم ہوتے۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ مبارک تھی جو حالتِ رعب و جلال میں تڑپتی تھی اور خون میں جوش پیدا ہونے سے اس کے اندر لرزہ سا معلوم ہوتا۔

(ص ۴۴۳ - الوفا باحوال المصطفٰی لابی الفرج عبد الرحمٰن بن ابی الحسن المعروف بہ ابن الجوزی۔ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس۔ سوئیوالان۔ دہلی)

ان الفرجۃ التی کانت بین حاجبیہ یسیرۃ لا تبین الا من دق النظر۔ (سیرۃ حلبیہ)

دونوں ابروؤں کے درمیان اتنی قلیل کشادگی تھی کہ اسی شخص پر واضح ہوتی جو غور سے دیکھتا۔

امام حسن بن علی بن ابی طالب نے ہند بن ابی ہالہ کی یہ روایت بیان کی۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس آنکھوں کی پتلی بہت سیاہ، مبارک بھویں طویل، باریک بالوں والی، اور مکمل ملی ہوئی نہیں تھیں (اگرچہ لگتا تھا کہ مل گئی ہیں) اور مبارک پلکیں دراز تھیں۔ (ص ۴۴۴ - الوفا باحوال المصطفٰی لابن الجوزی)

حضرت علی بن ابی طالب نے مقرون الحاجبین (آپ کے ابرو باہم پیوست تھے) حضرت سوید بن غفلہ نے مقرون الحاجبین (ابرو آپس میں ملے ہوئے) اور ایک دوسرے صحابیٔ رسول نے دقیق الحاجبین (لطیف و باریک ابرو والے) کی صفت بیان کی ہے۔ طائرانہ نظر ڈالنے پر ابرو متصل معلوم ہوتے مگر غور سے

دیکھنے میں دونوں ابروؤں کے درمیان کشادگی واضح طور پر معلوم ہو جاتی۔
حضرت علی بن ابی طالب کی روایت کے مطابق آپ کی پلکیں لمبی اور خوبصورت تھیں۔ حضرت ام معبد کہتی ہیں فی اشفارہ غطف۔ آپ کی پلکیں حسین اور لمبی تھیں۔ اور حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں۔
کان اھدب اشفارہ العینین (دلائل النبوۃ للامام البیھقی) آپ کی پلکیں بڑی لمبی تھیں۔ ؎

ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو ‏ ‏ ‏ سلام ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

یاد ابرو کر کے تڑپو بلبلو ‏ ‏ ‏ ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا

آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے، کہ وہ ‏ ‏ ‏ ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائینگے

رنگ مژہ سے کر کے خجل یاد شاہ میں ‏ ‏ ‏ کھینچا ہے ہم نے کانٹوں پہ عطرِ جمال گل

جن کے سجدہ کو محراب کعبہ جھکی ‏ ‏ ‏ ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ ‏ ‏ ‏ ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
اشکباریٔ مژگاں پہ برسے درود ‏ ‏ ‏ سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

ریشِ مبارک

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھی سیاہ، گھنی اور خوش منظر تھی۔ صحابۂ کرام بیان کرتے ہیں۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کث اللحیہ تملأ صدرہ ___ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھی گھنی اور سینہ کو پُر کئے ہوئے تھی۔

حضرت نافع بن جبیر کہتے ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے کہا۔

ضخم الهامة عظيم اللحية ___ آپ کا سرِ اقدس بڑا اور داڑھی اعتدال کے ساتھ لمبی تھی۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ کا بیان ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کث اللحیۃ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی گھنی تھی۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسود اللحیۃ ___ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھی خوب سیاہ تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں۔

كانت لحيته حسنة شديد سواد اللحية ___ آپ کی داڑھی نہایت اچھی اور خوب سیاہ تھی۔

حضرت عمرو بن شعیب کی ایک روایت اَلْوَفَا بِاَحْوَالِ الْمُصْطَفٰے اور ترمذی شریف میں ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بڑھی ہوئی داڑھی کو طول و عرض دونو

طرف سے برابر کاٹ دیا کرتے تھے۔

اور حضرت انس بن مالک کی روایت ہے۔

کانت لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ملأت ھٰھنا الیٰ ھٰھنا۔ آپ کی مبارک داڑھی یہاں سے یہاں تک تھی (یعنی طویل و معتدل تھی)۔ ؎

مصحف عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا
لو اسیہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا

خط کہ گرد دھن وہ دل آرا پھبن — سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش معتدل، مرہم ریش دل — ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

گیسوئے عنبریں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے پاک نہایت خوبصورت، سیاہ، خمدار، نہ بالکل سیدھے، نہ زیادہ گھنگھریالے تھے۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں۔

نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک میں بکثرت تیل لگاتے، داڑھی میں کنگھی کرتے اور اکثر و بیشتر اپنے سر پر تیل لگا کر اس پر کپڑے کا ایک ٹکڑا رکھ دیتے تاکہ اسکی چکناہٹ عمامہ پر نہ لگ سکے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے۔

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شدید سواد الرأس و اللحیۃ ــــ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے بال نہایت سیاہ تھے۔

حضرت ابو قرصافہ کی ایک روایت ابن عساکر نے نقل کی ہے۔

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شدید سواد الشعر۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گیسو بہت سیاہ تھے۔

حضرت علی بن ابی طالب کا بیان ہے۔

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حسن الشعر۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گیسو بہت خوبصورت تھے۔

حضرت انس بن مالک اس گیسوئے پاک کے بارے میں عرض کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال قدرے گھنگھریالے تھے، نہ بالکل سیدھے نہ بالکل خمدار۔

حضرت برا بن عازب کہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

آپ کے گیسو کانوں کی لو تک تھے ـــــ اور عرض کرتے ہیں۔ آپ کے بال کاندھوں تک تھے۔

حضرت عمر بن خطاب بیان کرتے ہیں۔

آپ کے مبارک بال کانوں تک تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں۔

آپ کے بال کانوں اور دونوں شانوں کے درمیان تھے۔

مرویات میں آپ کے گیسوئے مبارک کا وصف بیان کرتے ہوئے تین الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ وفرۃ - لمۃ - جمۃ

وفرۃ ! کانوں کی لو تک پہنچنے والے بال۔ لمۃ ! کانوں اور کاندھوں کے بیچ تک پہنچنے والے بال۔ جمۃ ! کاندھوں کو چھو لینے والے بال۔

جس موقعہ پر جس کیفیت میں گیسوئے پاک ہوا کرتے اسی منظر کی صحابۂ کرام اپنے اپنے انداز سے عکاسی کرتے ہیں

کوچۂ گیسوئے جاناں سے چلے ٹھنڈی نسیم　　بال و پر افشاں ہوں یارب! بلبلان سوختہ

رخ دن ہے یا مہر سما، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں　　شب زلف یا مشک ختا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

انا فی عطش وسخاک اتم - اے گیسوئے پاک اے ابر کرم

برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

ہے کلام الٰہی میں شمس وضحیٰ، ترے چہرۂ نور فزا کی قسم

قسم شب تار میں راز یہ ہے کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا ـــــ لکۂ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق ـــــ مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لخت لخت دل ہر جگر چاک سے ـــــ شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

Scanned by CamScanner

تقسیم موئے مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منی فاتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزلہ بمنی ونحر ثم قال للحلاق خذ واشار الی جانبہ الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیہ الناس۔

(ص ۴۲۱ صحیح مسلم۔ جلد اول۔ کتب خانہ رشیدیہ، دہلی)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وادیٔ منیٰ میں فروکش ہوئے۔ پھر جمرہ کے پاس تشریف لے جاکر رمیٔ جمار کیا۔ پھر منیٰ تشریف لاکر قربانی کی۔ پھر حجام سے فرمایا کہ دائیں طرف سے میرا سر مونڈنا شروع کرو۔ پھر بائیں جانب۔ پھر آپ نے موئے مبارک لوگوں کے درمیان تقسیم فرمایا۔

حضرت انس بن مالک ہی سے دوسری روایت اس طرح ہے۔

لما رمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمرۃ ونحر نسکہ وحلق ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ ثم دعا اباطلحۃ الانصاری فاعطاہ ایاہ۔ ثم ناولہ الشق الایسر فقال احلق فحلقہ فاعطاہ اباطلحۃ فقال قسمہ بین الناس۔ (ص ۴۲۱ صحیح مسلم جلد اول)

رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب رمیٔ جمار اور قربانی فرماچکے تو حلق (سر مونڈنا) فرمایا۔ حجام کی طرف اپنا دایاں حصۂ سر کرتے ہوئے اسے مونڈنے کا حکم دیا۔ اور ابوطلحہ انصاری کو طلب کرکے انھیں موئے مبارک عنایت فرمایا۔ پھر حجام کو حکم دیا کہ وہ آپ کا بایاں حصۂ سر مونڈے۔ تو اس نے سر مونڈا اور آپ نے موئے مبارک ابوطلحہ انصاری کو عنایت فرمایا۔ اور حکم صادر فرمایا کہ اسے لوگوں کے درمیان تقسیم کردو۔

شارحِ مسلم ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف، المعروف بہ امام نودی (ولادت ۶۳۱ھ، وصال ۶۷۶ھ) حدیث مذکور الصدر کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ومنھا التبرک بشعرہٖ صلی اللہ علیہ وسلم واقتناءہ للتبرک۔

(حاشیۂ حوالہ مذکورہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔ اور حصولِ برکت کے لئے موئے مبارک کو چن کر اسے محفوظ رکھنا جائز ہے۔

پھر امام نودی نے لکھا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر حلق رأس کرنے اور موئے مبارک کی تقسیم کا یہ جو واقعہ پیش آیا۔ تو حلق رأس کرنے والے حجام کون تھے۔ انکے نام کے سلسلے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ مشہور یہ ہے کہ وہ معمر بن عبداللہ العدوی تھے۔

تقسیم موئے مبارک کا یہ واقعہ صحیح بخاری اور ترمذی شریف میں بھی تقریباً اسی طرح ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انس بن مالک کو باقاعدہ حکم دیا کہ یہ موئے مبارک اپنی ماں ام سلیم کو بھی دے دینا۔ ام سلیم ابوطلحہ انصاری کی بیوی ہیں۔ انس بن مالک بیان کرتے ہیں۔

لما حلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأسہ بمنی اخذ شق رأسہ الایمن بیدہ۔ فلما فرغ ناولنی۔ فقال: یا انس انطلق بھذا الیٰ ام سلیم۔ فلما رأی الناس مَاخصنا بہ تنافسوا فی الشق الاخر ھذا یاخذ الشیٔ۔ وھذا یاخذ الشیٔ۔

(مسند امام احمد بن حنبل)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وادی منیٰ میں جب اپنا سر منڈایا تو انھوں نے اپنے ہاتھ سے دائیں حصۂ سر کو پکڑا اور منڈایا۔ اور جب اس سے فارغ ہوئے تو مجھے کچھ موئے مبارک دے کر فرمایا کہ اے انس! یہ اپنی ماں کے پاس لے جاکر

انھیں دے دینا۔ ہمارے ساتھ یہ خصوصی عنایت لوگوں نے دیکھ کر بائیں حصہ سر کے مونڈے جانے کے وقت ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش شروع کردی کوئی کچھ موئے مبارک یہاں سے حاصل کر رہا ہے۔ کوئی وہاں سے حاصل کر رہا ہے۔

عثمٰن بن عبداللہ بن مواہب سے روایت ہے۔

ارسلنی اھلی الیٰ ام سلمۃ بقدح من ماء فجاءت بجلجل من فضۃ فیہ شعر من شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان اذا اصاب الانسان عین اوشئی بعث بھا مخضبۃ۔ قال: فاطلعت فی الجلجل فرأیت شعرات حمراء۔ (رواہ البخاری فی کتاب اللباس)

حضرت ام سلمہ نے موئے مبارک کو ایک شیشی میں رکھ لیا تھا۔ جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا کوئی مرض ہوتا تو آپ اس شیشی کو پانی میں ڈبو کر اس کا پانی اسے دے دیتیں۔ اور اس پانی سے اس شخص کو شفاء حاصل ہو جاتی۔ (خلاصۂ حدیث)

حضرت خالد بن ولید کے بارے میں قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ مالکی (ولادت ۴۷۶ھ۔ وصال ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں۔

وکانت فی قلنسوۃ خالد بن الولید شعرات من شعرہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فسقطت قلنسوتہ فی بعض حروبہ فشدّ علیہا شدّۃ انکر علیہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کثرۃ من قتل فیہا۔ فقال لم افعلہا بسبب القلنسوۃ۔ بل لما تضمنتہ من شعرہ صلی اللہ علیہ وسلم لئلا اسلب برکتہا وتقع فی ایدی المشرکین۔ (ص ۴۴ ۔ الجزء الثانی۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے۔ مطبع اصح المطابع بمبئی)

حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تھے۔ آپ کی وہ ٹوپی ایک جنگ کے موقعہ پر گر گئی۔ آپ نے اس کے حصول کے لئے بڑا سخت حملہ کیا جس میں بہت سے مسلمان شہید ہو گئے، اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اس حملہ پر اعتراض کیا۔ آپ نے جواب دیا۔

میں نے یہ حملہ ٹوپی کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ اس کے اندر موجود موئے مبارک کے لئے کیا تھا کہ کہیں میں اسکی برکت سے محروم نہ ہو جاؤں اور یہ مشرکوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔"

حضرت خالد بن ولید کی یہ ٹوپی جنگ یرموک میں گم ہو گئی تھی۔ آپ نے اس کی تلاش و بازیابی کی سخت جدوجہد کی۔ اور آخر کار مل گئی۔ لوگوں نے پوچھا اتنی سعی و کوشش کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عمرہ فرمایا۔ جب آپ نے اپنا سر مبارک منڈوایا تو لوگ موئے مبارک لینے کے لئے دوڑ پڑے۔ میں نے بھی آپ کی پیشانی مبارک کے چند بال حاصل کر کے اس ٹوپی کی زینت بنا لیا۔ جس لڑائی میں یہ ٹوپی میرے پاس رہی۔ اس کی برکت سے مجھے فتح نصیب ہوتی رہی۔ (ترجمہ خالد بن ولید۔ الاصابہ)

حضرت انس بن مالک کے بارے میں حضرت ثابت بنانی کا بیان ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس بن مالک نے مجھ سے کہا کہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک ہے۔ جسے میرے مرنے کے بعد میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ میں نے ان کی وصیت کے مطابق وہ موئے مبارک انکی زبان کے نیچے رکھ دیا۔ اور وہ اسی حالت میں دفن کئے گئے (ترجمہ انس بن مالک۔ الاصابہ)

حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان کے بارے میں علامہ جلال الدین بن ابی بکر سیوطی (ولادت ۸۴۹ھ۔ وصال ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک حضرت امیر معاویہ کے پاس موجود تھے۔ آپ نے وصیت کی کہ یہ موئے مبارک میرے مرنے کے بعد میری آنکھوں اور منہ پر رکھ دیئے جائیں۔ اور پھر مجھے ارحم الراحمین کے حوالہ کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق عمل کیا گیا۔ (تاریخ الخلفاء۔ نور پبلشنگ ہاؤس۔ فراشخانہ، دہلی)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعۂ حلق رأس اور تقسیم موئے مبارک والی حدیث پاک کے بارے میں امام محمد بن سیرین تابعی روایت کرتے ہیں۔

فحدثنیه عبیدة السلمانی - یرید ھذا الحدیث: فقال لان یکون عندی شعرة منه احب الی من کل بیضاء وصفراء علی وجه الارض وفی بطنہا۔ (رواہ الامام محمد بن حنبل فی مسندہ)

حضرت عبیدہ نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک میرے نزدیک روئے زمین اور زیر زمین کی ہر سپید و زرد دولت سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت ابو سلمہ کی روایت ہے۔ محمد بن عبداللہ بن زید نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے والد (عبداللہ بن زید) منحر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور نے ضحایا تقسیم فرمائے اور انھیں اپنا موئے مبارک عنایت فرمایا۔

(الاصابہ)

محمد بن عبداللہ بن زید کا یہ بھی بیان ہے کہ وہ موئے مبارک مہندی اور وسمہ سے رنگا ہوا ہمارے پاس موجود ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ولادت ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۳ء۔ وصال ۱۱۷۶ھ ۱۷۶۲ء)
اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم محدّث دہلوی (وصال ۱۱۳۱ھ/۱۷۱۸ء) کی بیماری اور حصول نعمت

موئے مُبارک

کا ایک ایمان افروز واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں

موئے مقدّس کی برکات

فرمایا! ایک بار مجھے بخار نے آلیا اور بیماری نے طول پکڑا۔ یہاں تک کہ زندگی سے ناامید ہوگیا۔ اسی دوران مجھ پر غنودگی طاری ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت شیخ عبدالعزیز سامنے موجود ہیں اور فرمارہے ہیں۔

بیٹے! حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تیری بیمار پرسی کو تشریف لارہے ہیں اور شاید تیری پائنتی کی طرف سے تشریف لائیں اس لئے چارپائی کو اس طرح رکھنا چاہیئے کہ حضور کی طرف تمہارے پاؤں نہ ہوں۔

یہ سنکر مجھے افاقہ ہوا۔ قوّتِ گویائی نہیں تھی۔ حاضرین نے میرے اشارے پر چارپائی کا رخ پھیر دیا۔ اُسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا کَیفَ حَالُکَ یَا بُنَیَّ۔ (اے میرے بیٹے! کیسے ہو؟)

اس کلام کی لذّت اس قدر غالب ہوئی کہ مجھ پر آہ و بکا اور وجد و اضطراب کی عجیب و غریب کیفیت طاری ہوگئی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انداز سے اپنی بغل میں لیا کہ آپ کی داڑھی مبارک میرے سر پر تھی اور آپ کا جبہ مبارک میری آنکھوں سے تر ہوگیا۔ — پھر آہستہ آہستہ وجد و اضطراب کی کیفیت حالتِ سکون میں بدل گئی۔

اسی وقت میرے دل میں آیا کہ ایک مدّت سے موئے مبارک کے حصول کی آرزو

رکھتا ہوں۔ کیا ہی کرم ہو اس وقت تبرک عنایت فرمائیں۔ میرے اس خیال سے آپ مطلع ہوئے اور داڑھی مبارک پر ہاتھ پھیر کر دو مقدس بال میرے ہاتھ پر آپ نے رکھ دیا۔ پھر میرے دل میں آیا کہ یہ دونوں مقدس بال عالم بیداری میں بھی میرے پاس رہیں گے یا نہیں؟ اس کھٹکے پر مطلع ہو کر آپ نے فرمایا، یہ دونوں بال عالم ہوش اور بیداری میں بھی باقی رہیں گے ــــ اس کے بعد آپ نے صحت کلی اور طویل عمر کی خوشخبری سنائی۔

اسی وقت مرض سے افاقہ ہو گیا۔ میں نے چراغ منگوایا۔ وہ دونوں مقدس بال اپنے ہاتھ میں نہ پائے تو میں غمگین ہو کر بارگاہِ عالی کی طرف متوجہ ہوا۔ غیبت واقع ہوئی اور آنحضور مثالی صورت میں جلوہ فرما ہوئے۔ فرمایا۔

اے بیٹے! عقل و ہوش سے کام لو۔ وہ دونوں بال احتیاطاً تمہارے سرہانے کے نیچے رکھ دیئے تھے۔ وہاں سے لے لو۔

افاقہ ہوتے ہی وہ دونوں مقدس بال وہاں سے اٹھائے اور تعظیم و تکریم سے ایک جگہ محفوظ کر کے رکھ دیئے۔ اس کے بعد دفعتہً بخار لوٹا۔ اور انتہائی ضعف و نقاہت طاری ہوئی، سر سے اشارہ کرتا رہا۔ کچھ دیر بعد اصل طاقت بحال ہوئی اور صحت کلی نصیب ہوئی۔

اسی سلسلے میں یہ کلمات بھی فرمائے تھے کہ ان دو بالوں کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپس میں گتھے رہتے ہیں، مگر جب درود پڑھا جائے تو جدا جدا کھڑے ہو جاتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ تاثیر تبرکات کے منکروں میں سے تین آدمیوں نے امتحان لینا چاہا۔ میں اس بے ادبی پر راضی نہ ہوا۔ مگر جب بحث و مباحثہ طویل ہو گیا تو کچھ عزیز اِن مقدس بالوں کو سورج کے سامنے لے گئے۔ اسی وقت بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ حالانکہ سورج بہت گرم تھا اور بادلوں کا موسم بھی نہ تھا۔

یہ واقعہ دیکھ کر منکروں میں سے ایک نے توبہ کی۔ اور دوسرے نے کہا یہ اتفاقی امر ہے۔ عزیز دوسری مرتبہ لے گئے تو دوبارہ بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ اس پر دوسرے منکر نے بھی توبہ کیا۔ مگر تیسرے نے کہا یہ تو اتفاقی بات تھی۔ یہ سن کر تیسری بار موئے مبارک کو سورج کے سامنے لے گئے۔ سہ بارہ بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ تو تیسرا منکر بھی توبہ کرنے والوں میں شامل ہوگیا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا! ایک بار یہ موئے مبارک زیارت کے لئے باہر لے آیا۔ بہت بڑا مجمع تھا۔ ہر چند صندوقِ تبرک کا تالا کھولنے کی کوشش کی گئی لیکن نہ کھلا۔ میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ فلاں آدمی ناپاک ہے۔ جس کی ناپاکی کی شامت کے سبب یہ نعمت میسر نہیں آرہی ہے۔ عیب پوشی کرتے ہوئے میں نے ان سب کو تجدید طہارت کے لئے حکم دیا۔ وہ ناپاک آدمی بھی مجمع سے چلا گیا۔ اور اس وقت بڑی آسانی سے تالا کھولا گیا۔ اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت والد ماجد نے آخری عمر میں جب تبرکات تقسیم فرمائے تو ان دونوں بالوں میں سے ایک کاتب الحروف کو عنایت فرمایا۔ جس پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ہے۔ (ص ۱۰۴ – ۱۰۵ – انفاس العارفین۔ تالیف: حضرت شاہ ولی اللہ بن عبدالرحیم محدث دہلوی۔ ترجمہ: سید محمد فاروق القادری۔ طبع چہارم۔ مکتبہ الفلاح دیوبند)

اور اسی واقعہ کو اختصار کے ساتھ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ایک دوسری کتاب میں اس طرح تحریر کرتے ہیں۔

اخبرنی والدی انہ کان مریضا فرأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم۔ فقال۔ کیف حالک یا بنیّ۔

ثم بشرہ بالشفاء واعطاہ شعرتین من شعور لحیتہ فتعافی من المرض فی الحال۔ وبقیت الشعرتان عندہ فی الیقظۃ۔ فاعطانی احداھما فھی عندی (الحدیث

الخامس عشر۔ الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین للشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی)۔

مجھے میرے والد نے بتلایا کہ انھیں بیماری کی حالت میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا خواب میں شرف حاصل ہوا۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے بیٹے ! تیرا کیا حال ہے ؟
پھر نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں بیماری سے شفایابی کی خوشخبری دی۔ اور اپنی داڑھی مبارک کے دو بال عنایت فرمائے۔ جس کے بعد وہ فوراً صحت یاب ہو گئے۔ اور دونوں موئے مبارک بیداری کے بعد بھی ان کے پاس موجود تھے۔ والد ماجد نے ان میں سے ایک موئے مبارک مجھے عنایت فرمایا جو اس وقت بھی میرے پاس ہے

****

ماہ محرّم الحرام

اسلامی سال کا آغاز ماہ محرم سے ہوتا ہے۔ امم سابقہ میں بھی یہ معظم سمجھا جاتا تھا کیونکہ بہت سے انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم السلام اس محترم مہینہ کی دسویں تاریخ کو انعام و اکرام خداوندی سے مختلف صورتوں میں نوازے گئے۔ اس امت میں بھی یہ ماہ مقدس و محترم ہے۔

ماہِ محرّم کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے: "محرّم، اللہ کیلئے ہے اس کی تعظیم کرو"۔ جس نے ماہ محرّم کی قدر کی اللہ اسے جنّت میں عزّت عطا فرمائے گا اور دوزخ سے نجات دے گا۔

ماہ محرّم کی شب اوّل کی نماز و ذکر

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص ماہ محرّم الحرام کی شبِ اوّل میں شب بیداری کرے اور آٹھ رکعات نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سُورَۃ فَاتِحَہ کے بعد سُورَۃ اِخْلَاص دس۱۰ بار پڑھے تو میں بروز قیامت اس کی اور اس کے گھر والوں کی شفاعت کروں گی۔ اگرچہ اس پر دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہو۔

کتاب الاوراد میں ہے کہ جو محرّم کی پہلی رات میں دو۲ رکعت نفل پڑھے اور بعد سلام ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ آفَةٍ۔ پڑھے۔ وہ تمام سال جملہ آفات و بلیات سے امان میں رہے گا۔

یکم محرّم کا روزہ

حضرت ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے ذی الحجہّ کے آخری دن اور محرّم کے پہلے دن روزہ رکھا گویا اس نے گذشتہ سال کو روزوں میں ختم کیا (یعنی سال بھر روزہ رکھا) اور آئندہ سال کو بھی روزہ سے شروع کیا۔ اللہ نے اس کے پچاس برس کے گناہوں کا اس روزہ کو کفارہ بنا دیا۔

(غنیۃ الطالبین)

یکم اور ۲۹، ۳۰ محرّم کا روزہ

ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا جو شخص ماہ محرّم کی پہلی اور انتیس و تیس تاریخوں کا روزہ رکھے۔ اور راتوں کو قیام (نوافل و تلاوت) کرے اس کے نامۂ اعمال میں تیس برس کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور پل صراط پر گذرنا آسان ہوگا۔ اور اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔

محرّم کے عشرۂ اوّل کا روزہ

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے محرم کے شروع میں دس روزے رکھے اس کے لئے ایسا ثواب ہے کہ گویا اس نے دس ہزار برس اللہ تبارک و تعالیٰ کی ایسی عبادت کی کہ دن میں روزہ رکھا اور رات میں قیام کیا۔

عاشورہ کی وجہ تسمیہ

عاشورہ کی وجہ تسمیہ میں علمار کا اختلاف ہے۔ اس کی توجیہہ مختلف طور پر کی گئی ہے ــــــ اکثر علمار کا قول ہے کہ چوں کہ یہ محرم کا دسواں دن ہوتا ہے اس لئے اس کو عاشورہ کہتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بزرگیاں دنوں کے اعتبار سے امت محمدّیہ کو عطا فرمائی ہیں۔ اس میں یہ دن دسویں بزرگی کا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کو عاشورہ کہا جاتا ہے۔ ایک قول

یہ بھی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے دس انبیاء کرام پر مختلف انعام فرمایا اس لئے اس کو عاشورہ کہتے ہیں۔

یوم عاشورہ کا روزہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ دار پایا۔ ارشاد فرمایا کہ یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کیا کہ یہ عظمت والا دن ہے۔ کیوں کہ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار ہیں اور زیادہ قریب ہیں تو حضور نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دیکر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ عاشورہ کا دن (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم)

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ کے روزے رکھنے کا رواج تھا۔ لیکن جب

ماہِ رمضان کے روزے فرض قرار دیئے گئے تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ عاشورہ کا روزہ جس کا جی چاہے رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔ (جامع الاصول)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دوسرے مسلمانوں نے یہ روزہ قبل از فرضیتِ رمضان رکھا۔ لیکن رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ کے دنوں میں سے ماہ محرّم الحرام کا دسواں دن بھی ہے جس کا جی چاہے اس دن کا روزہ رکھے۔ (ابوداؤد)

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب حارث بن ہشام کو حکم دیا کہ کل عاشورہ کے دن کا تم روزہ رکھو اور اپنے متعلقین کو حکم دو کہ وہ بھی روزہ رکھیں۔ (موطا امام مالک)

جناب حکم بن اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ چادر لپیٹے زمزم کنویں سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے عاشورہ کے روزہ کے بارے میں استفسار کیا تو انھوں نے ارشاد فرمایا کہ محرم کا چاند دیکھ کر پہلی محرم کو کھاؤ پیو اور نویں محرّم کو روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا کہ کیا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ تو جواب دیا ہاں۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

جناب رزین نے حضرت عطا کی زبانی بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا ہے کہ یہود کی مخالفت کرتے ہوئے نویں اور دسویں محرّم کو روزہ رکھا کرو۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ کبھی نہیں چھوڑا۔ (نسائی)

یوم عاشورہ کی اہمیت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے محرم کی دس تاریخ یعنی عاشورہ کا روزہ رکھا، اس کو دس ہزار فرشتوں، دس ہزار شہیدوں اور دس ہزار حج وعمرہ کرنے والوں کا ثواب دیا جائے گا۔ جس نے عاشورہ کو کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کے بال کے عوض جنت میں اس کا درجہ بلند کرے گا۔ جس نے عاشورہ کی شام کو کسی مومن کا روزہ کھلوایا گویا اس نے اپنی طرف سے تمام امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کو افطار کرایا اور ساری امت کا پیٹ بھرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے دن کو تمام دنوں پر فضیلت دی ہے؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں اور سمندروں کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا ___ لوح وقلم کو بھی عاشورہ کے دن پیدا فرمایا ___ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق عاشورہ کے دن ہوئی ___ اور ان کو عاشورہ ہی کے دن جنت میں داخل فرمایا ___ حضرت ابراہیم علیہ السلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے ___ ان کے بیٹے کا فدیہ قربانی عاشورہ کے دن دیا گیا ___ فرعون کو عاشورہ کے دن دریائے نیل میں ڈبا دیا گیا ___ حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف عاشورہ کے دن دور فرمائی ___ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ عاشورہ کے دن قبول فرمائی ___ حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش عاشورہ کے دن معاف فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے ___ قیامت عاشورہ کے دن واقع

Scanned by CamScanner

ہو گی (غنیۃ الطالبین)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے روزے کے ساتھ ہم کو بڑی فضیلت عطا فرمائی؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ کیوں کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے عرش وکرسی، ستاروں اور پہاڑوں کو پیدا فرمایا ـــــ لوح وقلم عاشورہ کے دن پیدا کئے گئے ـــــ حضرت جبرئیل اور دوسرے ملائکہ علیہم السلام کو عاشورہ کے دن پیدا کیا ـــــ حضرت آدم و حضرتِ ابراہیم علیہما السلام کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا ـــــ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود سے عاشورہ کے دن نجات بخشی اور ان کے فرزند کا فدیہ عاشورہ کے دن دیا ـــــ فرعون کو عاشورہ کے دن غرقاب کیا ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام کو عاشورہ کے دن آسمان پر اٹھایا ـــــ حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف کو عاشورہ کے دن دُور کیا ـــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عاشورہ کے دن آسمان پر اٹھایا ـــــ اور عاشورہ کے دن ہی ان کی پیدائش ہوئی ـــــ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بھی اسی دن قبول ہوئی ـــــ حضرت داؤد علیہ السلام کی خطا بھی اسی دن معاف ہوئی ـــــ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جن وانس پر حکومت اسی دن عطا ہوئی ـــــ قیامت عاشورہ کے دن ہو گی ـــــ آسمان سے سب سے پہلے بارش عاشورہ کے دن ہوئی ـــــ جس دن آسمان سے پہلی مرتبہ رحمت نازل ہوئی وہ عاشورہ کا دن تھا ـــــ جس نے عاشورہ کے دن غسل کیا وہ مرض الموت کے علاوہ کسی بیماری میں مبتلا نہ ہو گا ـــــ جس نے عاشورہ کے دن پتھر کا سُرمہ آنکھوں میں لگایا تمام سال آشوبِ چشم اس کو نہیں ہو گا ـــــ جس نے اس دن کسی کی عیادت کی گویا اس نے تمام اولادِ آدم کی عیادت کی ـــــ جس نے عاشورہ کے

دن کسی کو ایک گھونٹ پانی پلایا گویا اس نے ایک لمحہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی۔

(غنیۃ الطالبین)

حضرت سلیمان بن عیینہ نے بروایت جعفر کوفی، ابراہیم بن محمد (جو اپنے زمانے کے بہت بڑے بزرگ سمجھے جاتے تھے) سے روایت کی ہے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ عاشورہ کے دن جو شخص اپنے گھر والوں پر خرچ میں فراخی و وسعت سے کام لیتا ہے اللہ تعالیٰ پورے سال اس کو فراخی و وسعت عطا فرماتا ہے ہم نے پچاس سالوں سے مسلسل اس کا تجربہ کیا ہے اور ہمیشہ روزی کی فراخی ہی میسر ہوئی ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

شبِ عاشورہ کی نمازیں

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عاشورہ کی شب میں عبادت کی تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اس کو زندہ رکھے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شبِ عاشورہ میں رات بھر عبادت میں مشغول رہے اور صبح کو وہ روزہ سے ہو تو اس کو اس طرح موت آئے گی کہ اس کو مرنے کا احساس بھی نہیں ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب عید یا جمعہ یا عاشورہ کا دن یا شبِ برات ہوتی ہے تو اموات کی روحیں آکر اپنے گھروں کے دروازے پر کھڑی ہوتی اور کہتی ہیں :۔ ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے ــــ ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے ــــ ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔ (خزانۃ الروایات)

یومِ عاشورہ کی نمازیں :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول

ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گذشتہ پچاس برسوں اور آئندہ پچاس برسوں کے گناہ معاف فرما دے گا ـــــ ملاء اعلیٰ میں اس کے لئے نور کے ہزار محل تعمیر کرلئے گا۔

ان ہی سے ایک دوسری روایت منقول ہے کہ چار رکعت دو سلاموں سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فَاتِحَہ، سورۂ زِلْزَال، سورۂ کَافِرُوْن اور سورۂ اخلاص ایک ایک دفعہ پڑھے اور بعد نماز ستّر بار درود شریف پڑھے۔ (غنیۃ الطالبین)

یوم عاشورہ میں آٹھ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ جو سورت چاہے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والوں کو بے شمار ثواب عطا فرماتا ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ہمیں اس نماز کا پچاس سالوں سے تجربہ ہے۔ اللہ تعالیٰ رزق میں زیادتی عطا فرماتا ہے۔

راحۃ القلوب میں ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن ستّر بار یہ دعا:۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھے اسے بخش دیا جائے گا اور اس کا نام اولیاء کبار میں لکھا جائے گا۔

ایک سال تک زندگی کا بیمہ (دُعائے عاشورہ)

یہ دُعا بہت مجرّب ہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورۂ محرّم کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً سال بھر تک اس کی زندگی کا بیمہ ہو جائے گا۔ ہرگز موت نہ آئے گی

اور اگر موت آنی ہی ہے تو عجیب اتفاق ہے کہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔

دُعائے عاشورہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا فَارِجَ كَرْبِ ذِي النُّوْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا جَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوْبَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا مُغِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا رَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَآءِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِي النَّاقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا نَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمُرَنَا فِي طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحْيِنَا

حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّ تَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ
یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَ اَخِیْهِ وَ
اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِیْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ ط

پھر سات بار پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَهَی
الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاءَ
مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَیْهِ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَ الْوِتْرِ
وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ کُلِّهَا نَسْئَلُكَ السَّلَامَةَ
بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط وَھُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰٓی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

امورِ مستحسنہ یوم عاشورہ کو اپنے اہل وعیال و متعلقین پر نفقہ میں وسعت کرنا بہترین کھانوں کی فراوانی اور عمدہ کپڑوں کی زیبائش کا انتظام کرنا اور تحفہ وانعام دینا چاہیئے۔

یتیموں کے سروں پر دستِ شفقت پھیرنا اور انھیں بھی کھانے پینے میں شریک کرنا اور اپنے بچّوں کی طرح انھیں بھی انعامات دینا۔

احباب و پڑوسیوں کو کھانے کی دعوت دینا اور فقیروں و محتاجوں کو بھی کھانے میں شریک رکھنا اور بقدر وسعت ان کی امداد کرنا۔

اگر دو مسلمانوں کے درمیان دشمنی ہو توان میں صلح کرانا۔

اپنے سنّی رشتہ داروں و مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنا اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کرنا۔

غسل و مسواک کرنا اور خوشبو لگانا۔

بہترین کھانا یا کھچڑا پکوا کر اور شربت بنوا کر حضرات صحابۂ کرام واہلِ بیت اور شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بارگاہ میں نذر کرنا۔

دینی جلسوں کا انعقاد کرنا جس میں علمائے اہلِ سنّت وجماعت سے عظمت مصطفےٰ وفضائل صحابہ واہلِ بیت جو مستند روایتوں سے ثابت ہو سننا اور دشمنانِ اسلام اور بدمذہبوں، یعنی رافضی، وہابی، دیوبندی، مودودی، ندوی، تبلیغی کے رد میں تقریریں کرانا۔

اہلِ سنّت کو احکام شریعت پر عمل کرنے کی ترغیب دینا اور تزکیہ نفوس اور تطہیر قلوب پر زور دینا اور اسلامی وضع قطع اپنانے کی تاکید کرنا۔

رسوماتِ ممنوعہ

ایامِ محرّم میں رنج وغم کرنا۔ سوگ منانا، رونا، سینہ کوبی کرنا، نوحہ وماتم کرنا، پان نہ کھانا، عورتوں کا چوڑیاں نہ پہننا، نیلے ہرے اور سیاہ ماتمی کپڑے پہننا، عاشورہ کے دن گھر میں جھاڑو نہ دینا، ماہ محرم میں شادی بیاہ نہ کرنا، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی اور بزرگ کی فاتحہ محرم میں نہ دلانا، علَم وتعزیہ بنانا اور تاشے باجے، ڈھول ڈھاک کے ساتھ دھوم دھام سے اٹھانا اور گلی گلی گھمانا اور اس پر روپے پیسے اور مٹھائیاں لٹانا۔ اور تعزیہ کو روضۂ امام عالی مقام سمجھ کر سجدۂ تعظیمی کرنا (شریعت مصطفویہ میں غیر خدا کو سجدۂ تعظیمی بھی حرام ہے) تعزیہ داری کے موقع پر دُلدل وپری وغیرہ بنانا (شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر بنانا بھی حرام ہے) لیکن ان مذکورہ بالا کاموں کے کرنے والوں کو کافر ومشرک سمجھنا، جیساکہ زمانۂ حال کے وہابیوں کا شیوہ ہے۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ خود توہین خدا ورسول کے جرم میں مرتد وبے دین ہیں۔ مذکورہ بالا افعال ناجائز وحرام ہیں۔ ہر مسلمان کو ان سے بچنا چاہیئے۔ رافضیوں کی مجلسوں میں جانا اور ان کی بکواس کو سننا اور ان کے ماتم کدہ میں جانا اور ان کی پرسادلینا سب ممنوع ہے۔

Scanned by CamScanner

ماہ صفر المظفّر

ماہ صفر اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے۔

نہایہ میں ہے کہ بعض لوگ کے نزدیک صفر سے مراد "نسیئ" ہے۔ یعنی ماہ محرم کو بڑھا کر صفر کا مہینہ اس میں شامل کر لینا اور ماہِ صفر کو ماہِ محرم ٹھہرا کر اسے ایک معزز مہینہ بنا لینا بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مشہور مہینہ ہے جو محرم اور ربیع الاوّل کے درمیان میں آتا ہے اور ان لوگوں کا گمان ہے کہ اس ماہ میں بکثرت مصیبتیں و آفتیں نازل ہوتی ہیں ــــ اور حقیقت یہ ہے کہ ماہ صفر میں شریعت مصطفویہ نے نزول آفات کا انکار کیا ہے۔

حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ ماہِ صفر میں بیماری، نحوست اور بھوت پریت وغیرہ کا نزول نہیں ہوتا۔ (مسلم)

بخاری شریف میں مذکور ہے کہ ماہ صفر میں بیماری، بدشگونی، شیطانی گرفت اور نحوست کے اثرات کوئی چیز نہیں ہیں۔

صفر کے آخری بدھ کی غلط رسومات

صفر کے آخری بدھ کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مرض سے صحت پائی تھی۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ اس

دن صحت یابی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتدا اسی دن سے بتائی جاتی ہے۔ حضور کی صحت یابی کی خوشی میں کچھ لوگ اپنے اہل وعیال کے ساتھ جنگلوں، پارکوں اور ندی وسمندروں کے کنارے سیر کو نکل جاتے اور وہیں دن بھر رہتے خوشیاں مناتے اور دیگر خرافات کرتے ہیں جو شرعاً ممنوع اور اگر غیر محرموں کا سامنا و خلط ملط ہو تو حرام ہے۔ کچھ لوگ اس دن کو نحس سمجھ کر گھر کے پرانے مٹی کے برتن توڑ دیتے ہیں۔ یہ سب ممنوع وگناہ واضاعتِ مال ہے۔ مسلمانوں کو ان رسموں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

ایّامِ بیض کے روزے

حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ایّامِ بیض کا روزہ رکھا اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رکھنے کا حکم دیا۔ لہٰذا جو اپنے اندر روزہ رکھنے کی قوّت پائے اسے چاہیئے کہ ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵، تاریخ کو روزہ رکھے۔ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنّتِ کریمہ میں سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر (ہمیشہ) کا روزہ۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو درداء و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیّت فرمائی۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزہ رکھوں (بخاری ومسلم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے سینہ کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔ (بزار)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ، چودہ، پندرہ کو رکھو۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام بیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حضر میں۔ (نسائی)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاند کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کا روزہ رکھے اس کو عمر بھر کے روزے کا ثواب ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:-

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

یعنی جس نے ایک نیکی کی اس کے لئے دس گنا ثواب ہے۔

گویا تین روزوں کا ثواب مہینہ بھر کے روزوں کے برابر ہوگیا۔ اس طرح ہر ماہ تین روزے رکھنے والا تمام عمر روزہ رکھنے والا ہو جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ر تاریخ کو اگر کسی سبب سے روزہ نہ رکھ سکے تو چاہیئے کہ کسی اور تاریخ میں روزہ رکھ لے۔ اسے بھی پورا ثواب ملے گا۔

ماہ ربیع الاوّل

ربیع الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینہ بڑی فضیلت وخوبیوں والا ہے علمائے اسلام نے صراحت فرمائی کہ ربیع الاوّل کا مہینہ باقی تمام مہینوں سے افضل وارفع ہے حتّیٰ کہ رمضان کی شان بھی اس مہینے کی شان سے کم ہے۔ رمضان المبارک میں قرآن کریم نازل ہوا، اور ربیع الاوّل میں صاحبِ قرآن، حبیبُ الرحمٰن تشریف لائے۔ اس مہینہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنا محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیں عطا فرمایا۔ اگر حبیبُ الرحمٰن تشریف نہ لاتے تو قرآن، رمضان، ایمان، غرضیکہ کوئی چیز بھی ہمیں نہیں ملتی۔ یہ سب انھیں کا صدقہ ہے۔ حدیثِ قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محبوب اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آسمان وزمین کو پیدا نہیں کرتا۔ اسی ماہ معظم کی وہ مبارک ومسعود تاریخ جس میں کائنات کا نجات دہندہ وباعثِ ایجادِ عالم، سیّد الرسل، مولائے کل، رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔۔۔۔

۱۲ ربیع الاوّل اہل سنّت کے یہاں مشہور اور عید سے زیادہ باعث سرور ہے۔

علامہ امام قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ العزیز مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبِ ولادت شب قدر سے افضل ہے۔ آپ نے اس کی تین توجیہ فرمائی۔

(۱) شبِ ولادت آپ کی ذات والا کے ظہور کی رات ہے اور شبِ قدر آپ کو عطا کی گئی۔ اس میں تو کسی کو اختلاف نہیں۔ اسی اعتبار سے شبِ قدر سے شبِ ولادت افضل ہے

(۲) شبِ قدر نزولِ ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہے اور شبِ ولادت آپ کے ظہور کی وجہ سے معظم ہے ـــــ اور وہ ذات جس کی وجہ سے شبِ ولادت کو فضیلت دی گئی ہے۔ یقیناً ان صفات سے افضل ہے جن کی وجہ سے شبِ قدر کو فضیلت حاصل ہے۔ لہذا شبِ ولادت، شبِ قدر سے افضل ہوئی۔

(۳) لیلۃ القدر کی برکتوں و انعامات سے امتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہی فیضیاب ہوتی ہے۔ مگر شبِ ولات میں تمام موجودات کے لئے آپ رحمت بن کر تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اور کسی نعمت کو دیکر احسان نہیں جتایا مگر اپنے محبوب مکرّم کو معبوث فرما کر احسان جتلایا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ۔ یعنی۔ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہے مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت و بعثت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور وہ اپنی نعمت کے اظہار و اعلان کا بھی حکم فرماتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ

یعنی۔ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ عظمت و رفعت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خوب خوب اعلان و اظہار کریں اور اپنی زندگی کے ہر موڑ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میلاد کی مجلس منعقد کر کے ان کی مدحت سرائی کریں۔

علامہ اسماعیل حقی صاحب تفسیر رُوح البیان، آیتِ کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تحت فرماتے ہیں :۔

"میلاد شریف کرنا بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک تعظیم ہے جب کہ وہ منکرات (یعنی گانے اور حرام باجوں) سے خالی ہو"

امام سیوطی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ (رُوح البیان ج ۵، ۶۶۱)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دن مولد مبارک میں تھا اس وقت لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے تھے اور آپ کی ولادت کا ذکر کرتے اور وہ معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھے تو میں نے تامّل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد پر مؤکل مقرر ہوتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

(فیوض الحرمین، ص ۲۷)

میلاد شریف کرنے کے فوائد

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت ابولہب کی باندی ثُوَیبہ نے آکر اس کو اطلاع دی کہ تیرے بھائی جناب عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گھر لڑکا (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوا ہے

ابولہب یہ خبر سن کر بہت خوش ہوا اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ثوُیبُہ جا میں نے آج تم کو آزاد کیا۔ سب مسلمان کو معلوم ہے کہ ابولہب کتنا سخت اور بد بخت کافر تھا۔ اس کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مقدس میں ایک مستقل سورۃ نازل فرمایا۔ مگر حضور جان نور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانے کا جو اسے فائدہ حاصل ہوا وہ سنیئے ! ۔ جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خواب میں اس کو دیکھا کہ بہت برے حال میں ہے۔ پوچھا تمہیں کن کن عذابوں کا سامنا کرنا پڑا ؟ ابولہب نے کہا کہ تم سے جدا ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی ہاں مجھے اس کلمہ کی انگلی سے پانی ملتا ہے (جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے) کیوں کہ میں نے انگلی کے اشارہ سے ثوبیہ کو آزاد کیا تھا۔ (بخاری شریف)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :۔

امام سہیلی نے ذکر کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مرگیا تو میں نے ایک سال بعد خواب میں اسے دیکھا کہ وہ بہت برے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جدا ہونے کے بعد مجھے کوئی راحت نہیں ملی۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت پیر کے دن ہوئی اور ثویبہ نے ابولہب کو آپ کی پیدائش کی خوش خبری سنائی تو ابولہب نے اس کو اس خوشی میں آزاد کر دیا۔ (فتح الباری، ج ۹، ص ۱۱۸)

غور فرمائیں ! ابولہب کافر تھا، ہم مؤمن۔ وہ دشمن، ہم غلام، اس نے بھتیجے کی ولادت کی خوشی کی تھی۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشیاں مناتے

ہیں۔ جب دشمن و کافر کو خوشی کرنے کا اتنا فائدہ پہونچ رہا ہے تو غلاموں کو کتنا فائدہ اور ان پر فضل و کرم کی کتنی بارشیں ہوں گی۔

عارف باللہ محقق علی الاطلاق حضرت علامہ الشاہ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اس واقعے میں میلاد شریف کرنے والوں کی روشن دلیل ہے جو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبِ ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ یعنی ابولہب کافر تھا، جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اور باندی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا جا رہا ہے تو اس مسلمان کا کیا حال ہو گا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے۔ لیکن چاہیئے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں گانے اور حرام باجوں وغیرہ سے خالی ہو۔" (مدارج النبوۃ)

علامہ امام احمد بن محمد قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں:۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہلِ اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے اور ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے اور خیرات کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کے میلاد شریف پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے ——— اور میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے،

Scanned by CamScanner

وہ سال مسلمانوں کے لئے حفظ وامان کا سال ہوجاتا ہے۔ اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں ــــــ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں نازل فرمائے۔ جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنالیا تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت و مصیبت ہوجائے اس پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔"

(زرقانی علی المواہب، ج ۱، ص ۱۳۹)

محفل میلاد شریف بہت مفید ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل سن کر ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور محبت و عشقِ رسول بڑھتا ہے۔ اہلِ علم تو کتابوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائل اور دینی مسائل معلوم کر لیتے ہیں، لیکن بے پڑھے ہوئے عوام کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ میلاد شریف کی مجلسوں میں حاضر ہو کر اپنے علمائے سے حضور جان نور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت و ولادت و بعثت، رسالت و نبوت، کمالات و معجزات اور حضرات صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات و کرامات اور بہت سے دینی احکام کی واقفیت حاصل کر لیتے ہیں۔ آج کے دور میں اکثر لوگ بے راہ روی کی زندگی گذار رہے ہیں ان کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ جگہ جگہ اور بار بار محافل میلاد قائم ہو تاکہ وہ لوگ اپنے آقا و مولیٰ کی سنتوں، اور اہل سنت کے عقائد و مسلمہ معمولات سے آگاہ ہوں اور بد عملی کی سزا و جزا کو سن کر اپنی اصلاح کی کوشش کرنے لگیں اور اس سے سخت تر ضرورت یہ ہے کہ حشرات الارض کی طرح باطل و گمراہ فرقے والے مثلاً وہابی، دیوبندی، تبلیغی اپنے باطل نظریات کی تبلیغ واشاعت کے ساتھ ساتھ اہلِ سنت کے عقائد حقہ واعمالِ حسنہ پر سیکڑوں حملے اور بیجا اعتراضات کرتے ہیں، اگر غربائے اہلِ سنت مذہب سے واقف نہ ہوں گے تو ان کو کیا

جواب دیں گے۔ عقل و نقل ہر اعتبار سے محفلِ میلاد کی افادیت ظاہر اور یہ واضح ہے کہ میلاد شریف باعثِ رحمت اور خیر و برکت ہے۔ ؎

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولی کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

صلاۃ وسلام محفلِ میلاد میں ذکرِ ولادت کے وقت کھڑے ہو کر حضور سیّدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں ہدیۂ صلاۃ وسلام پیش کرنا باعثِ رحمت و برکت اور موجبِ اجر و ثواب ہے۔ اس کو شرک و بدعت کہنا صریح گمراہی و جہالت ہے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ ۲۲، آیت ۵۶)

(ترجمہ) "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے رہتے ہیں نبی (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر، اے ایمان والو! نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) پر درود اور سلام بھیجو سلام بھیجنا۔" (کنزالایمان)

اس آیتِ مقدسہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے حبیب و محبوب کی بارگاہ میں صلاۃ وسلام بھیجنے کا حکم دیا۔ اس حکمِ الٰہی کو سنکر قلب میں خوشی و تنگی اور اس کی تعمیل میں رغبت و نفرت سے ایمان کے کھرا و کھوٹا ہونے اور اس کے قوی و ضعیف ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ جن کے قلوب نورِ ایمان سے روشن ہیں وہ جھوم

Scanned by CamScanner

جھوم کر صلاۃ و سلام پڑھنے میں رُوحانی لذت اور کیف و سرور محسوس کرتے ہیں اور جن کے دل نورِ ایماں سے محروم ہیں وہ صلاۃ و سلام سے بھاگتے اور مخالفت کرتے ہیں۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حالت میں تشریف لائے کہ چہرۂ اقدس سے خوشی و مسرت کے آثار خاص طور پر نمایاں تھے۔ فرمایا میں اس وجہ سے مسرور ہوں کہ میرے پاس حضرت جبرئیل امین آئے اور فرمایا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کی امت کا کوئی شخص آپ پر درود بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں اور آپ کی امت کا کوئی شخص آپ پر سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔ میں نے کہا کہ ہاں (میں اس پر راضی ہوں) (نسائی، دارمی، احمد، مشکوٰۃ، کنز العمال)

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آپ پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ (شفا شریف، ج ۲، ص ۶۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین پر سیر کرتے ہیں اور میری امت کا سلام میرے پاس پہونچاتے ہیں (نسائی، مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان مشرق و مغرب میں ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (جلاء الافہام لابن قیم ص ۲۵)

ابن قیم وہابیوں کا مسلّم امام و مقتدا ہے۔ اس کو بھی یہ تسلیم ہے کہ روئے زمین پر بسنے

والے جہاں سے بھی اپنے آقا کی بارگاہ میں ہدیۂ سلام پیش کرتے ہیں، سرکار سنتے بھی ہیں اور جواب سلام سے مشرف بھی فرماتے ہیں ـــــــ کس قدر ظلم ہے کہ ایسے افعالِ مبارکہ کو شرک و بدعت سے تعبیر کیا جائے اور مسلمانوں کو خیر کثیر سے روکا جائے ـــــــ اب رہا سوال تعظیماً دست بستہ سرو قد کھڑے ہو کر سلام پڑھنا۔ تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور آپ کی تعظیم بحکم الٰہی واجب ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ یعنی ان کی تعظیم وتوقیر کرو

چنانچہ علامہ سید احمد زین دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب درر سنیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

”شبِ ولادت میں اظہارِ فرحت کرنا اور میلاد شریف پڑھنا۔ اور ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔

علامہ عثمان بن حسن محدث دمیاطی اپنے رسالہ اثباتِ قیام میں فرماتے ہیں:۔

”حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب ومستحسن ومندوب ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور قیام کرنے والوں کو ثواب کثیر اور فضل کبیر حاصل ہوگا کیوں کہ یہ قیام تعظیم ہے۔ کس کی تعظیم اس نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں ظلماتِ کفر سے ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب سے ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشتِ معرفت و یقین میں داخل فرمایا“

اس کے بعد بہت سے دلائل نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

Scanned by CamScanner

"بلا شبہ امتِ محمدیہ کے اہلِ سنّت و جماعت کا اجماع و اتفاق ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور بے شک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی۔"

علامہ سید جعفر برزنجی اپنے رسالہ عقد الجواہر میں فرماتے ہیں:۔

"بے شک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ایسے ائمہ نے بہتر سمجھا ہے جو صاحبِ روایت و درایت تھے۔ تو شادمانی ہے اس کے لئے جس کا انتہائی مقصود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔"

علامہ جمال بن عبداللہ بن عمر مکی حنفی مفتی حنفیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:۔

"ذکرِ میلاد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنے کو جماعت سلف نے مستحسن کہا تو وہ بدعتِ حسنہ ہے۔" (اقامۃ القیامہ، للامام احمد رضا القادری)

علامہ مولانا حسین بن ابراہیم مکی مالکی مفتی مالکیہ فرماتے ہیں:۔

"اس قیام کو بہت سے علمائے نے مستحسن رکھا اور وہ بہتر ہے کیوں کہ ہم پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے۔" (اقامۃ القیامہ)

علامہ مولانا محمد بن یحییٰ حنبلی مفتی حنابلہ فرماتے ہیں:۔

"ہاں ذکرِ ولادتِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام ضروری ہے کیوں کہ روحِ اقدس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے، پس اس وقت تعظیم و قیام لازم ہوا۔" (اقامۃ القیامہ از اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت علیہ الرحمہ)

امام اجل فقیہہ محدث سراج العلماء مولانا عبداللہ سراج مکی حنفی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں:۔

"یہ قیام بڑے بڑے اماموں میں برابر چلا آرہا ہے اور اسے ائمہ و حکام نے برقرار

Scanned by CamScanner

رکھا اور کسی نے رد و انکار نہ کیا۔ لہٰذا مستحب ٹھہرا۔ اور نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے سوا اور کون مستحقِ تعظیم ہے اور اس کے ثبوت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کافی ہے کہ جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے

دیکھئے یہ تمام ائمہ و اکابر علماء اور چاروں مذہب کے مفتیانِ کرام تعظیماً کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو مستحب و مستحسن فرما رہے ہیں اور سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس میں حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تعظیم ہے۔ اب اگر اس قیام تعظیمی کو شرک و بدعت کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ حضور انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تعظیم کرنا شرک و بدعت ہے تو سوائے اس کے کیا کہیں کہ ؎

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ رسول — اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
دشمنِ احمد پہ شدّت کیجئے — ملحدوں کی کیا مُروّت کیجئے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں — ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بیدینوں کے دل — یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انھیں کا صبح و شام — جانِ کافر پر قیامت کیجئے
یا رسول اللہ دہائی آپ کی — گوشمالی اہلِ بدعت کیجئے

میرے آقا حضرتِ اچھے میاں
ہو رضاؔ اچھا وہ صورت کیجئے

ماہ ربیع الآخر

ربیع الآخر ـــــ یہ اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ماہِ مبارک کے ظاہری و باطنی خوبیوں سے ہم کنار کرے۔

اسی مہینہ میں حضور سیّدنا غوث اعظم، تجلیِ نور قِدم، ضیاءِ سراجُ الظُّلَم، نور ہدیٰ قبلۂ اہل صفا، نائب شفیع المذنبین، دلیل راہ یقین، شیخ دارین، ہادیٔ ثقلین، کریم الطرفین غوث الثقلین، قطبُ الاقطاب، فرد الاحباب، حضور پُرنور، پیرانِ پیر، رَوشن ضمیر، شیخ الاسلام محی الدّین ابو محمّد سیّدنا و مولانا الشاہ محمّد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کا وصال ہوا ـــــ اہلِ سنّت و جماعت اس مہینہ میں بکثرت سرکار غوث اعظم علیہ الرحمہ کی نذر و نیاز فاتحہ اور صدقہ و خیرات اور بزرگانِ دین کے نام ایصالِ ثواب کرتے ہیں جس سے غربا و مساکین کا بھلا ہوتا ہے اور ارواح مومنین کو سکون ملتا ہے۔

ایصالِ ثواب : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے سوال کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم) ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور حج کرتے ہیں تو کیا انھیں پہونچتا ہے ؟ حضور نے ارشاد فرمایا بے شک وہ ان کو پہونچتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ جیسا کہ تم میں سے کسی کے

کے پاس طبق ہدیہ کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ (فتح القدیر)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو بخشا تو مُردوں کی تعداد کے برابر پڑھنے والے کو ثواب ملے گا۔ (فتح القدیر)

ان احادیث سے بخوبی ثابت ہے کہ زندوں کے اعمال صدقات سے اموات کو نفع پہونچتا ہے

شرح عقائد نسفی میں ہے :۔

وَفی دُعاء الاحیاء للاموات وَصدقتھم عَنھُم نفع لھُم خلافا للمُعتزلۃ۔

(ترجمہ) "زندے، مُردوں کے لئے دُعا کریں اور صدقہ کریں تو مُردوں کو نفع پہنچتا ہے. معتزلہ اس کے مخالف ہیں"۔

شرح عقائد کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اہلِ سنت وجماعت کے یہاں بالاتفاق مردوں کو ثواب پہونچتا اور ان کے حسنات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور معتزلہ ایصالِ ثواب کا انکار کرتے ہیں۔ ـــــــ موجودہ دور میں دہابی، دیوبندی، تبلیغی، اس کا بڑے تشدد سے انکار کرتے ہیں اور شرک وبدعت سے تعبیر کرتے ہیں۔ آپ غور کریں کہ یہ لوگ مسلمانوں کو اسلاف واشراف کی راہ سے ہٹا کر گمراہوں کی رَوِش پر چلانے میں کس قدر حریص ہیں. مسلمانوں کو چاہیئے کہ منکرین ایصالِ ثواب کی بیہودہ باتوں پر قطعی دھیان نہ دیں۔

صلاۃ الاسرار

امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر شطنونی قدس سرہ العزیز بہجۃ الاسرار شریف میں بہ سند صحیح حضور پُر نور، قطب ربانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی، پیر لاثانی، قندیل نورانی، سیدنا

مولانا ابو محمد محی الدین محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا، سے راوی فرماتے ہیں کہ،۔ "جو کسی سختی میں میری دہائی دے تو اس سے وہ سختی دور ہو جائے۔ اور جو کسی مشکل میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ مشکل اس کی حل ہو جائے۔ اور جو کسی حالت میں اللہ عزّ وجلّ کی طرف مجھ سے توسّل کرے تو اس کی وہ حاجت پوری ہو جاوے، اور جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ پھر بعد سلام نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لیتا جاوے۔ پھر اپنی حاجت کا ذکر کرے تو بے شک وہ حاجت باذن اللہ پوری ہو۔

یہ مبارک نماز اس سلطان بندہ نواز سے اکابر ائمہ دین مثل امام یافعی و ملّا علی قاری و مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے نقل و روایت فرمائی۔ اور امام اہلِ سنّت مجدّدِ ملّت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی قدس سرّہ العزیز نے ایک مبسوط رسالہ اس کی تحقیق واثبات ورد شکوک وشبہات میں مسمّیٰ بنام تاریخی "انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار" اور دوسرا رسالہ عربی مختصر اس کی ترکیب وکیفیت وطریقہ حضرات مشائخ قدست اسرارہم میں مسمّیٰ بنام تاریخی "ازہار الانوار من صبا صلاۃ الاسرار" تصنیف فرمایا۔

ترکیب صلاۃ الاسرار

جسے دینی و دنیوی حاجت ہو وہ بعد سُننِ مغرب صلاۃ الاسرار کی نیّت سے قرب الٰہی کے لئے اور حضورِ پرنور محی الملّت، مقیم السنّت، ملاذ العلماء، معاذ العرفاء، وارث الانبیاء، ولی الاولیاء، منبع الارشاد، مرجع الافراد، امام الائمہ، مالک الازمہ، کاشف الغمہ، ملجا الامّہ

قطب الاعظم، غوثنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وجعل حرزنا فی الدارین رضاہ، کو ہدیہ پیش کرنے کے لئے دو رکعت نماز پڑھیں۔ اگر تازہ وضو کرلیں تو بہتر ہے۔ نیز اگر پہلے کچھ صدقہ دے دیں تو جلد مطلب حل ہو اور ردِ بلا کا سبب ہو ——— نماز میں بعد سورۂ فاتحہ، قرآن سے جو یاد ہو پڑھیں۔ اگر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی سورۂ اخلاص شریف گیارہ بار پڑھے تو بہتر ہے، پھر حسبِ دستور نماز پوری کرے۔ پھر قبلہ رُو کھڑے ہوکر سورۂ فاتحہ ایک بار، آیت الکرسی سات بار پڑھے پھر درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ وَاُمَّتِهِ الْكَرِيْمِ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پڑھے، پھر دل کو مدینہ کی طرف متوجہ کرکے گیارہ بار کہے يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ پھر عراق کی طرف گیارہ معتدل قدم چلے، خضوع وادب ملحوظ رہے اور یہ خیال کرے کہ گویا بغداد میں حاضر ہوں اور روضۂ پاک میرے سامنے ہے اور سرکار اس میں قبلہ رُو آرام فرما ہیں۔ اور چاہیئے کہ ان کے کرم پر اعتماد رکھے اور یہ سمجھے کہ وہ رضی اللہ عنہ دیکھ رہے ہیں اور ہر قدم پر یہ کہتا جائے۔ يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے عرض کرے۔ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (۳ بار) يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَبِجَاهِ ابْنِهٖ هٰذَا السَّيِّدِ الْكَرِيْمِ

غوثنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر اپنا مدعا وحاجتیں بیان کرے۔ پھر تین بار آمین کہے۔ پھر تین بار درود شریف پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین والحمد للہ رب العلمین پر ختم کرے اور بکوشش روئے اور رونا نہ آئے تو رونے والا جیسا منہ بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمادے گا۔

Scanned by CamScanner

ماہ جمادی الاولیٰ

جمادی الاولی، اسلامی سال کا پانچواں مہینہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس کی برکتوں سے ہم سب کو نوازے۔ (آمین)

صلاۃ التسبیح کی فضیلت

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کریگا مگر دین میں سستی کرنے والا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارا گناہ بخش دے گا۔ اگلا، پچھلا، پرانا، نیا جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا، چھوٹا اور بڑا۔ پوشیدہ اور ظاہر۔ اس کے بعد صلاۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار ضرور پڑھ لو۔

(ابوداؤد، ترمذی)

صلاۃ التسبیح ادا کرنے کا طریقہ

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی ترکیب یوں مروی ہے کہ صلاۃ التسبیح کی نیت سے چار رکعات نماز پڑھے۔ بعد ثنا پندرہ ۱۵ بار یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط پڑھیں پھر تعوذ و تسمیہ اور سورۂ فاتحہ و سورت پڑھنے کے بعد یہی تسبیح دس ۱۰ بار پڑھیں، پھر رکوع کریں۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کم سے کم تین بار کہنے کے بعد یہی تسبیح دس ۱۰ بار پڑھیں۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد دس بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ کو جائیں اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کم از کم تین مرتبہ کہنے کے بعد یہی تسبیح دس ۱۰ بار پڑھیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس ۱۰ بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر دوسرے سجدہ میں بھی پہلے سجدہ کی طرح دس بار پڑھیں۔ یہ ایک رکعت میں کل پچھتر ۷۵ تسبیحیں ہوئیں۔ اور آپ کو چار رکعت میں تین سو بار تسبیحیں پڑھنا ہے۔ اب دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ شَرِیْف پڑھنے سے پہلے پندرہ بار، بعد سورہ دس ۱۰ بار، بقیہ گذشتہ پہلی رکعت کی طرح یہ رکعت بھی مکمل کر کے قعدہ میں التحیات کے بعد درود ابراہیم پڑھیں۔ قعدہ میں تسبیحات نہ پڑھیں۔ یوں ہی تیسری و چوتھی رکعات مکمل کر کے سلام پھیر دیں۔ (غنیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے تو فرمایا سورۃ التکاثر، والعصر، الکافرون، الاخلاص اور بعض نے کہا ہے سورہ حدید، حشر، صف اور تغابن (بہار، رد المحتار)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَ اَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَھْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْجَنَّةِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحٰنَ خَالِقِ النُّوْرِ۔ (بہار و ردّ المحتار)

تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہوسکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔ ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔

(عالمگیری و ردّ المحتار)

ماہ جمادی الاخریٰ

ماہ جمادی الاخریٰ ۔ یہ اسلامی سال کا چھٹا مہینہ ہے ۔

معمولات و اوراد کی کتابوں میں بالتصریح اس مہینہ کے فضائل و وظائف نظر سے نہیں گذرے ۔ بقیہ مہینوں میں جو نوافل و عملیات منقول ہیں ان کی برکتیں مسلم اور ان کے فیضانِ اثر سے جسم و روح ضرور متاثر ہوتی ہے ۔ مگر کوئی فرائض و واجبات اور سنن مؤکدات کو ترک کرکے یا ان کی ادائیگی میں کسل و کوتاہی سے کام لے کر نوافل و اوراد میں مشغول و منہمک ہو کر خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کرسکتا کیوں کہ فرائض اصل و اساس ہیں اور نوافل فرع و شاخ ہیں اور کوئی شاخ بغیر تنا کے تر و تازہ اور بار آور نہیں ہوسکتی ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب خلیفۂ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنّا کی نزع کا وقت ہوا تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُلا کر فرمایا :۔ اے عمر ! اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ رات میں انھیں کرو تو قبول نہ فرمائے گا ۔ اور کچھ کام رات میں ہیں کہ انھیں دن میں کرو تو مقبول نہیں ہوں گے ۔ اور خبردار ہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتی جب تک کہ فرض ادا نہ کرلیا جائے ۔ (نقلہ الامام الجلیل الجلال السیوطی فی الجامع الکبیر)

حضور پُر نور سیدنا غوثِ اعظم حضرت شیخ محی الملۃ والدین عبدالقادر جیلانی

Scanned by CamScanner

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں کیا گیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمایا ہے جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔ فرماتے ہیں کہ اس کی کہاوت ایسی ہے جیسی کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہو اور اس کے غلاموں کی خدمت گاری میں موجود رہے۔

اسی کتاب مبارکہ میں ہے کہ حضور پر نور مولی المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا جو فرض چھوڑ کر سنت و نوافل میں مشغول ہوگا یہ بھی قبول نہ ہونگے اور خوار کیا جائے گا۔

حضرت شیخ الشیوخ سیدنا امام شہاب الملۃ والدین سہروردی قدس سرہ العزیز عوارف المعارف شریف میں حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں، ہمیں خبر پہونچی کہ اللہ عزوجل کوئی نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا ہو جائے۔ اللہ ایسے لوگوں سے فرماتا ہے تمہاری مثال اس بندہ جیسی ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے۔

ایمان و تصحیح عقائد مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے۔ قرآن عظیم و احادیث نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ و اکرم التسلیم اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں جا بجا اس کی تاکید آئی اور اس کے چھوڑنے والوں پر وعید فرمائی گئی ہے۔ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان سنیں اور اس کی توفیق سے اس پر عمل کریں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ

الرّٰكِعِيْنَ۔

یعنی: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو یعنی باجماعت ادا کرو۔

اور فرماتا ہے:۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ

یعنی: تمام نمازوں خصوصًا بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔

نماز کو مطلقًا چھوڑ دینا تو سخت ہولناک چیز ہے۔ اسے قضا کر کے پڑھنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔

یعنی: خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ وقت گذار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔

جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اس کا نام ویل ہے۔ قصدًا نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں۔

اور فرماتا ہے:۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا

یعنی : ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا. عنقریب انھیں سخت عذاب طویل و شدید سے ملنا ہوگا

غَيّ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے. اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام هَبْهَبْ ہے۔ جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ عزوجل اس کنواں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ :

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا

یعنی : جب بجھنے پر آئے گی ہم انھیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔

یہ کنواں بے نمازیوں ، زانیوں ، شرابیوں ، سود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔

نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے۔ جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی تو حضور اکرم کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شبِ اسریٰ میں یہ تحفہ دیا۔

(بہارِ شریعت)

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) حج کرنا۔ اور (۵) ماہ رمضان کا روزہ رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنّت میں لیجائے اور جہنم سے بچائیے۔ فرمایا اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکوٰۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلام کا ستون نماز ہے۔ (ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔ (صحیح مسلم)

انھیں سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس نہر میں ہر روز پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے۔ پت جھڑ کا زمانہ تھا۔ دو ٹہنیاں پکڑ لیں، پتے گرنے لگے تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا مسلمان بندہ اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے۔

(امام احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو و غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لئے

Scanned by CamScanner

مسجد میں جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے اور دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے (صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ خائب وخاسر ہوا۔ (طبرانی اوسط)

نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابو نعیم)

امام احمد و دارمی و بیہقی نے شعب الایمان میں نقل فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پر محافظت (مداومت) کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہیں کی اس کے لئے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون اور ہامان و ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے حاکموں کے پاس فرمان بھیجا تھا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے۔ جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت

Scanned by CamScanner

کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجۂ اولیٰ ضائع کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

قضاءِ عمری

قضا نمازوں کے ادائیگی کی آسان ترکیب

ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت، بالغ ہوتے ہی نماز پڑھنا فرض قطعی ہے۔ اگر کوئی شخص بالغ ہونے کے کئی سال بعد نمازی ہوا تو اس درمیان کی نمازیں جو قضا ہو چکی ہیں اس کا ادا کرنا فرض ہے۔ مثلاً عبداللہ چودہ برس کی عمر میں بالغ ہوا، اور جب اس کی عمر بیس سال کی ہوئی تو وہ نماز کا پابند ہوا تو اس کو چھ برس کی قضا نمازیں پڑھنی ہوں گی۔ جس مرد کو اپنے بالغ ہونے کی تاریخ وسال یاد نہ ہو تو وہ اپنے بلوغ کی مدت بارہ برس کی عمر سے قرار دے۔ کیوں کہ فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ لڑکا بارہ برس کی عمر میں بالغ ہوتا ہے۔ اس حساب سے اپنی عمر سے بارہ برس وضع کر کے بقیہ سالوں کی قضا نمازیں ادا کرے۔ اور جس عورت کو اپنے بلوغ کی تاریخ وسال یاد نہ ہوں وہ اپنے بلوغ کی مدت نو برس کی عمر سے قرار دے کر (اور ساتھ ہی ہر ماہ سے ایامِ حیض، اور نفاس کے ایام بھی کم کر لے کیوں کہ ان دنوں کی نمازوں کی قضا عورتوں پر لازم نہیں ہے) اپنی قضا نمازوں کا حساب لگائے اور انھیں ادا کرے۔

ہر وہ آدمی جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں ان پر لازم ہے کہ جلد از جلد

ادا کریں۔ نہ معلوم کس وقت موت آجائے۔ حاجتِ طبعی اور ضروری کام (کہ جن کے بغیر گذر نہیں) کے علاوہ بقیہ اوقات میں قضا نمازیں ضرور ادا کرے۔ یوں ہی نوافل یومیہ و سنّتِ غیر مؤکدات کی جگہ قضا ہی پڑھے۔ ایسے ہی بڑی راتوں میں نوافل کی جگہ قضا نمازیں ہی ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید رکھے کہ وہ قضا کو قبول فرما کر نوافل کے ثواب سے بھی محروم نہ رکھے گا۔

ایک دن کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔ یعنی فجر کے فرض کی دو رکعات، ظہر کے فرض کی چار رکعات، عصر کے فرض کی چار رکعات، مغرب کے فرض کی تین رکعات، عشاء کے فرض کی چار رکعات اور وتر کی تین رکعات واجب۔ ان نمازوں کو سوائے طلوع و غروب اور زوال کے (کہ اس وقت سجدہ حرام ہے) ہر وقت ادا کر سکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کرلے پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب، پھر عشاء یا سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائے۔ زیادہ ہو جائے تو حرج نہیں۔ ساری قضا نمازیں بقدرِ طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرلے کاہلی نہ کرے۔ جب تک فرض ذمّہ باقی رہتا ہے، کوئی نفل قبول نہیں کی جاتی۔

جب قضا نماز کی ادائیگی کے لئے کھڑا ہو تو اس وقت اس کی نیت کرنی ضروری ہے۔ مثلاً فجر کی نیت یوں کرے "میں نے سب میں پہلی فجر پڑھنے کی نیت کی جو مجھ سے قضا ہوئی، اللہ تعالیٰ کے لئے کعبہ شریف کی طرف متوجّہ ہو کر، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اسی طرح ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور وِتر کی نیت کرے جن لوگوں کے ذمہ قضا نمازیں بہت زیادہ ہوں ان کے لئے اعلیٰحضرت نے تخفیف کی چار صورتیں ارشاد فرمایا ہے۔ تاکہ وہ آسانی کے ساتھ قضا نمازیں ادا کرسکیں

Scanned by CamScanner

اوّل : فرض کی تیسری وچوتھی رکعت میں اَلحمدُ شریف کی جگہ فقط سُبحٰنَ اللّٰہِ تین مرتبہ کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔ مگر یہاں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سیدھے کھڑے ہوکر سُبحَانَ اللّٰہِ شروع کریں اور سُبحَانَ اللّٰہِ پورا کھڑے کھڑے کہہ کر رکوع کے لئے سر جھکائیں۔ یہ تخفیف صرف فرض کی تیسری وچوتھی رکعت کے لئے ہے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں۔

دوم : تسبیحات رکوع وسجود میں صرف ایک ایک بار سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمُ۔ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی کہے۔ مگر یہ ہمیشہ ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب آدمی رکوع میں پورا پہونچ جائے اس وقت سُبحَانَ کا سین شروع کرے اور جب عظیم کا میم ختم کرے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح جب سجدوں میں پورا پہونچ جائے اس وقت تسبیح شروع کرے اور جب پوری تسبیح ختم کرے تو سجدہ سے سر اٹھائے۔ بہت سے لوگ جو رکوع اور سجدہ میں آتے جاتے یہ تسبیح پڑھتے ہیں بہت غلطی کرتے ہیں۔

سوم : یہ کہ نمازِ فجر میں التحیات اور یوں ہی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور وتر میں پچھلی التحیات کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ کی جگہ صرف یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

چہارم : یہ کہ نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں دُعائے قنوت کی جگہ تین یا ایک بار رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہے۔

(ماخوذ، از : فتاویٰ رضویہ۔ ص ۶۲۱، ۶۲۲، ج ۳)

(الملفوظ شریف۔ ص ۶۰، ۶۱۔ ج ۱)

ماہ رجبُ المرجّبُ

ماہ رجب المرجب اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے۔ اس میں دعائیں قبول اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

ماہ رجب کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینوں کی گنتی جس دن سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے ہیں ایک رجب ہے اور اس کے بعد تین مہینے مسلسل ہیں۔ یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے تو جس نے رجب میں ایک دن کا روزہ رکھا (یقین و اخلاص کے ساتھ) تو اس نے اللہ عزّ وجل کی خوشنودی اپنے اوپر واجب کرلی۔ اسے فردوس اعلیٰ میں ٹھہرایا جائیگا۔ اور جس نے رجب کے دو دن کے روزے رکھے تو اسے دوگنا اجر دیا جائے گا۔ ہر اجر (ثواب) کا وزن دنیا کے پہاڑوں کے برابر ہوگا۔ اور جس نے تین روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق حائل کردے گا جس کی مسافت ایک سال کی ہوگی۔ جس نے چار روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کو جذام وجنون اور برص

جیسے امراض اور فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا۔ جس نے پانچ روزے رکھے اسے قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا۔ جس نے چھ دن کے روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے اس طرح اٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔ اور جس نے سات روزے رکھے تو اس کے لئے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیے جائیں گے اور جس نے آٹھ روزے رکھے اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے۔ اور جس نے نو روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے کلمۂ شہادت پڑھتا ہوا اٹھے گا اور اس کا منہ جنّت کی طرف ہوگا۔ جو دس روزے رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے پل صراط کے ہر میل پر ایک آرام دہ بستر مہیّا فرمادے گا۔ اور جو گیارہ روزے رکھے گا قیامت کے دن اس سے افضل اور کوئی اُمتی نظر نہ آئے گا سوائے ایسے شخص کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ ماہِ رجب کے روزے رکھے ہوں۔ اور جو شخص اس ماہ کے بارہ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے دو جوڑے پہنائیگا کہ اس کا ایک جوڑا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہوگا۔ اور جو تیرہ روزے رکھے گا قیامت کے دن عرش کے سائے میں اس کے لئے دستر خوان بچھایا جائے گا اور اس سے اس کا جو دل چاہے گا، کھلائے گا جب کہ اور دوسرے لوگ سخت تکالیف میں مبتلا ہوں گے۔ اور جس نے چودہ (۱۴) روزے رکھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرے گا جو نہ کبھی دیکھی اور نہ کبھی اس کے بارے میں کسی سے کچھ سنا، نہ کسی کے دل میں کچھ خیال گذرا ہوگا۔ اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے محشر میں ان کے ساتھ کھڑے ہونے والوں میں شامل کردے گا جہاں سے جب کسی مقرب فرشتے یا نبی و رسول علیہم السّلام کا گذر ہوگا تو وہ اس کو امن والوں میں ہونے کی مبارکبادی دیں گے۔ (غنیۃ الطالبین)

ایک روایت میں پندرہ روزے سے زائد کی بھی فضیلت آئی ہے۔

صلاۃ الرّغائب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لیلۃ الرغائب (شبِ اشتیاق) میں نماز کا تذکرہ فرمایا ہے اور یہ رجب کی پہلی شب جمعہ ہے۔ اس میں بارہ رکعات نفل چھ سلام سے اجلۂ اولیائے کرام سے منقول ہے اس کی ادائگی کا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر، اور بارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے اور بعد سلام اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمْ ستّر مرتبہ پڑھ کر بحالت سجدہ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ستّر مرتبہ پڑھ کر سر اٹھائے اور یہ دعا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ عَنَّا نَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ ستّر مرتبہ پڑھے۔ پھر بحالت سجدہ اپنی مرادیں مانگے تو اس کی مرادیں پوری ہوں گی۔ اس نماز کی بے شمار فضیلتیں، احادیث و اہل اللہ سے منقول ہیں۔ (غنیۃ الطالبین۔ ماثبت بالسنّۃ)

۲۷ رجب کی نماز و روزہ کی فضیلت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً یہ حدیث مروی ہے کہ ۲۷ رجب المرجب کو اعمال و عبادات کرنے والوں کے نام سو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جس نے اس شب میں بارہ رکعات اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ پڑھی اور دو رکعات پر سلام کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ سو مرتبہ اور درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر اپنے دنیاوی امور کی تکمیل کے لئے دعا مانگی اور پھر صبح

Scanned by CamScanner

کو روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعائیں قبول کرے گا۔ سوائے کسی خلاف شرع (کام کے لئے) دعا کے۔ (ماثبت بالسنۃ)

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب ۲۷ رجب ہوتی تو وہ اعتکاف میں بیٹھے ہوتے تھے اور بعد نمازِ ظہر نفل پڑھنے میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد وہ چار رکعتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ، سورۃ القدر تین مرتبہ اور سورۃ الاخلاص پچاس مرتبہ پڑھتے تھے۔ پھر عصر تک دعاؤں میں مشغول رہتے۔ انھوں نے فرمایا کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔ (غنیہ)

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

ماہ شعبانُ المعظم

شعبان المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مبارک و مقدس مہینہ ہے۔ اس میں اللہ عزّوجل نے اپنے مومن و مخلص بندوں کی مغفرت و نجات کا سامان فراہم کیا ہے اور اس کے حبیب اکرم و مکرّم مالک جنّت رسولِ عربی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں پائے جاتے والے فیوض و برکات سے آگاہ فرمایا اور اس کے حصول کے طریقوں کی طرف رہنمائی فرمائی۔

فضائلِ شعبانُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا :۔ شعبان میرا مہینہ ہے، رجب اللہ کا اور رمضان میری امّت کا۔ شعبان گناہوں کو دُور کرنے والا ہے اور رمضان بالکل پاک کر دینے والا۔ ــــــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رجب اور رمضان کے درمیان شعبان کا مہینہ ہے لوگ اس کی طرف سے غفلت کرتے ہیں حالاں کہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال ربّ العالمین عزوجل کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔ اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح پیش ہوں کہ میرا روزہ ہو۔ (غنیہ)

حضور تاجدار کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماہ شعبان کو تمام مہینوں پر ایسی فضیلت ہے جیسے مجھے تمام نبیوں (علیہم السّلام) پر فضیلت حاصل ہے۔

حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب شعبان کا مہینہ آئے تو اپنے نفسوں کو رمضان المبارک کے لئے پاک کر دو اور اپنی نیتوں کو اچھا کر دو کہ بے شک شعبان کی بزرگی ایسی ہے جیسے میری عظمت و بزرگی ہے تم لوگوں پر۔ خبردار ہو جاؤ کہ بے شک شعبان میرا مہینہ ہے۔ تو جس نے شعبان میں ایک دن روزہ رکھا اس کو میری شفاعت حلال ہو گئی۔"

شب برارت کی فضیلت

حضرت عکرمہ اور ایک جماعت مفسرین کا فرمان ہے کہ قرآن عظیم میں جس رات کو لَیْلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ فرمایا گیا ہے وہ شعبان کی پندرہویں رات ہے۔ اس مبارک رات میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف قرآن حکیم کا نزول ہوا

کتب تفاسیر مثلاً صاوی و جمل میں شعبان المعظم کی پندرہویں رات کے چار نام مرقوم ہیں۔ لیلۃ المبارکۃ (برکت والی رات) لیلۃ البرارت (مغفرت والی رات) لیلۃ الرحمت (رحمت والی رات) لیلۃ الصک (پروانۂ نجات و بخشش ملنے والی رات)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا کی طرف تجلّیٔ خاص فرماتا ہے۔ اور بنی کلب کی بکریوں کے جتنے بال ہیں اس سے زیادہ تعداد میں (میری امت کی) مغفرت فرماتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل میری خدمت میں شعبان کی پندرہویں رات میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سرِ انور کو آسمان کی

طرف بلند فرمائیے۔ میں نے کہا کہ یہ کون سی رات ہے تو جبرئیل نے عرض کیا کہ یہ مبارک رات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات میں رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے اور سب مسلمانوں کو بخشتا ہے سوائے بد مذہبوں، مشرکوں، جادوگروں، کاہنوں، زنا پر اصرار کرنے والوں، مستقل شرابی۔ ایک حدیث میں ہے مسلمانوں میں جھگڑا اڑوانے والا، دوسری حدیث میں ہے سود خور، تکبرانہ انداز سے پائجامہ، اور تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، ماں باپ کا نافرمان۔ ان لوگوں کی اللہ تعالیٰ اس وقت تک مغفرت نہیں فرماتا جب تک کہ وہ ان برائیوں کو ترک کر کے یا چھوڑنے کا مصمم ارادہ کر کے توبہ واستغفار نہ کر لیں۔

امیر المومنین سیدنا و مولانا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں شب ہو تو اس میں نوافل پڑھو اور پندرہ کو دن میں روزہ رکھو۔ بے شک وہ رات برکت والی ہے اور اللہ تعالیٰ اس مبارک رات میں ارشاد فرماتا ہے۔ کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کو بخش دوں۔ اور کون ہے عافیت طلب کرنے والا کہ میں اس کو عافیت عطا فرماؤں۔ اور کون ہے روزی مانگنے والا کہ میں اسے روزی عطا کروں۔ کوئی یہ مانگنے والا ہے۔ کوئی یہ مانگنے والا ہے۔ صبح صادق طلوع ہونے تک یہ ندائیں اور بخششیں ہوتی رہتی ہیں۔

ایک روایت یوں ہے۔ جس مسلمان نے عید کی دونوں راتوں اور پندرہویں شعبان کی رات کو زندہ کیا (یعنی ان راتوں میں عبادت کی) تو اس کا دل مردہ نہیں ہوگا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیدنا رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کیا جانتی ہو کہ اس رات (یعنی پندرہویں شعبان) میں کیا ہوتا ہے؟ آپ نے عرض کیا! یارسول اللہ! ارشاد فرمایئے کہ اس رات میں کیا ہوتا ہے۔ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شب میں پورے سال جو پیدا ہوتے ہیں وہ لکھ دئے جاتے ہیں۔ اور سال بھر میں جتنے ہلاک ہونے والے ہیں وہ بھی لکھ دیئے جاتے ہیں اور اسی شب برارت میں ان کے اعمال بلند کئے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے رزق اتارے جاتے ہیں۔

شبِ برارت کی نماز و اوراد و اعمال

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس رات (پندرہویں شب) میں سو رکعات پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس سو فرشتے بھیجے گا جن میں سے تیس فرشتے اس کو جنّت کی بشارت دیں گے اور تیس اس کو جہنم کے عذاب سے بچائیں گے اور تیس دنیا کی آفتوں اور بلاؤں کو اس سے دور کریں گے۔ اور دس فرشتے ابلیس لعین کے مکر و فریب سے اس کو بچائیں گے۔

(تفسیر کبیر و صاوی)

مفتاح الجنان میں ہے کہ جو شخص ۱۴ شعبان کو غروب آفتاب کے قریب چالیس مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے گناہ بخش دے گا، اور جنت میں چالیس حوریں اس کی خدمت کے لئے مقرر کرے گا۔

مقصود القاصدین میں ہے کہ جو کوئی سنّی مرد یا عورت شبِ برارت میں بیس

رکعات نفل پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ دس بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں لکھوائے گا۔

شب برات میں بعد نمازِ مغرب چھ رکعات نفل، دو رکعات کی نیت سے پڑھنا بھی منقول ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے: ــــــ پہلی دو رکعات کے بعد ایک بار سورۂ یٰسین شریف یا ۲۱ بار سورۂ اخلاص شریف پڑھ کر دعائے شب برات پڑھے، اور خیر و عافیت و سنّیت کے ساتھ درازیٔ عمر کیلئے دُعا مانگے۔ قبول ہوگی۔ پھر دو رکعات کے بعد سورۂ یٰسین یا ۲۱ بار سورۂ اخلاص کے بعد دعائے نصف شعبان ایک بار پڑھ کر دفع بلا کی دعا کرے۔ پھر دو رکعات کے بعد سورۂ یٰسین یا سورۂ اخلاص ۲۱ بار پڑھ کر مخلوقات کا محتاج نہ ہونے کی دُعا مانگے۔

امام عارف باللہ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس عطاو بخشش والی رات میں یہ دعا: اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بکثرت پڑھیں

علماء کرام فرماتے ہیں جو کوئی مسلمان اس رات میں غسل کر کے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگائے اور سرمہ لگاتے وقت یہ نوری درود شریف پڑھتا رہے تو پورے سال میں اس کی آنکھ نہ دکھے اور عبادتِ الٰہی میں سستی نہ کرے اور نظر تیز ہو جائے وہ درود شریف یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُّوْرِكَ الْمُنِيْرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

دعاءِ شب برات حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اس دُعا کو شب برات میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بُری موت یا ناگہانی موت سے محفوظ رکھے گا۔ وہ دعا یہ ہے :۔

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْاِحْسَانِ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهِيْرَ اللَّاجِئِيْنَ ط وَجَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ
وَيَا رَجَآءَ الرَّاجِيْنَ ط وَيَآ اَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ ط وَيَا
غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ ط وَيَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ
اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ عِنْدَكَ
مَحْرُوْمًا وَشَقِيًّا وَمَطْرُوْدًا وَمُقَتَّرًا عَلَيَّ
رِزْقِيْ۔ فَامْحُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ
وَحِرْمَانِيْ وَتَقْتِيْرَ رِزْقِيْ وَاكْتُبْنِيْ فِيْ
اُمِّ الْكِتَابِ سَعِيْدًا غَنِيًّا مُوَفَّقًا لِّلْخَيْرِ
مُوَسَّعًا عَلَيَّ رِزْقِيْ ج فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ
فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ
يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ج وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتَابِ

Scanned by CamScanner

اِلٰهِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانِ الْمُکَرَّمِ الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْهَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ط وَّیُبْرَمُ عَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا تَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

شب برارت میں مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ خیرات وصدقات کریں، نوافل پڑھیں وقرآن عظیم کی تلاوت کریں۔ درود شریف ومیلاد شریف پڑھیں، ذکرِ الٰہی اور ذکرِ رسول کے حلقے کریں، حمد ونعت اور مناقب پڑھیں وسنیں صلاۃ و سلام کی محفل منعقد کریں۔ اس میں شریک ہوں۔ اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کریں۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے تضرع زاری کے ساتھ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے اپنے لئے واپنے اہلِ عیال اور تمام اہلِ سنّت وجماعت کے امن وسلامتی اور عفو وعافیت اور استقامت بر مذہب اہلِ سنّت کے لئے دعائیں کریں۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں جائیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ یہ حضور سیّد المحبوبین اشرف

المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنّتِ کریمہ ہے۔ اپنے مرحومین کی ارواح وصلحاء کی ارواح کیلئے ایصالِ ثواب کریں کیوں کہ اس سے ان کی روحیں خوش ہو کر جاتی ہیں۔ آتش بازی وخلافِ شرع امور سے اجتناب کریں۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صَلَّیْتَ عَلَیْہِ وَمَلٰئِکَتُکَ وَجَمِیْعُ مَخْلُوْقَاتِکَ حَتَّی الْاٰنَ وَتُصَلّٰی عَلَیْہِ اِلَی الْاَبَدِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

(یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور اُن کی آل اور اصحاب پر اُتنی تعداد میں درود اور خوب سلام بھیج جتنی تعداد میں تُو نے اور تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوقات نے آج تک بھیجا اور ابد تک بھیجتے رہیں گے۔)

ماہ رمضان المبارک

رمضان شریف۔ یہ اسلامی سال کا نواں مہینہ ہے۔ اللہ عزوجل نے ہمیں اس ماہِ مبارک میں عظیم نعمتوں سے سرفراز فرمایا اس کی ہر ساعت رحمت بھری ہے۔ اس مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر، اور فرض کا ثواب ستّر گنا کر دیا جاتا ہے۔ اس ماہ میں مرنے والا مومن سوالاتِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

فضائل رمضان المبارک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب رمضان آتا ہے آسمان، رحمت، جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ آقا کا فرمانِ عالی شان ہے کہ رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیئے۔

(بخاری، مسلم، نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنّت ابتدائے سال سے سال آئندہ تک رمضان کیلئے آراستہ کی جاتی ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنّت کے پتوں سے عرش کے نیچے

ایک ہوا حُور عین پر چلتی ہے۔ وہ کہتی ہے اے رب تو اپنے بندوں سے ہمارے لئے ان کو شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔ (بیہقی)

حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے؟ تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔ (بہار، ابن خزیمہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دیگا اور ہر روز دس لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کئے گئے ان کے مجموعہ کے برابر اس ایک رات میں آزاد کرتا ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ اصبہانی)

اگر کوئی بلا عذر رمضان کا روزہ نہ رکھے تو بادشاہِ اسلام کو چاہیئے کہ اسے قتل کرادے۔

فضائل روزہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لئے رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ کا نام ریّان ہے۔ اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو روزہ رکھتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس ۱۰ سے سات سو ۷۰۰ تک دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت۔ اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عزّوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے۔ اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو بیہودہ نہ بکے اور نہ چیخے۔ پھر اگر کوئی اس سے گالی گلوج کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستّر برس کی راہ دور فرمادے گا۔ (ترمذی و نسائی وغیرہما)

افطار کرنے و کرانے کی فضیلت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا اور ارشاد فرمایا جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ

یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (بیہقی شعب الایمان)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے تو رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ (طبرانی کبیر)

سہل ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی)

سحری کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

(طبرانی اوسط)

اعتکاف

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے۔
(بخاری و مسلم)

حضرت امام عالی مقام نواسۂ رسول سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے کہ جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ (بیہقی)

اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سنت ترک کر دیں تو سب سے مطالبہ ہوگا۔ اور شہر میں ایک نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے۔
(بہار، درمختار، عالمگیری)

تراویح کا بیان

تراویح مرد و عورت سب کیلئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔ اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی پڑھی اور اسے پسند فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ارشاد فرماتے ہیں کہ جو رمضان میں قیام کرے (نوافل و سنن پڑھے) ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لئے، اس کے گذشتہ سب صغائر گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر (تراویح) فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی۔ پھر سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا۔ یا کوئی تنہا پڑھ رہا ہے کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں تو بہتر ہو۔ سب کو ایک امام اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ساتھ اکٹھا کر دیا۔ پھر دوسرے

دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا
نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ۔ (مسلم وغیرہ)

تراویح بیس۲۰ رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت فرض عشاء کے بعد طلوعِ فجر تک ہے۔
تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنّت مؤکدہ ہے اور دو۲ مرتبہ فضیلت اور تین۳
مرتبہ افضل ہے۔ (بہار، درمختار)

تراویح میں جماعت سنّت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے
توسب گنہگار ہوں گے ——— رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ
افضل ہے جب کہ عشاء کی جماعت میں شریک رہا ہو۔

اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کیلئے بعضوں
نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے آخر تک دوبار پڑھنے میں بیس۲۰ رکعات
ہوجائیں گی۔ (عالمگیری)

شبِ قدر شب قدر کی فضیلت قرآن و سنّت سے صراحۃً ثابت ہے۔
اس رات کی عبادت ان ہزار مہینوں کی عبادتوں سے افضل ہے جو شب قدر سے خالی
ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ
شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ
رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ قف هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ
الْفَجْرِ ۝٥

یعنی ـــــ بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا، اور تم نے کیا جانا کیا ہے شب قدر؟ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل، اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں۔ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ (کنزالایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایمان و یقین کے ساتھ روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان و یقین کے ساتھ (یعنی ثواب کی امید سے) قیام (یعنی نوافل، تلاوت، ذکر، درود، دعا و استغفار) کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ تم میں آیا ہے۔ اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے تو جو شخص اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔ اور نہیں محروم رکھا جاتا ہے اس کی بھلائیوں سے مگر وہ جو بالکل بے نصیب ہو۔ (ابن ماجہ)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (مثلاً اکیسویں ۲۱، تیئسویں ۲۳، پچیسویں ۲۵، ستائیسویں ۲۷، انتیسویں ۲۹) میں (شب قدر کو) تلاش کرو۔ (بخاری)

انہیں سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

پوچھا کہ یارسول اللہ ! اگر مجھ کو شبِ قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ دُعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترمذی)

حضرت ابی بن کعب و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و اکثر ائمہ کا قول ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں شب ہے۔ (صاوی)

صاحب مدارک التنزیل علامہ عبداللہ بن احمد نسفی۔ لیلۃ القدر کی تعیین کے سلسلے میں ۲۷ ستائیسویں شب کو ترجیح دیتے ہوئے اس سلسلے میں قائم اللیل امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شبِ قدر کے سلسلے میں حلفیہ فرماتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں ہی شب ہے اور اسی پر جمہور کا عمل ہے۔ (مدارک التنزیل)

الفاظ قرآن سے بھی اس طرف اشارہ ملتا ہے۔ مثلاً سورۃ القدر میں "لیلۃ القدر" تین جگہ ارشاد ہوا اور "لیلۃ القدر" میں نو حروف ہیں۔ تینوں لیلۃ القدر کے حروف شمار کرنے سے ستائیس ہوتے ہیں (۹ × ۳ = ۲۷)

روایات کے پیش نظر پورے عشرہ اواخر رمضان میں نوافل و استغفار کی کثرت رکھے بالخصوص طاق راتوں میں اس کا ضرور اہتمام کرے۔ اگر پوری رات عبادت و تلاوت کیلئے جاگنا ممکن نہ ہو تو نمازِ عشاء جماعت سے پڑھ کر سو جائے پھر اخیر شب میں اٹھ کر عبادت و تلاوت اور ذکر و درود شریف میں مشغول رہے اور نمازِ فجر جماعت سے ادا کرے۔ ان راتوں میں جاگ کر سیر و تفریح اور ہنسی مذاق میں ضائع نہ کرے

مروی ہے کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ وہ فرشتے بھی اترتے ہیں جو سدرۃ المنتہیٰ پر رہنے والے ہیں۔ اور وہ اپنے ساتھ چار جھنڈے لاتے ہیں، ایک جھنڈا گنبدِ خضریٰ پر نصب کرتے ہیں، ایک بیت المقدس کی چھت پر، ایک مسجد حرام کی چھت پر نصب کرتے ہیں۔ اور ایک طورِ سینا کے اوپر۔ اور ہر مومن مرد وعورت کے گھروں میں تشریف لے جاتے ہیں اور انھیں سلام کہتے ہیں۔ اس رحمت سے شرابی، قاطعِ رحم (یعنی اپنے رشتہ داروں اور دینی بھائیوں سے بے توجہی برتنے والے) اور سود کھانے والے محروم رہتے ہیں۔

(صاوی شریف)

اس سورہ مبارکہ میں روح سے مراد یا تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ہیں یا فرشتوں کی ایک مخصوص جماعت یا فرشتوں کے علاوہ کوئی دوسری مخلوق، یا اولادِ آدم کی روحیں، یا حضرت عیسیٰ مسیح فرشتوں کے ساتھ، یا عرش اعظم کے نیچے رہنے والا عظیم الخلقت فرشتہ کہ اس کا کام زمین کے ساتویں طبقے میں ہے۔ اس فرشتے کے ستّر ہزار سر ہیں اور ہر سر دنیا سے بڑا ہے۔ ہر سر میں ستّر ہزار چہرے ہیں اور ہر چہرے میں ستّر ہزار منہ، اور ہر منہ میں ستّر ہزار زبان۔ ہر زبان سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہ ہزار نوع تسبیح وتحمید وتمجید بیان کرتا ہے اور ہر زبان کی ایک مستقل لغت ہے جو دوسری لغت کے مشابہ نہیں۔ جب وہ تسبیح کے لئے اپنا منہ کھولتے ہیں تو ساتوں آسمان کے فرشتے سجدے میں گر پڑتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں اس کے منہ کے نور کی تابانی انھیں جلا نہ دے۔ وہ عظیم الخلقت فرشتہ صبح وشام اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا رہتا ہے۔ یہ مبارک فرشتہ بھی شبِ قدر

Scanned by CamScanner

کی بزرگی وعظمت کے سبب نزول اجلال فرماتا ہے اور امت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزہ دار مرد وعورت کی اپنے تمام مونہوں سے طلوعِ فجر تک مغفرت ورحمت کے لئے دعا کرتا رہتا ہے۔ (صادی شریف)

نماز شب قدر

جو اس رات میں چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ قدر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھے تو اس نماز کا پڑھنے والا گناہوں سے ایسا صاف ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی پیدا ہوا اور اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں ہزار محلات عطا فرمائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے اور بعد سلام سجدہ میں جا کر ایک مرتبہ یہ پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر جو دعا مانگے قبول ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو بے انتہا نعمتیں عطا کرے گا اور اس کے کل گناہ بخش دے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

ماہ شوّال المکرّم

ماہ شوال المکرم ۔ یہ اسلامی سال کا دسواں مہینہ ہے ۔

شبِ عیدالفطر کی اہمیّت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عیدالفطر کی رات آتی ہے فرشتے خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے ۔ فرشتوں سے فرماتا ہے اے گروہِ ملائکہ اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا ۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اس کو پورا اجر دیا جائے ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا ۔

(بہارِ شریعت ، بحوالہ اصبہانی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں جو عیدین کی راتوں (یعنی شوال کی چاند رات اور ذی الحجہ کی دسویں رات) میں قیام کرے (یعنی نماز پڑھے) اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے ۔ (ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے (یعنی اس میں جاگ کر تلاوتِ قرآن کریم ، ذکر و فکر ، نعت و درود شریف پڑھے) اس کے لئے

جنّت واجب ہے۔ ذی الحجّہ کی آٹھویں نویں، دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شبِ برات۔

شبِ عیدُالفِطر کی نماز

منقول ہے کہ چار رکعتیں اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس ۲۱ اکیس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیگا اور یہ شخص موت سے پہلے جنّت میں اپنا مکان دیکھ لے گا۔

نیز جو شخص عید کی شب میں بعد نمازِ عشاء چار رکعات نماز ۲ دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس تین تین بار پڑھے اور بعد نماز ستّر بار کلمۂ تمجید پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس نماز کی برکت سے اس کے گناہ معاف فرما کر اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

یکم شوّال

عید کا دن گناہوں کی مغفرت کا دن ہے۔ اس دن روزہ رکھنا حرام ہے ــــــ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ (ترمذی)

بخاری کی روایت میں ہے کہ چند کھجوریں ہی تناول فرما لیتے اور وہ طاق ہوتیں

رُوزِ عید کے مستحبّات

عید کے دن یہ امور مستحب ہیں۔ حجامت بنوانا ناخن ترشوانا، مسواک کرنا، غسل کرنا، اچھے

کپڑے پہننا۔ نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا ہوا۔ خوشبو لگانا۔ صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں پڑھنا عیدگاہ جلد جانا۔ نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا (یہ مالکِ نصاب پر اپنے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے فی کس ۲ کیلو پینتالیس گرام گیہوں یا اس کی قیمت فقراء وغرباء یا دینی مدارس کے طلباء کو دینا واجب ہے) عیدگاہ کو پیدل جانا۔ دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھا لینا۔ تین، پانچ، سات یا کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھانا۔

نمازِ عید

دو رکعات نماز عید الفطر جو کہ واجب ہے، امام کے ساتھ ادا کریں بعد نماز امام دو خطبے دے۔ سب لوگ خاموشی سے اپنی اپنی جگہ بیٹھے خطبہ سنیں۔ اگر خطیب کی آواز سنائی نہ دے تو بھی خاموش رہیں۔ بعد خطبہ اجتماعی دُعا کریں۔ آپس میں عید ملیں اور مصافحہ و معانقہ کریں۔

شوّال کے روزے

شوّال کے مہینے میں چھ۶ دن کے روزے جنہیں لوگ شش عید کے روزے کہتے ہیں، اس کے رکھنے سے بڑا ثواب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ۶ دن میں ایک ساتھ رکھ لئے جب بھی حرج نہیں۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوّال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عید الفطر کے بعد چھ۶ روزے رکھ لئے تو

اس نے پورے سال کا روزہ رکھا کہ جو ایک نیکی لائے گا اسے دس ملیں گی تو ماہ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے۔ (بہار شریعت، بحوالہ: نسائی - ابن ماجہ - ابن خزیمہ - ابن حبان - احمد - طبرانی - بزار)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (طبرانی اوسط)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم سب جنت میں جانے کی تمنا رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا اُمیدیں کم کرو اور اللہ تعالیٰ سے کماحقہ شرم کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اللہ سے شرم کرتے ہیں، آپ نے فرمایا حیا وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو، حیا یہ ہے کہ تم قبروں اور انکی تکالیف کو یاد کرو، پیٹ کو حرام سے محفوظ رکھو، دماغ کو برے خیالات کی آماجگاہ نہ بناؤ اور جو شخص آخرت کی عزت چاہتا ہے، وہ دنیاوی زینتوں کو ترک کر دے، یہی حقیقی شرم ہے اور اسی سے بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب از امام غزالی علیہ الرحمہ)

ماہ ذی القعدہ

ذوقعدہ اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ہے۔ بارہ مہینوں میں چار حرمت والے مہینے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۔ (پ۱۰۔ ۳۶ سورۃ التوبۃ)

یعنی ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔ (کنزالایمان)

حرمت والے چاروں مہینے یہ ہیں :۔ "رجب ذوقعدہ ذوالحجہ محرّم"

یہ اسلام سے پہلے بھی محترم مانے جاتے تھے اور ان کا احترام اب بھی باقی ہے۔ ہاں ان مہینوں میں جہاد کرنا حرام نہیں رہا۔ اب چاہیئے کہ ان مہینوں میں عبادات کی جائیں اور گناہوں سے بچا جائے۔

یوں تو ہر مہینے میں اپنی جانوں پر ظلم کرنا منع ہے مگر اللہ رب العزّت نے ممانعت میں ان چار مہینوں کو خاص فرمایا تاکہ ان مہینوں کی عظمت وحرمت ظاہر اور ان کا باقی مہینوں سے امتیاز واضح ہو جائے۔

بہت سے لوگ ذی قعدہ کے مہینہ کو بُرا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ (بہار شریعت۔ ص ۲۵۷، ج ۱۶)

ماہ ذی الحجہ

ماہ ذی الحجہ اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ہے۔ یہ نہایت خیر و برکت اور عظمت و حرمت والا مہینہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مہینوں کا سردار ماہِ رمضان ہے اور تمام مہینوں میں حرمت والا مہینہ ذی الحجہ ہے۔

ذی الحجہ کا عشرۂ اوّل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

وَالْفَجْرِ وَلَیَالٍ عَشْرٍ

یعنی اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی

لَیَالٍ عَشْرٍ کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ حضرت عباس و ابن عباس و عبداللہ بن زبیر و جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول ہے کہ لیال عشر سے ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل یعنی اس کی ابتدائی دس راتیں مراد ہیں۔

(غنیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کے دنوں میں سب سے افضل ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ

تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا ان دنوں عمل کے برابر راہِ خدا میں جہاد کرنا بھی نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا 'نہیں! البتہ اس شخص کی بزرگی کے برابر جس نے اپنا منہ خاک آلود کیا (یعنی شہید ہو گئے)

منقول ہے کہ جو شخص ان دسؔ ایام کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہ دسؔ چیزیں اس کو مرحمت فرماکر اس کی عزت افزائی کرتا ہے:۔ (۱) عمر میں برکت (۲) مال افزونی (۳) اہل وعیال کی حفاظت (۴) گناہوں کا کفّارہ (۵) نیکیوں میں اضافہ (۶) نزع میں آسانی (۷) ظلمت میں روشنی (۸) میزان میں سنگینی (وزنی ہونا) (۹) دوزخ کے طبقات سے نجات (۱۰) جنّت کے درجات پر عروج۔

جس نے اس عشرہ میں کسی مسکین کو خیرات دی گویا اس نے اپنے پیغمبروں کی سنّت پر صدقہ دیا۔ جس نے ان دنوں میں کسی کی عیادت کی اس نے اولیاء اللہ اور ابدال کی عیادت کی۔ جو کسی کے جنازہ کے ساتھ گیا اس نے گویا شہیدوں کے جنازے میں شرکت کی۔ جس نے کسی مومن کو اس عشرہ میں لباس پہنایا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف سے خلعت پہنائے گا۔ جو کسی یتیم پر مہربانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر عرش کے نیچے مہربانی کرے گا۔ جو شخص کسی عالم کی مجلس میں اس عشرہ میں شریک ہوا وہ گویا انبیاء ومرسلین کی مجلس میں شریک ہوا۔ (غنیۃ الطالبین)

عشرۂ اوّل کی نماز وروزہ

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عشرۂ ذی الحجہ کی کسی رات میں پوری رات عبادت کی تو گویا اس نے سال بھر حج وعمرہ کرنے والوں کی سی عبادت کی۔ اور جس نے عشرۂ ذی الحجہ کو روزہ

رکھا تو گویا اس نے پورے سال عبادت کی ______ (غنیہ)

حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عشرۂ ذی الحجہ میں عبادت کی کوشش کرو۔ عشرۂ ذی الحجّہ کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی عطا فرمائی ہے۔ اور اس عشرہ کی راتوں کو بھی وہی عزت دی جو اسکے دنوں کو حاصل ہے۔

اگر کوئی شخص اس عشرہ کی کسی رات کے آخری تہائی حصہ میں چار رکعتیں مندرجہ ذیل طریقہ پر پڑھیگا تو اسے حج بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ کی زیارت کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا۔

ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی تین بار سورۂ اخلاص تین بار سورۂ فلق و سورۂ ناس ایک بار پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا پڑھے:-

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا عَلٰی كُلِّ حَالٍ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ۔

اس دعا کے بعد جو چاہے دعا کرے۔ اگر ایسی نماز عشرہ کی ہر ایک رات کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں جگہ دے گا اور اس کے ہر گناہ کو محو کر دیگا پھر اس کہا جائے گا اب از سرِ نو عمل کر ______ (غنیۃ الطالبین)

حضرت سیدتنا ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ و عشرۂ ذی الحجہ اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فجر کے پہلے کی دو رکعتیں (یعنی سنتیں)

(بہار شریعت۔ بحوالہ نسائی)

یوم عرفہ

بقر عید کے مہینہ کی نویں تاریخ کو عرفہ کا دن کہتے ہیں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن اپنے بندوں پر نظر فرماتا ہے تو جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہوتا ہے بخش دیا جاتا ہے۔ میں نے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ یہ مغفرت تمام لوگوں کے لئے ہے یا اہلِ عرفات کے ساتھ مخصوص ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ یہ مغفرت تمام لوگوں کے لئے ہے۔

(غنیۃ الطالبین)

جناب طارق بن شہاب زہری سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ لوگ ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوتی اور اس کا روزِ نزول ہم کو معلوم ہوتا تو ہم لوگ اس روز عید مناتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الخ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ یہ آیت کس روز اور کہاں نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفہ کے روز جمعہ کے دن نازل ہوئی —— ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات کے میدان میں ٹھہرے ہوئے تھے

اور اللہ کا شکر ہے کہ یہ دونوں دن ہمارے لئے عید کے دن ہیں (جمعہ اور حج) اور جب تک ایک بھی مسلمان دنیا میں باقی رہے گا یہ دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہی رہے گا (غنیۃ الطالبین)

عرفہ کا روزہ و نماز عرفہ کا روزہ غیر حاجیوں کے لئے سنّت و باعثِ اجر ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم وسنن ابو داؤد وغیرہما)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزاروں کے برابر بتاتے۔ مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے اسے عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے۔ (بیہقی۔ طبرانی)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عرفہ کے دن ظہر وعصر کے درمیان چار رکعتیں اس ترتیب سے پڑھتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار پڑھے تو اس کے لئے ہزاروں نیکیاں رکھی جاتی ہیں۔ قرآن کے ہر لفظ کے عوض جنت میں اس کا مرتبہ اتنا اونچا کیا جائے گا جس کی مسافت پانچ برس کی مسافت کے برابر ہو گی۔ قرآن کے ہر حرف کے عوض اللہ تعالیٰ ستّر حوریں اس کو مرحمت فرمائے گا اور ہر حور کے ساتھ ستّر خوان موتی اور یاقوت کے ہوں گے اور ہر خوان پر ہزار رنگ کے کھانے ہوں گے۔ ستر ہزار سبز رنگ کے گوشت ہوں گے۔ کھانے برف کی طرح سرد اور شہد کی طرح میٹھا اور مشک کی طرح خوشبودار ہوں گے۔ ان کھانوں کو نہ آگ چھوا ہو گا

(یعنی آگ سے پکایا نہیں گیا) اور نہ لوہے سے (گوشت کو) کاٹا گیا ہوگا۔ ہر لقمہ پہلے لقمہ سے بہتر ہوگا۔ اس کے پاس ایک ایسا پرندہ آئے گا جس کی چونچ سونے کی، بازو سرخ یاقوت کے ہوں گے، اس پرندے کے ستر ہزار پر ہوں گے۔ پرندہ ایسی زمزمہ سنجیاں کرے گا کہ کسی نے ایسی نہیں سنی ہوگی۔ یہ پرندہ کہے گا اے اہلِ عرفہ! مرحبا ___! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پرندہ اس شخص کے پیالے میں گر جائے گا، اس کے ہر پر کے نیچے سے ستر قسم کے کھانے نکلیں گے جنتی ان کو کھائے گا۔ پھر وہ پرندہ اڑ جائے گا۔

اس نماز کے پڑھنے والوں کو (مرنے کے بعد) جب قبر میں رکھا جائے گا تو قرآن کے ہر حرف کے عوض اس کی قبر جگمگا اٹھے گی۔ یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرنے والوں کو دیکھ لے گا۔ اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اس دروازہ سے اس کو وہ ثواب اور مرتبہ دکھائی دے گا جو اس کے لئے مخصوص ہوگا۔ اس کو دیکھ کر وہ کہے گا الٰہی قیامت برپا کردے۔ (غنیۃ الطالبین)

یوم عرفہ میں بکثرت دعائیں واستغفار کرنا چاہیئے۔ اس دن بندۂ مومن اخلاص کے ساتھ جو مانگتا ہے رب تبارک وتعالیٰ اپنے فضل سے اسے خوب خوب نوازتا ہے۔

شبِ عید قرباں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شبِ عید الفطر اور شب عید قرباں میں قیام کرے۔ (یعنی نمازیں پڑھے) اس کا دل نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔

(ابنِ ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو پانچ راتوں میں جاگے (یعنی اسمیں تلاوت قرآن کریم، ذکر و درود شریف اور نعت و سلام پڑھے) اس کے لئے جنت واجب ہے۔ شب ترویہ، شب عرفہ، شب عید قرباں، شب عید الفطر، شب برا ءت۔

شب عید قرباں میں دو رکعت نماز منقول ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام تین تین بار آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے۔ اس کے بعد دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے جو دُعا چاہے کرے۔

(غنیۃ الطالبین)

قربانی

قربانی حضرت ابو الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے جو اس امت کے لئے باقی رکھی گئی ہے اور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

یعنی: "تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔"

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور جانِ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا۔ اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہونچ جاتا ہے۔ لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو۔

(سنن ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

نواسۂ رسول جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے خوشی دل سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔

(طبرانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

(ابنِ ماجہ)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں، اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں) وہ قربانی کے لئے حاضر کیا گیا۔ حضور نے فرمایا عائشہ چھری لاؤ۔ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کر لو۔ پھر حضور نے چھری لی اور مینڈھے کو لٹایا اور اسے ذبح کیا۔ پھر فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ الٰہی تو اس کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اور ان کی آل اور امت کی طرف سے قبول فرما۔ (مسلم)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرے بال اور ناخن نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

امام احمد نے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ترین قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو۔

Scanned by CamScanner

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لئے درست نہیں۔

۱۔ کانا، جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ اور

۲۔ بیمار، جس کی بیماری ظاہر ہو۔ اور

۳۔ لنگڑا، جس کا لنگ ظاہر ہو۔ اور

۴۔ ایسا لاغر و کمزور جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔

(امام احمد۔ امام مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی وغیرہم)

قربانی کے ایام دسویں، گیارہویں، اور بارہویں ذی الحجہ ہے۔

مسائل قربانی کی معلومات کے لئے بہار شریعت حصہ پانزدہم کا مطالعہ کریں۔

ایام تشریق

ایام تشریق پانچ ہیں۔ ۹ تا ۱۳ ذی الحجہ

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار کہنا افضل ہے۔

تکبیر تشریق: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

حج

حج ہر صاحبِ استطاعت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ

"اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو شخص باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے۔ اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے"۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ

یعنی " اور حج و عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہٰذا حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ؟ حضور نے سکوت فرمایا۔ انھوں نے تین بار یہ کلمہ کہا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا۔ پھر فرمایا جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو اگلے لوگ کثرتِ سوال اور پھر انبیاء کی مخالفت سے ہلاک ہوئے۔ لہٰذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو (صحیح مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ و رسول پر ایمان۔ عرض کی گئی کہ پھر کیا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ عرض کی گئی کہ پھر کیا؟ فرمایا حج مبرور۔

(بخاری و مسلم)

انھیں سے مروی ہے عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بخاری و مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے ہیں۔ (مسلم، ابن خزیمہ)

ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا حج کمزوروں کے لئے جہاد ہے۔ اور ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا ہاں ان کے ذمہ وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں حج و عمرہ (ابن ماجہ)

اور فرماتی ہیں کہ آقا نے فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (بزار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لئے استغفار کرے اس کے لئے بھی۔ (بزار، طبرانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا حج فرض جلد ادا کر دکہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔ (اصبہانی)

حضرت ابو امامہ و مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع ہوئی نہ بادشاہ ظالم نہ کوئی

ایسا مرض جو روک دے پھر بغیر حج کئے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

(دارمی، ترمذی)

مسائل حج کی معلومات کے لئے فتاوی رضویہ جلد چہارم اور بہار شریعت جلد ششم کا مطالعہ کریں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

حج، عمرہ اور حاضری مدینہ منورہ کی دعائیں

گھر سے روانگی کی دعا اَللّٰھُمَّ بِكَ اِنْتَشَرْتُ وَاِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رِجَائِیْ اَللّٰھُمَّ اكْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَمَالَا اَھْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ عَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِیْ التَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ اِلَی الْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا اَحَدٌ ط

سفر سے بخیریت واپس ہونے کی دعا اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ ط

کسی سواری پر بیٹھنے کی دعا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ٥ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ٥

جہاز پر سوار ہونے کی دعا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط

صرف عمرہ کی نیت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

حجِّ اِفراد یعنی صرف حج کی نیّت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی،

حجِ تمتُّع کی نیّت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی،

حجِ قِران یعنی حج اور عمرہ دونوں کی نیّت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

تَلْبِیَہ یعنی لبّیک کہنا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَاشَرِیْکَ لَکَ ط اَللّٰھُمَّ اَحْرَمَ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَعَظْمِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَآءِ وَالطِّیْبِ کُلَّ شَیْءٍ حَرَّمْتَہٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اِبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْکَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ لَبَّیْکَ ذَا النَّعْمَآءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ لَبَّیْکَ مَرْغُوْبًا وَّمَرْھُوْبًا اِلَیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْخَلْقِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَبَّیْکَ عَدَدَ التُّرَابِ وَالْحَصٰی لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ مِنْ عَبْدٍ اَبَقَ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ فَرَّاجَ الْکُرُوْبِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَنَا عَبْدُکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی اَدَآءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا

لَكَ وَ اٰمَنُوْا بِوَعْدِكَ وَ ابْتَغَوْا اَمْرَكَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ وَّفْدِكَ
الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْهُمْ وَ اَرْضَیْتَ هُمْ وَ قَبِلْتَهُمْ ۝

شہر مکّہ پر نگاہ پڑتے وقت کی دُعا | اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِهَا قَرَارًا
وَّ ارْزُقْنِیْ فِیْهَا رِزْقًا حَلَالًا ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ
وَ الْبَلَدُ بَلَدُكَ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْكَ اِلَیْكَ لِاُ اَدِّیَ فَرَآئِضَكَ
اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَ اَلْتَمِسُ رِضْوَانَكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ
الْمُضْطَرِّیْنَ اِلَیْكَ وَ الْخَآئِفِیْنَ عُقُوْبَتَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ
تُقَبِّلَنِی الْیَوْمَ بِعَفْوِكَ وَ تُدْخِلَنِیْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَ تَتَجَاوَزَ عَنِّیْ
بِمَغْفِرَتِكَ وَ تُعِیْنَنِیْ عَلٰۤی اَدَآءِ فَرَآئِضِكَ اَللّٰهُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ
عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اَدْخِلْنِیْ فِیْهَا وَ اَعِذْنِیْ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ؕ

بابُ السّلام میں داخلہ کی دُعا | اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ ط وَ مِنْكَ
السَّلَامُ وَ اِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا
دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ؕ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰۤی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ؕ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ
ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط ،

خانۂ کعبہ کی زیارت کے وقت کی دُعا اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَ
تَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ
سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ
زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَّ تَشْرِيْفًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ
تَعْظِيْمِهٖ وَتَشْرِيْفِهٖ مَنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَعْظِيْمًا وَّ
تَشْرِيْفًا وَّ مَهَابَةً ط اَللّٰهُمَّ هٰذَا بَيْتُكَ وَ اَنَا عَبْدُكَ
اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
لِىْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِعَبِيْدِكَ
اَمْجَدْ عَلِىْ ط اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ط اٰمِيْنَ ط

حجرِ اسود دیکھ کر دُعا پڑھیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ
وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ،

طواف کی نیّت اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِىْ
وَتَقَبَّلْهُ مِنِّىْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔

حجرِ اسود کی طرف ہتھیلیاں اُٹھا کر یہ دُعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اس کے

بعد آپ طواف شروع کر دیجیے۔

پہلے چکّر کی دُعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

دوسرے چکّر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى

النَّارِ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَ زَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ کَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ط

مستجاب یعنی رُکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ○

تیسرے ۳ چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ وَ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَ الْوَلَدِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَ الْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ ،

مستجاب یعنی رُکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَا اَللّٰہُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ مِنْکَ بِخَیْرٍ۔

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

پانچویں چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَّرِیْئَۃً لَا نَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ

Scanned by CamScanner

سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَ نَعِیْمَھَا وَ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ،

مستجاب یعنی رُکنِ یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ○

چھٹے چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکَ وَحُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا فَاغْفِرْہُ لِیْ وَ مَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّیْ وَ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَّ وَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَّ اَنْتَ یَا اَللّٰہُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ،

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ

النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

ساتویں چکّر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّيَقِيْنًا صَادِقًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاكِرًا وَّحَلَالًا طَيِّبًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِىْ بِالصَّالِحِيْنَ ،

مستجاب یعنی رُکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط

طواف کے بعد مقامِ مُلتزم کی دُعا

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ ط اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ

مُتَذَلِّلٌ بَیْنَ یَدَیْكَ اَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ اَخْشٰی عَذَابَكَ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَ تَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَ تُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَ تَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ۔ یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ وَتُبْ عَلَیْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

مقامِ ابراہیم کی دُعا

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلّٰی

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ رِضًا مِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنْبًا اِلَّا

غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ ٥ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥

مقامِ حجر (حطیم کے اندر) اسماعیل علیہ السّلام کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ اَللّٰهُمَّ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِكَ الْعُلْيَا طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاهِدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَاَمِتْنَا عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰى لِقَآئِكَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قَلْبِيْ وَاسْتَعْمِلْ بِطَاعَتِكَ بَدَنِيْ وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ سِرِّيْ وَاشْغَلْ بِالْاِعْتِبَارِ فِكْرِيْ وَقِنِيْ شَرَّ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ وَاَجِرْنِيْ مِنْهُ يَا رَحْمٰنُ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ لَهٗ عَلَيَّ سُلْطَانٌ

رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

زمزم شریف پیتے وقت قبلہ رُخ ہوکر یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّ اَوْلَادًا صَالِحًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا کَثِیْرًا وَّ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتَوْبَۃً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَۃً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَۃً عِنْدَ الْمَوْتِ وَرَحْمَۃً وَّ مَغْفِرَۃً بَعْدَ الْمَوْتِ۔ وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَسُقْمٍ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

سعی شروع کرنے سے پہلے صفا کی پہاڑی پر قبلہ رُخ ہوکر یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ۔ اَبْدَاُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ

حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَ
هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ
تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ
كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَسْئَلُكَ
اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ عَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ
اَعِذْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يُّحِبُّكَ وَ
يُحِبُّ رَسُوْلَكَ وَاَنْبِيَآئَكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَعِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ
اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيَ الْيُسْرٰى وَجَنِّبْنِي الْعُسْرٰى اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ عَلٰى
سُنَّةِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِيْ
مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ
وَاغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اِيْمَانًا
كَامِلًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّنَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّيَقِيْنًا صَادِقًا وَّ

Scanned by CamScanner

دِيْنًا قَيِّمًا وَّ نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّ نَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَنَسْئَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ ۝ اب آپ سعی شروع کر دیں۔

سعی کے پہلے چکّر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ الْكَرِيْمِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا وَّ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا شَيْءَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ دَآئِمٌ لَّا يَمُوْتُ وَلَا يَفُوْتُ اَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ، رَبَّنَا نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ فَرِحِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ مَعَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حَقًّا حقًا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تعبُّدًا وَّ رِقًّا، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخلِصِینَ لَہُ الدِّینَ وَلَو کَرِہَ الْکٰفِرُونَ ؕ

مَروہ پہاڑی کے قریب آیت پڑھیں اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ؕ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ، یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ؕ

دُوسرے چکّر کی دُعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا، اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ دَعَوْنَاکَ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا کَمَا اَمَرْتَنَا اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ؕ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ؕ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ؕ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ؕ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ

سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا
اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ
عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ۔
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ
شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۔

تیسرے چکّر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا
نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
الْخَيْرَ كُلَّهٗ عَاجِلَهٗ وَاٰجِلَهٗ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ
رَحْمَتَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ
وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ
الْاَكْرَمُ ۔ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۔ وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ
وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ
فِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ

لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰی تَرْضٰی۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ۝

چوتھے چکّر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْنُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا۔ اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ یَا اَللّٰهُ سُبْحَانَكَ وَمَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ یَا اَللّٰهُ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ
تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ۔ اِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ
شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

پانچویں چکّر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُبْحَانَكَ
مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ يَا اَللّٰهُ، سُبْحَانَكَ مَا اَعْلَا شَانُكَ
يَا اَللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِىْ قُلُوْبِنَا وَ
كَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ
رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ
تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ قِنِىْ
عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِىْ
بِالتَّقْوٰى، وَاغْفِرْ لِىْ فِى الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا
مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِىْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَبَدًا ط
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِىْ قَلْبِىْ نُوْرًا، وَّفِىْ سَمْعِىْ نُوْرًا وَّفِىْ لِسَانِىْ نُوْرًا،
وَّعَنْ يَّمِيْنِىْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِىْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِىْ نَفْسِىْ نُوْرًا

وَّعَظِّمْ لِیْ نُوْرًا رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

چھٹے چکّر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِیْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اهْتَدَيْنَا وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْنَا وَفِیْ كَنَفِكَ وَاِنْعَامِكَ وَعَطَآئِكَ وَاِحْسَانِكَ اَصْبَحْنَا وَاَمْسَيْنَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا قَبْلَكَ شَیْءٌ وَّالْاٰخِرُ فَلَا بَعْدَكَ شَیْءٌ وَّالظَّاهِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَیْءَ دُوْنَكَ نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَلَسِ اَوِ الْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْغِنٰى وَنَسْئَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ ط رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا

تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ
اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

سعی کے ساتویں یعنی آخری چکّر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَىَّ الْاِيْمَانَ وَ زَيِّنْهُ فِىْ قَلْبِىْ وَكَرِّهْ اِلَىَّ الْكُفْرَ
وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ط رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَاعْفُ وَ تَكَرَّمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا
نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ بِالْخَيْرَاتِ
اٰجَالَنَا وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ اٰمَالَنَا وَسَهِّلْ لِبُلُوْغِ رِضَاكَ سُبُلَنَا وَ
حَسِّنْ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ اَعْمَالَنَا، يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى، يَا مُنْجِىَ
الْهَلْكٰى، يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى، يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى، يَا قَدِيْمَ
الْاِحْسَانِ يَا دَآئِمَ الْمَعْرُوْفِ يَا مَنْ لَّا غِنٰى بِشَىْءٍ عَنْهُ وَلَا بُدَّ
لِكُلِّ شَىْءٍ مِّنْهُ يَا مَنْ رِزْقُ كُلِّ شَىْءٍ عَلَيْهِ وَمَصِيْرُ كُلِّ شَىْءٍ
اِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا
مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا
وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ، رَبِّ اَتْمِمْ بِالْخَيْرِ۔ اِنَّ

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ○

بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد یہ دُعا پڑھیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَآ اَنْعَمَ بِهٖ عَلَيْنَا هٰذِهٖ نَاصِيَتِيْ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاجْعَلْ لِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُّوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُحَلِّقِيْنَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ نَفْسِيْ وَوَلَدِيْ وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ تَقَبَّلْ مِنِّيْ عَمَلِيْ

میدانِ عرفات میں جبل رحمت کے قریب دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ يَا رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ ،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

Scanned by CamScanner

الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا ط اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ يَا رَفِيْعَ الدَّرَجَاتِ وَيَا مُنَزِّلَ الْبَرَكَاتِ وَفَاطِرَ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ ضَجَّتْ اِلَيْكَ الْاَصْوَاتُ بِصُنُوْفِ اللُّغَاتِ نَسْاَلُكَ الْحَاجَاتِ وَحَاجَتِيْ اَلَّا تَنْسَانِيْ فِيْ دَارِ الْبَلَاءِ اِذَا نَسِيَنِيْ اَهْلُ الدُّنْيَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ، الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْئَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَ اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ اِلَيْكَ لَكَ رَقَبَتُهٗ، وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ، وَذَلَّتْ لَكَ جَبْهَتُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَّكُنْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَاَكْرَمَ الْمُعْطِيْنَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا
كَثِیْرًا وَّاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً
مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً تُصْلِحُ بِهَا شَاْنِیْ فِی الدَّارَیْنِ،
وَارْحَمْنِیْ رَحْمَةً وَّاسِعَةً اَسْعَدُ بِهَا فِی الدَّارَیْنِ ط
وَتُبْ عَلَیَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا لَّا اَنْكُثُهَا اَبَدًا وَّ اَلْزِمْنِیْ
سَبِیْلَ الْاِسْتِقَامَةِ لَا اَزِیْغُ عَنْهَا اَبَدًا ط اَللّٰهُمَّ انْقُلْنِیْ
مِنْ ذُلِّ الْمَعْصِیَةِ اِلٰی عِزِّ الطَّاعَةِ وَاكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ
عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ، وَنَوِّرْ
قَلْبِیْ وَقَبْرِیْ وَاهْدِنِیْ، وَاَعِذْنِیْ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ،
وَاجْمَعْ لِیَ الْخَیْرَ كُلَّهٗ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی
وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی الْیُسْرٰی
وَجَنِّبْنِی الْعُسْرٰی، وَارْزُقْنِیْ طَاعَتَكَ مَا اَبْقَیْتَنِیْ
اِسْتَوْدَعْتُكَ دِیْنِیْ وَاَمَانَتِیْ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِیْ وَقَوْلِیْ
وَبَدَنِیْ وَنَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَاَحْبَابِیْ وَسَآئِرَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ
جَمِیْعَ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ عَهْدِیْ بِهٰذَا الْمَوْقِفِ

Scanned by CamScanner

وَارْزُقْنِيهِ مَا بَقِيتُ اَبَدًا، وَّاجْعَلْنِي فِي هٰذَا الْيَوْمِ مُسْتَجَابًا دُعَائِي، مَغْفُوْرَةً ذُنُوْبِي، وَاَعْطِنِي مِنَ الرِّضْوَانِ وَالرِّزْقِ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ مَا تَقَرَّبَهٗ عَيْنِي وَبَارِكْ لِي فِي جَمِيْعِ اُمُوْرِي وَفِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ،

طَوافِ رُخصت کی دُعا

اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ حَمَلْتَنِي عَلٰى دَابَّتِكَ وَسَيَّرْتَنِي فِي بِلَادِكَ حَتّٰى اَدْخَلْتَنِي حَرَمَكَ وَاَمْنَكَ وَقَدْ رَجَوْتُ بِحُسْنِ ظَنِّي اَنْ تَكُوْنَ قَدْ غَفَرْتَ لِي ذَنْبِي فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ يَّمِيْنِي وَمِنْ شِمَالِي وَمِنْ خَلْفِي وَمِنْ اَمَامِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي حَتّٰى تُقَدِّمَنِي عَلٰى اَهْلِي فَاِذَا اَقْدَمْتَنِي عَلٰى اَهْلِي فَاكْفِنِي مَئُوْنَةَ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ○

حاضری دربار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

و

زیارت مدینہ منوّرہ

حرم مدینہ پر نظر پڑتے ہی یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّكَ فَاجْعَلْهُ لِیْ وِقَایَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْٓءِ الْحِسَابِ ط

مسجدِ نبوی میں داخلہ کے وقت دُعا

(پہلی مرتبہ باب السّلام سے داخل ہوں)

بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ط وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَآءَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَنْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ط

ریاض الجنّہ یا مسجد نبوی میں کسی بھی جگہ کمال ادب کے ساتھ قبلہ رُو ہو کر

یہ دُعا پڑھیں ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ شَرَّفْتَهَا وَ كَرَّمْتَهَا وَمَجَّدْتَّهَا وَعَظَّمْتَهَا وَ نَوَّرْتَهَا بِنُوْرِ نَبِيِّكَ وَ حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِى الدُّنْيَا زِيَارَتَهٗ وَمَآثِرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اَللّٰهُ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ؕ وَاحْشُرْنَا فِىْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَآئِهٖ وَ اَمِتْنَا اِذَا تُمِيْتُنَا عَلٰى مَحَبَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَاءُ بَعْدَهَا اَبَدًا ۝ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

سلام بدرگاہِ سرورِ کونین رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ ۝ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَ نَبِيَّنَا وَحَبِيْبَنَا وَ قُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَمَالَ مُلْكِ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ

الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ؕ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ
حَقِّكَ الْعَظِيْمِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا
رَّحِيْمًا ؕ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمٍ ؕ يَا طٰهٰ يَا يٰسٓ يَا بَشِيْرُ يَا
سِرَاجُ يَا مُنِيْرُ يَا مُقَدَّمُ جَيْشِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَهَا اَنَا يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ
ذَنْبِىْ وَمِنْ عَمَلِىْ وَمُسْتَشْفِعًا وَّ مُسْتَجِيْرًا ابِكَ اِلٰى رَبِّىْ
فَاشْفَعْ لِىْ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا سِرَاجَ
الظُّلْمَةِ اَجِرْنِىْ بِهٖ يَآ اَللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ يَا نَبِىَّ الرَّحْمَةِ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ اَتَيْنٰكَ زَائِرِيْنَ وَ قَصَدْ نَاكَ رَاغِبِيْنَ وَعَلٰى
بَابِكَ الْعَالِىْ وَاقِفِيْنَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِيْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ
وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى لَكَ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ
وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ
وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمٰى فِىْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَوْمِ الْمَشْهُوْدِ ؕ

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِى الْقَاعِ اَعْظُمُهُ ۞ فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ
نَفْسِىْ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ ۞ فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اَنْتَ الْحَبِیْبُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِؕ اَنْتَ الشَّفِیْعُ یَا شَفِیْعَ اللّٰہِؕ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ اَنْتَ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُکَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذْ اِمَا زَلَّتِ الْقَدَمُ اَشْھَدُ اَنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِؕ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَ نَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ وَجَلَیْتَ الظُّلْمَۃَ وَجَاھَدْتَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ وَعَبَدْتَّ رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ ؕ جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْ وَالِدَیْنَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَیْرَ الْجَزَآءِ وَنَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْعَرْضِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِؕ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ؕ اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَلِاَزْوَاجِنَا وَلِاِخْوَانِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَلِمَشَآئِخِ طَرِیْقَتِنَا وَمَشَآئِخِ اَوْرَادِنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِجِیْرَانِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَقَلَّدَنَا عِنْدَکَ بِدُعَاءِ الْخَیْرِ عِنْدَ الزِّیَارَۃِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَذُرِّیَّتِکَ فِیْ کُلِّ اٰنٍ وَّلَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ مِنْ عُبَیْدِکَ رِضَاءِ الْمُصْطَفٰی الْاَعْظَمِیِّ بْنِ صَدْرِ الشَّرِیْعَۃِ اَمْجَدَ عَلِیٍّ یَسْأَلُکَ الشَّفَاعَۃَ فَاشْفَعْ لَہٗ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ ۔ سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص تین بار پڑھیے اس کے بعد اپنی مادری زبان میں دُعا کیجیے۔ درودِ اکبر بھی پڑھیے۔

خلیفۂ اوّل امیر المومنین سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ ط اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَ مَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَ تَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ سورہ فاتحہ و اخلاص اور دعا پڑھیے۔

خلیفۂ دوم امیر المومنین سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَفِيَّ الْمِحْرَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ دِيْنِ الْاِسْلَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ ط اَنْتَ

الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّكَ سَیِّدُ الْبَشَرِؐ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ مِنْ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْكَ وَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكَ وَ مَسْکَنَكَ وَ مَحَلَّكَ وَمَأْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَ تَاجَ الْعُلَمَآءِ صِھْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ، سورہ فاتحہ و اخلاص اور دعا پڑھیے،

درمیان میں کھڑے ہو کر ہر دو خلفاء رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِؐ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِؐ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا مُعِیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِؐ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ، اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمَا وَ بَارِكْ وَسَلَّمْ، سورہ فاتحہ و اخلاص اور دعا پڑھیے۔

وحی اُترنے کی جگہ اور امہات المؤمنین کے ۱۳ حجروں کے قریب سلام پڑھیے

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا رَجَآءَ السَّآئِلِیْنَ وَ اَمَانَ الْخَآئِفِیْنَ وَحِرْزَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا سُلْطَانُ یَا سُبْحَانُ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِؕ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍؕ وَ اَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ ذُرِّیَّاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ سَیِّدِنَا اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِؓ وَ سَیِّدِنَا عُمَرَ

الْفَارُوْقِ ؓ وَسَيِّدِنَا عُثْمَانَ ذِى النُّوْرَيْنِ ؓ وَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ
الْمُرْتَضٰى وَاَنْتَ يَآ اَللّٰهُ الرَّبُّ الْاَعْلٰى فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَبِجَاهِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ اِلَيْنَا وَ
بِجَاهِ سَيِّدِنَا اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؕ وَاَنْتَ يَآ اَللّٰهُ يَا سَامِعَ
الدُّعَاءِ اِسْمَعْ دُعَاءَ نَا وَ تَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا وَ اٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ
عُيُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَارْحَمْ اَمْوَاتَنَا وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِنَا وَ
كَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَاجْعَلْنَا يَآ اَللّٰهُ عِنْدَكَ مِنَ الْعَائِذِيْنَ
الْفَائِزِيْنَ الشَّاكِرِيْنَ الْمَجْبُوْرِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ؕ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ
يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھے۔

جنّتُ البقیع کی طرف منہ کر کے یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَهْلَ الْبَقِيْعِ يَآ اَهْلَ الْجَنَّةِ الرَّفِيْعِ ؕ
اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ نَحْنُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ؕ اَبْشِرُوْا
بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ
فِى الْقُبُوْرِ ؕ اٰنَسَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَرَّفَكُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ، سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے

Scanned by CamScanner

بابِ جبریلؑ پر کھڑے ہو کر ملائکۃ المقربین پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا مِیْکَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِسْرَافِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عِزْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَلٰٓئِکَۃَ الْمُقَرَّبِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ کَافَّۃً عَامَّۃً ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ سورہ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

بابُ النّساء پر کھڑے ہو کر جبلِ اُحد کی طرف مُنہ کر کے شہدائے اُحد رضی اللہ عنہم پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الشُّھَدَآءِ وَیَا اَسَدَ اللّٰہِ وَیَا اَسَدَ رَسُوْلِہٖ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءُ یَا سُعَدَآءُ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءَ اُحُدٍ کَافَّۃً عَامَّۃً وَّرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ سورہ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے

روضۂ مُبارک کے سرہانے کی طرف سیّدتنا فاطمۃ الزہراء بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَتَنَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَآءِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ فِي الْجَنَّةِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الشَّابَّيْنِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ اَبِيْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى اَبِيْكِ الْمُصْطَفٰى وَبَعْلِكِ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَابْنَيْكِ الْحَسَنَيْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف کی دُعا

اب یہاں سے قبلہ کی طرف سرک کر ریاض الجنۃ میں کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھیں،

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا

Scanned by CamScanner

اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔ اٰمِیْنَ ۔ سورہ فاتحہ، اخلاص، دُعا پڑھیے اور اپنی مادری زبان میں دعا کیجیے۔

جنّت البقیع کے دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّکُمْ سَلَفُنَا وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ؕ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

اُمّہاتُ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ کے مزارات پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ نَبِیِّ اللّٰہِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ حَبِیْبِ اللّٰہِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُنَّ وَاَرْضَاکُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ وَمَأْوٰکُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ سورہ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

خاتونِ جنّت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكِ وَمَسْکَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَأْوٰكِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ سورہ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے مزارات پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ نَبِیِّ اللّٰہِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ حَبِیْبِ اللّٰہِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتَ

الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَ اَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ مَحَلَّكُنَّ وَ مَاْوٰكُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ - سورہ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھے۔

امیر المؤمنین سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مزار پر یہ سلام پڑھیئے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَحْيَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَ نَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَ مَحَلَّكَ وَ مَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ - سورہ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیئے۔

جنّت البقیع میں تمام زیارتوں سے فارغ ہو کر آخر میں یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْهُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ اَوْلِيَآئِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ ط وَ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَدْرِجِيْنَ وَ لَا بِثَنَآءِ النَّاسِ مَغْرُوْرِيْنَ وَلَا يَاْكُلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ ط

جبلِ اُحُد پر سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام پڑھیئے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَمِيْرَ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط سورہ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھیے۔

شہدائے اُحُد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات پر یہ مجموعی سلام پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَافَّةً عَامَّةً وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ - اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سُعَدَآءُ يَا شُهَدَآءُ يَا نُجَبَآءُ يَا نُقَبَآءُ يَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ وَّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ -

سلام بحالتِ مجموعی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سُعَدَآءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَ اَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَ جَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَ مَأْوٰكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ -

جبلِ اُحُد پر حضور کے دندانِ مبارک شہید ہونے کی جگہ دُعا پڑھیے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ قُبَّةُ الثَّنَايَا وَ مُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَ شَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِى الدُّنْيَا زِيَارَتَهٗ وَ مَاٰثِرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اَللّٰهُ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سورۂ فاتحہ، اخلاص اور دُعا پڑھے۔

مدینہ منورہ سے بوقت رخصتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر الوداعی سلام پڑھے

اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلْاَمَانُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰخِرَ الْعَھْدِ اِلَّا مِنْکَ وَلَا مِنْ زِیَارَتِکَ وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ وَّعَافِیَۃٍ وَّصِحَّۃٍ وَّسَلَامَۃٍ اِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِئْتُکَ وَاِنْ مِّتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ شَھَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَھْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھِیَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اٰمِیْنَ، اٰمِیْنَ، اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِحَقِّ طٰہٰ وَیٰسٓ،

سلام وداع کے بعد

جب ارادہ وطن کی واپسی کا ہو تو مسجد نبوی میں دو رکعت نماز پڑھے، پھر دین و دنیا کی حاجات کے لئے اور حج و زیارت کے قبول ہونے کی اور خیریت کے ساتھ گھر پہنچنے کی دعا مانگے اور یوں عرض کرے۔" اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زیارت کو آخری زیارت نہ کرنا بلکہ میرے لئے دوبارہ آنا اور ٹھہرنا سہل

Scanned by CamScanner

اور آسان فرما، ان کی حضوری اور میرے لئے سلامتی اور عافیت دین و دُنیا کی مقدر فرما اور میں اپنے گھر عافیت اور سلامتی کے ساتھ جاؤں۔ یا ارحم الراحمین! اجر و ثواب مقدر فرما دے میرے لئے۔ آمین یا ربّ العالمین"۔

اور اس وقت جس قدر رنج و غم کا اظہار ہو سکے کرے اور آنسو نکالنے کی کوشش کرے۔ اس وقت آنسوؤں کا نکلنا اور قلب کے اوپر رنج کا غلبہ ہونا قبولیت کی علامت ہے۔ پھر روتا ہوا اور مفارقتِ دربارِ رسالت پر حسرت و افسوس کرتا ہوا چلے اور جو میسّر ہو فقرائِ مدینہ پر صدقہ کر دے اور جب اپنی بستی کے قریب آ جائے تو یہ دُعا پڑھے
اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

اپنے شہر میں داخل ہو کر پہلے مسجد میں جائے اور دو چار رکعت نفل پڑھے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو اور جب گھر میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اُس نے سلامتی اور عافیت کے ساتھ سفر کو پورا فرمایا اور اس سعادت کبریٰ اور نعمتِ عظمیٰ سے مشرف فرمایا، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

تمّت بالخیر

آپکی دعاؤں کا محتاج ـــــ رضاءُ المصطفیٰ اعظمی خطیب نیو میمن مسجد
فون: ۲۱۷۸۸۹ - ۲۱۶۴۶۴ ـــــ و صدر ورلڈ اسلامک مشن پاکستان کراچی

نوٹ: اگر کوئی صاحبِ خیر مذکورہ دعاؤں کو با ترجمہ طبع کرانا چاہیں تو مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی سے رجوع کریں

حج کے پانچ دن

پہلا دن ———— ۸ ذی الحجہ

متمتع یعنی جس نے عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا تھا آٹھویں ذی الحجہ کو غسل کرے۔ اگر غسل نہ کرسکے تو وضو کرکے پہلے کی طرح احرام باندھے یعنی ایک چادر بدن پر ڈال لے اور دوسری لنگی کے طور پر باندھ لے اور مسجد حرام میں کسی جگہ دو رکعت نماز احرام کی نیّت سے پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سر سے چادر ہٹا کر یوں نیّت کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔	اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں تو اسے میرے لیے آسان کردے اور اسے میری طرف سے قبول فرما

اس کے بعد تین بار اُونچی آواز سے لبّیک کہکر دُعا مانگے۔ اب حج کا احرام بندھ گیا اور وہ ساری پابندیاں جو عمرہ کے احرام کے وقت تھیں لوٹ آئیں۔ احرام کے بعد کعبہ شریف کا ایک نفل طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرے۔ اور آج ہی طوافِ زیارت کی سعی بھی کرلے اگرچہ افضل یہ ہے کہ جب منیٰ سے طوافِ زیارت کے لیے آئے تب اس کی سعی کرے لیکن حاجیوں کی سہولت کے لیے پہلے بھی جائز ہے اور قارن و مفرد جو حالت احرام میں ہیں اور طواف قدوم میں طواف زیارت کی سعی سے فارغ ہوچکے ہیں انھیں سرے سے احرام باندھنے یا دوبارہ طوافِ زیارت کی سعی کرنے

کی ضرورت نہیں۔

عورتوں کے حج کا احرام

عورتوں اگر حالت ناپاکی میں نہ ہوں تو پہلے کی طرح احرام باندھ کر حج کی نیت کریں اور جو عورتیں کہ ناپاکی حالت میں ہوں غسل یا صرف وضو کریں اور اپنی قیام گاہ پر ہی حج کی نیت سے احرام باندھ لیں اور طواف زیارت کی سعی حج کے بعد طواف زیارت کے ساتھ ہی ادا کریں۔ اور ظہر سے پہلے منیٰ میں پہونچ جانا چاہئے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات جانے سے پہلے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا فرمائی ہیں۔

منیٰ کی طرف روانگی

منیٰ کی طرف جانے کے لیے موٹر اور وہاں ٹھہرنے کے لیے خیمے کے کرایے معلین ذی الحجہ کے شروع ہی میں حاجیوں سے وصول کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مکہ شریف سے منیٰ تقریباً ۵ کلومیٹر ہے اور منیٰ سے عرفات تقریباً ۹ کلومیٹر ہے اور ان دونوں کے درمیان ۵ کلومیٹر پر مزدلفہ ہے۔ موٹر سے جانے میں پانچ دن کھانے پکانے کے سامان اور بستر وغیرہ لے جانے میں ضرور سہولت رہتی ہے لیکن موٹر عموماً وقت پر نہیں پہونچتے۔ بلکہ اس سے اسے جانے میں بسا اوقات لوگوں کی نمازیں بھی قضا ہو جاتی ہیں اس لیے اگر طاقت ہو تو بہتر ہے کہ پیدل جائیں کہ وقت پر پہونچ جائیں گے اور مکہ شریف میں لوٹ کر آنے تک ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ نیکیاں تخمیناً اٹھہتّر کھرب اور چالیس ارب ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالٰے

کا فضل ہے جو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں اس امت کو ملا ہے۔

منیٰ جاتے ہوئے راستہ بھر لبیک، درود شریف اور دعا کی کثرت کریں دنیا کی باتوں میں نہ لگیں اور جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِیْ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰی اَوْلِیَآئِكَ ۔	اے اللہ! یہ منیٰ ہے پس تو مجھ پر وہ احسان فرما جو تو نے اپنے دوستوں پر احسان فرمایا ہے۔

منیٰ میں رات بھر ٹھہریں اور آج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں یہیں پڑھیں۔ بعض لوگ آٹھویں کو منیٰ میں نہیں ٹھہرتے اور سیدھے عرفات پہونچ جاتے ہیں ان کی اتباع میں یہ سنّتِ عظیمہ ہرگز نہ چھوڑیں۔ منیٰ کی یہ نویں رات نہایت مبارک رات ہے اسے ضائع نہ کریں پوری رات ذکر و عبادت میں گذاریں۔ بیہقی اور طبرانی کی حدیث میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عرفہ کی رات میں ایک ہزار مرتبہ یہ دعا پڑھے تو جو کچھ اللہ تعالےٰ سے مانگے گا پائے گا۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ	پاک ہے وہ کہ جس کا عرش بلندی میں ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ	پاک ہے وہ کہ جس کی حکومت زمین میں ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ	پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ	پاک ہے وہ کہ آگ میں اس کی سلطنت ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ	پاک ہے وہ کہ جنت میں اس کی رحمت ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَآءُهٗ	پاک ہے وہ کہ قبر میں اس کا حکم ہے

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَآءِ رُوْحُهٗ	پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اس کی ملک ہیں
سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ	پاک ہے وہ کہ جس نے آسمان کو بلند کیا
سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ	پاک ہے وہ کہ جس نے زمین کو پست کیا
سُبْحَانَ الَّذِیْ لَامَلْجَاَ وَ لَا مَنْجَاَ مِنْهُ اِلَّآ اِلَیْهِ ؕ	پاک ہے وہ کہ اس کے عذاب سے پناہ ونجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف

دوسرا دن ـــــــــــ ۹ ذی الحجہ

صبح مستحب وقت فجر کی نماز پڑھ کر لبیک، ذکر اور درود شریف میں مشغول رہیں۔ جب دھوپ جبل ثبیر پر آجائے جو مسجد خیف کے سامنے ہے تو ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر عرفات کی طرف روانہ ہو جائیں اور ظہر سے پہلے وہاں پہونچنے کی کوشش کریں۔ صرف عرفات میں بعض معلم دوپہر کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں اور وہ بھی سب نہیں کرتے اس لیے ساتھ میں دو وقت کا کھانا لینا ضروری ہے تاکہ عرفات و مزدلفہ میں کام آئے اور عبادت میں خلل نہ پڑے۔ عرفات کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں بے ضرورت کسی سے بات نہ کریں۔ لبیک، دعا اور درود شریف کی کثرت کریں۔

عرفات عرفات ایک وسیع میدان کا نام ہے جس کا رقبہ تقریباً بائیس کلومیٹر مربع ہے۔ یہی وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں سنہ ۱۰ھ میں عرفہ کے دن اسلام مکمل ہوا یعنی حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری حج کے موقع پر جبکہ آپ ایک لاکھ چودہ ہزار یا ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کی عظیم جماعت کے ساتھ عرفات کے میدان میں تشریف فرما تھے اس وقت

یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

اور یہی عرفات وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں آج نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے دسویں کی صبح کے پہلے تک کسی وقت حاضر ہونا خواہ ایک ہی گھڑی کے لیے کیوں نہ ہو۔ حج کا اہم فرض ہے کہ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس سال حج ادا ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ یعنی قربانی وغیرہ کا کفارہ بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔

جب جبل رحمت پر نگاہ پڑے جو میدان عرفات میں ہے تو دعا کریں کہ مقبول ہونے کا وقت ہے۔ عرفات پہونچ کر آپ جہاں چاہیں ٹھہر سکتے ہیں مگر جبل رحمت کے پاس ٹھہرنا افضل ہے کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ وقوف فرمایا تھا لیکن اگر وہاں گنجائش نہ ہو یا آپ نے خیمہ کا کرایہ دیا ہو اور معلم نے خیمہ دوسری جگہ لگایا تو دوسری جگہ ٹھہرنے میں بھی حرج نہیں۔

دوپہر تک حسب طاقت صدقہ وخیرات، ذکر و لبیک، دعا و استغفار اور کلمۂ توحید پڑھنے میں مشغول رہیں۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سب میں بہتر چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیا نے کہی وہ یہ ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے

اور دوپہر سے پہلے کھانے پینے اور دوسرے ضروری کاموں سے فارغ ہوجائیں اور جس طرح آج کے دن حاجی کو روزہ رکھنا مکروہ ہے اسی طرح پیٹ بھر کھانا بھی مناسب نہیں کہ سستی کا باعث ہوگا۔

وقوف عرفہ

وقوف عرفہ کا طریقہ یہ ہے کہ دوپہر کے قریب غسل کریں کہ سُنّت ہے اور غسل نہ کرسکیں تو وضو کریں پھر دوپہر ڈھلتے ہی مسجد نمرہ میں جائیں جو عرفات کے قریب ہے وہاں ظہر و عصر کی نماز ظہر کے وقت میں ملا کر پڑھیں اور پھر میدان عرفات میں داخل ہوجائیں لیکن مسجد نمرہ کی حاضری آسان نہیں اس لیے کہ خیمہ سے نکلنے کے بعد آٹھ دس لاکھ آدمیوں کی بھیڑ میں پھر اپنے ساتھیوں تک پہونچنا بہت مشکل بلکہ بعض حالات میں ناممکن ہوجاتا ہے۔ اس طرح حاجی گم ہوجاتا ہے۔ جس سے وہ اور اس کے تمام ساتھی پریشان ہوتے ہیں اور عرفات کی حاضری کا مبارک وقت دعا و استغفار کے بجائے الجھنوں میں گذر جاتا ہے علاوہ ازیں مسجد نمرہ کا نجدی امام مقیم ہونے کے باوجود نماز قصر پڑھتا ہے۔ ایسے

Scanned by CamScanner

امام کے پیچھے سُنّی حنفی کی نماز نہیں ہوگی لہذا ظہر کی نماز اپنے خیمہ ہی میں پڑھیں اور خیمہ میں پڑھنے کی صُورت میں جمع بین الصّلاتین نہیں یعنی عصر کی نماز اس کے وقت سے پہلے پڑھنا جائز نہیں خواہ تنہا پڑھیں یا اپنی خاص جماعت کے ساتھ۔ (انوار البشارۃ، بہارِ شریعت)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد دُعاؤں میں مشغول ہو جائیں، درود شریف اور استغفار پڑھیں، اپنے اور اپنے متعلقین نیز جملہ مومنین و مومنات کے لیے نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ دُعا کریں۔ اور اس کتاب کے مرتب ناچیز جلال الدین احمد امجدی اور اس کے والدین و متعلقین کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدائے تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

بیہقی شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان عرفہ کے دن زوال کے بعد وقوف کرے پھر ایک سَو مرتبہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اور ایکسو مرتبہ پوری سوُرہ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور پھر ایکسو بار یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ ط تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تعظیم و تکبیر کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخشدیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی۔

اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کی شفاعت تمام اہل عرفات کے لیے قبول کروں گا۔

غرضیکہ آج خدائے تعالیٰ کی بے انتہا نوازشوں اور بے پایاں رحمتوں کی بارش کا دن ہے۔ آج جس قدر دُعا مانگ سکیں دل کھول کر مانگیں استغفار، درود شریف اور لبّیک بھی پڑھتے رہیں جب سورج ڈوبنے میں آدھا گھنٹہ باقی رہ جائے تو مزدلفہ جانے کے لئے موٹر پر سوار ہو جائیں اگرچہ سورج ڈوبنے سے پہلے کسی بھی موٹر کو حدود عرفات سے باہر نہیں نکلنے دیا جاتا کہ نکلنے والوں پر کفّارے کی قربانی لازم ہو جائے گی لیکن مغرب سے پہلے ہی سڑکوں پر ہزاروں موٹریں قطار میں لگ جاتی ہیں اور سورج ڈوبنے کے بعد ہی فوراً ان کی رَوانگی شروع ہو جاتی ہے۔

مزدلفہ کی رَوانگی

سورج ڈوبنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف رَوانہ ہو جائیں اور راستہ بھر ذکر درود شریف، دُعا اور لبّیک میں مصروف رہیں اور جب مزدلفہ میں داخل ہوں تو یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ لَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَ شَحْمِيْ وَشَعْرِيْ وَسَائِرَ جَوَارِحِيْ عَلَى النَّارِ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ	اے اللہ! میرے گوشت، ہڈی، چربی، بال اور تمام اعضاء کو جہنم پر حرام کردے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

مزدلفہ پہونچ کر پہلے مغرب اور عشاء کی نماز عشاء کے وقت میں ایک ساتھ پڑھیں اگر مزدلفہ پہونچنے کے بعد مغرب کا وقت باقی رہے تو ابھی مغرب

کی نماز ہرگز نہ پڑھیں کہ گناہ ہے۔ اگر کسی نے پڑھ لی تو عشاء کے وقت میں پھر پڑھنی پڑے گی۔ یہاں جمع بین الصلاتین اس طرح ہے کہ اذان واقامت کے بعد مغرب کی فرض نماز ادا کی نیّت سے پڑھیں اس کے بعد فوراً بغیر اقامت عشا کی فرض نماز پڑھیں پھر مغرب کی سُنّت، پھر عشاء کی سُنّت اور پھر اس کے بعد وتر پڑھیں۔ یہاں دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنے کے لیے مسجد یا امام کی کوئی شرط نہیں۔ آپ تنہا پڑھیں یا جماعت سے بہر حال دونوں نماز عشاء کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنی ہوگی۔

مزدلفہ میں پوری رات گذارنا سنت مؤکدہ ہے اور وقوف کا اصلی وقت صبح صادق سے لے کر اجالا ہونے تک ہے لہذا جو اس وقت کے بعد مزدلفہ پہونچے گا تو وقوف ادا نہ ہوگا اور کفارہ کی قربانی لازم ہوگی۔ اسی طرح جو شخص صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ چھوڑ کر چلا گیا اس پر بھی کفارہ کی قربانی لازم ہے۔ ہاں کمزور عورت یا بیمار بھیڑ میں ضرر پہونچنے کے اندیشہ سے صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے ہی چلا گیا تو اس پر کچھ نہیں۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

مزدلفہ کی جگہ بہت مبارک اور یہ رات بہت افضل ہے لہذا نماز کے بعد دوسری ضروریات سے فارغ ہو کر باقی رات لبّیک، ذکر اور درود شریف پڑھنے میں گذارنا بہتر ہے اور دل چاہے تو تھوڑا آرام بھی کرلیں تاکہ تھکاوٹ دور ہو جائے۔

شیطان کو مارنے کے لیے اسی جگہ سے چنے برابر کنکریاں چن کر انہیں دھولیں۔ اگر تیرہویں ذی الحجہ تک کنکری مارنی ہے تو ستّر کنکریوں کی ضرورت

پڑے گی اور بارہ تک مارنی ہے تو ۴۹ کی۔

مزدلفہ میں صبح صادق طلوع ہوتے ہی توپ داغی جاتی ہے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ باخبر ہو جائیں کہ وقوف کا واجب وقت اب شروع ہو گیا ہے۔

تیسرا دن ــــــــــ ۱۰ ذی الحجہ

توپ کی آواز کے بعد فجر کی نماز پڑھیں اس سے پہلے جائز نہیں پھر مشعر الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور یہ نہ ہو سکے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادی محسر کہ جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا اس کے علاوہ جہاں جگہ ملے وقوف کریں یعنی ٹھہر کر لبیک، دُعا اور درود شریف پڑھنے میں لگے رہیں۔

مِنیٰ کی طرف واپسی جب سورج نکلنے میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اگر سورج نکلنے کے بعد روانہ ہوں تو برا ہے مگر دم واجب نہیں۔ جب منیٰ دکھائی دے تو وہی دُعا پڑھیں جو مکہ شریف سے آتے ہوئے منیٰ دیکھکر پڑھی تھی یعنی اَللّٰھُمَّ ھٰذِیٖ مِنیً فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِکَ۔

منیٰ پہونچ کر پہلے کنکری مارنی ہے۔ کنکری مارنا حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی یادگار ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم علیہ الصّلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام مناسک حج ادا کرنے کے لیے آئے تو جمرۂ کبریٰ کے پاس شیطان سامنے آیا آپ نے اسے

سات کنکری ماری یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرۂ وسطیٰ کے پاس سامنے آیا پھر آپ نے اسے سات کنکری ماری یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا اور پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکری ماری یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا۔ (ابن خزیمہ وحاکم)

ان تینوں جگہوں پر کھمبے بنا دیئے گئے ہیں اور آج کل ان کے اوپر پل کی طرح بہت وسیع چھت بن گئی ہے جس سے اوپر نیچے دونوں جگہ سے کنکری مارنے میں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔ مکہ شریف کی طرف سے آتے ہوئے جو پہلے پڑتا ہے وہ جمرۂ کبریٰ ہے جس کو آج کل عام طور پر بڑا شیطان کہا جاتا ہے۔ پھر جو بیچ میں ہے وہ جمرۂ وسطیٰ اور جو مسجد خیف کی طرف ہے وہ جمرۂ اولیٰ ہے۔

کنکری مارنے کا وقت

آج ۱۰ ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان کو کنکری مارنی ہے۔ چھوٹے اور بیچ کے شیطانوں کو آج کنکری نہیں مارنی ہے۔ اس کا وقت آج دسویں کی صبح سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے لیکن سورج نکلنے کے بعد سے زوال تک کنکری مارنا سُنّت ہے۔ زوال کے بعد سے سورج ڈوبنے تک مارنا جائز ہے اور سورج ڈوبنے کے بعد سے صبح صادق تک مکروہ ہے۔ لیکن کمزور اور بیمار لوگ۔ عورتیں ہوں یا مرد اگر دن میں کنکری نہ مار سکیں تو رات میں ماریں۔ اگر بھیڑ یا تھکاوٹ وغیرہ کی وجہ سے کسی تندرست مرد یا عورت کی طرف سے کوئی وکیل یا قائم مقام بن کر کنکری مارے تو اس کی

طرف سے ادا نہ ہوگی اور ایسا کرنے سے کفارہ کی قربانی لازم آئے گی۔ ہاں اگر اتنا بیمار ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جا سکتا ہو وہ دوسرے کو کنکری مارنے کا وکیل بنائے تو اس صورت میں کفّارہ لازم نہیں آئے گا۔

انتباہ | جو لوگ رات میں کنکری ماریں گے ان کی طرف سے دوسرے دن قربانی ہوگی پھر حجامت کے بعد ان کا احرام کھلے گا تو اگر قارن یا متمتع نے کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی تو دم لازم ہوگا۔ یعنی قربانی کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی اور حجامت بھی بنوائی تو دو دم لازم ہوگا۔ ایک قربانی کے سبب اور ایک حجامت کے سبب

کنکری مارنے کا طریقہ

کنکری مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ جمرہ سے تقریباً پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر اس طرح کھڑے ہوں کہ کعبہ شریف بائیں ہاتھ کی طرف ہو اور منیٰ داہنی طرف اور مونھ جمرہ کی طرف۔ ایک کنکری انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں اور خوب اچھی طرح ہاتھ اٹھا کر بغل کی رنگت ظاہر ہو یہ دعا پڑھ کر ماریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا ط وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا ط وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ط	اللہ کے نام سے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے اور اللہ کی رضا کے لیے۔ اے اللہ! اس کو حج مبرور کر۔ سعی مشکور کر اور گناہ بخش دے۔

اس طرح سات کنکری ایک ایک کر کے ماریں۔ ساتوں کو ایک ساتھ

Scanned by CamScanner

ہرگز نہ ماریں اور کنکریاں جمرہ تک پہونچیں تو بہتر ہے ورنہ تین ہاتھ کی دوری پر گریں جو کنکری اس سے زیادہ دور گرے گی اس کی گنتی نہ ہوگی۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے اوپر کے بتائے ہوئے مستحب طریقہ پر کنکری نہ مار سکیں تو جس طرح بھی کھڑے ہوکر آسانی سے مار سکیں ماریں اور پہلی کنکری سے لبیک بند کر دیں۔ پھر جب سات پوری ہو جائیں تو وہاں نہ ٹھہریں ذکر و دعا کرتے ہوئے فوراً پلٹ آئیں۔ (انوار البشارۃ، بہار شریعت)

قربانی اور حجامت

یہاں بقرعید کی نماز نہیں پڑھی جائے گی کنکری مارنے سے فارغ ہو کر حج کے شکرانہ کی قربانی کی جائے گی۔ یہ قربانی ہر قارن اور متمتع مرد و عورت پر واجب ہے اگرچہ غریب ہوں اور مفرد کے لیے مستحب ہے یعنی اگر کرے تو بہت زیادہ ثواب ہے اور نہ کرے تو کوئی گرفت نہیں اگرچہ غنی ہو۔ چھوٹے بڑے جانور کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو بقرعید کی قربانی میں ہیں۔ اور حج کی قربانی میں بھی اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

قارن اور متمتع اگر محتاج محض ہوں یعنی ان کے پاس اتنا نقد نہیں کہ وہ جانور خرید سکیں اور نہ ایسا سامان ہے کہ اسے بیچ کر لاسکیں تو ان پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک حج کا احرام باندھنے کے بعد جب چاہیں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹، ذی الحجہ کو رکھیں اور باقی سات روزے تیرہویں ذی الحجہ کے بعد جب چاہیں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ گھر پہونچ کر رکھیں۔ (بہار شریعت)

قارن یا متمتع اگر مقیم کے حکم میں ہے اور صاحب نصاب ہے تو اس پر دو قربانی واجب ہے۔ ایک حج کے شکرانہ کی اور دوسری بقرعید کی۔ اور صاحب نصاب مفرد اگر مقیم کے حکم میں ہے تو اس پر بھی بقرعید کی ایک قربانی واجب ہے۔ لیکن یہ لوگ اگر بقرعید کی قربانی کا انتظام اپنے وطن میں کریں تو حرج نہیں مگر حج کے شکرانہ کی قربانی اور کفارہ کی قربانی صرف منیٰ اور پورے حدود حرم میں ہوسکتی ہے اس کے باہر وطن وغیرہ میں نہیں ہوسکتی

قربانی کے بعد قبلہ رُخ بیٹھکر حجامت بنوائیں یعنی سر منڈائیں یا بال کترائیں۔ اور عورتوں کو پورے سر کا بال انگلی کے پور کی مقدار برابر کترنا مستحب ہے۔ (دُرِّمختار) اور چوتھائی سر کا بال انگلی کے پُور کی مقدار برابر کترنا واجب ہے (ردّالمحتار) مگر کسی نامحرم کے ہاتھ سے ہرگز نہ کتروائیں کہ حرام ہے۔ اور جس کے سر پر بال نہ ہوں وہ استرہ پھروائے۔ اور سر منڈانے یا بال کتروانے سے پہلے ناخن نہ تراشیں اور نہ خط بنوائیں کہ دم لازم آئیگا یعنی قربانی کا کفّارہ دینا پڑے گا۔ اور حجامت بنواتے وقت یہ دُعا پڑھتے رہیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

قارن اور متمتع پر قربانی کے بعد حجامت ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے حجامت بنوائے گا تو دم لازم آئے گا۔ مرد لوگ اگر بال کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں سے چوتھائی کا انگلی کے پور کی مقدار برابر برابر کتروانا واجب ہے۔ اگر چوتھائی سے کم کتروایا تو دم لازم ہوگا۔ اور

کتروانے کی صورت میں ایک پورے سے زیادہ کتروائیں اس لیے کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے چوتھائی بالوں میں سے سب ایک پور نہ ترشیں۔

اور سر منڈانے یا بال کتروانے کا وقت ایّامِ نحر ہے یعنی اگر بارہویں ذی الحجّہ تک حجامت نہ بنوائی تو قربانی کا کفارہ لازم آئے گا۔ (بہارِ شریعت)

حجامت کے بعد احرام کی ساری پابندیاں ختم ہوگئیں۔ اب نہا دھو کر سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں لیکن طوافِ زیارت جو حج کا فرض ہے اس کے پہلے بیوی سے صحبت کرنا، اسے شہوت کے ساتھ چھونا یا بوسہ لینا حلال نہیں ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

طوافِ زیارت

قربانی اور حجامت سے فارغ ہونے کے بعد افضل یہ ہے کہ آج ہی دسویں ذی الحجہ کو مکّہ شریف پہونچ کر طوافِ زیارت کریں اور رات گذارنے کے لیے منیٰ واپس آجائیں۔ قارن و مفرد طوافِ قدوم میں اور متمتع احرام حج کے بعد کسی نفل طواف میں اگر طوافِ زیارت کی سعی کر چکے ہوں تو اس طواف کے بعد سعی نہ کریں۔ اور اگر پہلے سعی نہ کی ہو اور احرام کی چادریں بدن پر ہوں تو اضطباع و رمل کے ساتھ طواف کے بعد سعی کریں۔ اور اگر احرام کی چادریں بدن پر نہ ہوں تو صرف سعی کریں اس صورت میں طواف کے اندر رمل و اضطباع نہیں۔ اور سر منڈانے یا کتروانے کے بعد طوافِ زیارت کی سعی کی ہو تو پھر دوبارہ حجامت کی ضرورت نہیں۔

اگر دسویں کو طوافِ زیارت کا موقع نہ مل سکے تو بارہویں کی مغرب

سے پہلے تک کر سکتے ہیں لیکن دسویں کو نہ کر سکنے کی صورت میں گیارہویں کو یہ طواف کر لینا بہتر ہے۔ بعض لوگ ناتجربہ کاری کی بنا پر آنے جانے کی پریشانی سے بچنے کے لیے بارہویں کی شام کو اس طواف کا پروگرام بناتے ہیں لیکن جب بارھویں کو زوال کے بعد کنکری مار کر موٹروں پر چلتے ہیں تو بے انتہا ہجوم کے سبب مغرب سے پہلے نہیں پہونچ پاتے اس طرح ان پر دم لازم آجاتا ہے اور گنہ گار بھی ہوتے ہیں۔ ہاں اگر زوال کے بعد فوراً کنکری مار کر پیدل چل پڑیں تو مغرب سے پہلے طوافِ زیارت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں بھی اچانک بیماری وغیرہ کے سبب وقت پر نہ پہونچنے کا اندیشہ ہے اس لیے مناسب یہی ہے کہ دسویں یا گیارہویں کو طوافِ زیارت سے فارغ ہو جائیں اور دسویں کو جائیں یا گیارہویں کو بہر صورت واپس آکر رات منیٰ ہی میں گذاریں۔ طوافِ زیارت کے بعد بیوی حلال ہو گئی اور حج پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا فرض یہ طواف تھا۔

عورتوں کے لیے بھی یہ طوافِ زیارت فرض ہے لیکن حیض یا نفاس کی وجہ سے اگر بارہویں تک نہ کر سکیں تو ان پر کوئی دم یا کفّارہ لازم نہیں آئے گا۔ وہ جب بھی پاک ہوں طوافِ زیارت کر لیں ہاں اگر حیض و نفاس کے علاوہ کسی دوسرے عذر بیماری وغیرہ کی وجہ سے بارہویں کے غروب آفتاب کے بعد طوافِ زیارت کریں گی تو مردوں کی طرح ان پر بھی دم لازم آئے گا۔

چوتھا دن ——— ۱۱/ ذی الحجہ

آج تینوں شیطانوں کو کنکری مارنی ہے اس کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے صبح صادق تک ہے لیکن سورج ڈوبنے کے بعد بلا عذر مکروہ ہے۔ آج جمرۂ اولیٰ یعنی چھوٹے شیطان سے شروع کریں جو مسجد خیف کے قریب ہے۔ سات کنکریاں پہلے کے طریقہ پر دُعا پڑھ کے ماریں مگر قبلہ رو ہو کر۔ کنکری مار کر کچھ آگے بڑھ جائیں اور قبلہ رو ہاتھ اٹھا کر اس طرح دُعا کریں کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رہیں۔ نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ درود شریف، دُعا اور استغفار میں کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی مقدار تک مشغول رہیں۔ پھر جمرۂ وسطیٰ یعنی درمیانی شیطان پر جاکر رمی جمار اور دُعا اسی طرح کریں۔ پھر بڑے شیطان پر جاکر جس کو جمرۂ کبریٰ اور جمرۂ عقبہ بھی کہتے ہیں سات کنکری ماریں مگر وہاں سے ٹھہریں نہیں بلکہ فوراً پلٹ آئیں اور پلٹتے ہوئے دُعا کریں۔

پانچواں دن ——— ۱۲/ ذی الحجہ

آج بھی تینوں شیطانوں کو کنکری مارنی ہے اور اس کا وقت گیارہویں کی مثل آج بھی سورج ڈھلنے کے بعد سے ہے۔ بعض لوگ آج کے دن دوپہر سے پہلے ہی کنکری مار کر مکہ شریف چل دیتے ہیں یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف ہے صحیح نہیں۔ زوال کے بعد تینوں شیطان کو گیارہویں تاریخ کے مثل کنکری ماریں۔ پھر اگر چاہیں تو سورج ڈوبنے سے پہلے مکہ شریف کی طرف روانہ ہو جائیں کہ غروب کے بعد جانا معیوب ہے

اور اگر تیرہویں کی صبح ہوگئی تو پھر کنکری مارے بغیر جانا جائز نہیں اگر جائے گا تو دم یعنی ایک قربانی کا کفارہ واجب ہوگا۔ اور تیرہویں کو کنکری مارنے کا وقت صبح سے سورج ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے سورج ڈھلنے تک مکروہ ہے لہٰذا اگر کسی نے تیرھویں کو دوپہر سے پہلے کنکری ماری تو ادا ہو جائے گی لیکن زوال کے بعد مارنا سُنّت ہے۔

کنکری مارنے کے متعلق کچھ اور مسائل

اگر کسی دن اس کے وقت مقررہ پر کنکری نہیں ماری تو اس کی قضا بھی واجب ہوگی اور قربانی کا کفارہ بھی دینا پڑے گا یعنی اگر دسویں کو کنکری نہیں ماری اور گیارہویں کی صبح ہوگئی۔ یا گیارہویں کو کنکری نہیں ماری اور بارہویں کی صبح ہوگئی یا بارہویں کو نہیں ماری اور تیرہویں کی صبح ہوگئی تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا اور قضا کا وقت تیرہویں کو سورج ڈوبنے تک ہے۔ لہٰذا اگر تیرہویں کو سورج ڈوب گیا اور کنکری نہیں ماری تو اب کنکری مارنے کی قضا نہیں صرف دم واجب ہوگا۔ اور تیرہویں کو ٹھہرنے کے باوجود کنکری نہیں ماری یا کسی دن کنکری نہیں ماری اور تیرہویں کا سورج ڈوب گیا تو اس صورت میں بھی صرف ایک دم واجب ہوگا۔ اگر دسویں کو چار کنکری سے کم ماری. یا گیارہویں وغیرہ کو گیارہ کنکری سے کم ماری تو دم واجب ہوگا اور اگر دسویں کو چار کنکری ماری تین چھوڑ دی یا اور دنوں میں گیارہ ماری دس چھوڑی تو اگرچہ دوسرے دن قضا کر لی ہو ہر کنکری پر صدقۂ فطر کی

مقدار صدقہ دے۔ اور صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے سب کنکری ایک ساتھ ماری تو یہ ساتوں ایک کے قائم مقام ہوں گی باقی چھ کنکری الگ سے پوری کرے مگر شیطان کے پاس سے نہ اٹھائے کہ مکروہ ہے۔ اس لیے کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی ہیں جو مقبول نہیں ہوتیں اور جو مقبول ہو جاتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں۔ (ردّ المحتار، بہارِ شریعت)

مکہ شریف میں قیام اور عمرہ

حج سے فارغ ہو کر تیرہویں کے بعد جب تک مکہ شریف میں ٹھہریں اپنے اور اپنے پیر، استاد، ماں باپ خصوصاً حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ان کے اصحاب، اہل بیت اور دیگر بزرگان دین کی طرف سے جس قدر ہو سکے عمرے کرتے رہیں کہ حدیث شریف میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ مکہ شریف سے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جعرانہ یا تنعیم جائیں وہاں سے عمرہ کا احرام جیسا کہ پہلے بیان ہوا باندھ کر آئیں۔ طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کا بوسہ لیتے ہی لبیک بند کر دیں۔ رمل و اضطباع کے ساتھ طواف کریں پھر حسب دستور سعی کرنے کے بعد سر منڈائیں یا کتروائیں۔ بس عمرہ ہو گیا جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں یا سر منڈانے کے بعد اسی دن پھر عمرہ لایا تو سر پر استرہ پھروائے جعرانہ مسجد حرام سے تقریباً ۲۵ کلومیٹر ہے وہاں سے احرام باندھنے کو بڑا عمرہ کہتے ہیں۔ اور تنعیم مسجد حرام سے تقریباً ۵ کلومیٹر ہے وہاں سے احرام باندھنے کو چھوٹا عمرہ کہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

جسکو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس — ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

جنکے تلوؤں کا دھوون ہے آب حیات — ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

خلق سے اولیا، اولیا سے رسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم — وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو — نمکین حسن والا ہمارا نبی

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی — اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی — چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے — ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

جسنے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے — نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

سب چمک والے اجلوں میں چمکا کئے — اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

Scanned by CamScanner

چھائیں رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیسو

ہم سیہ کاروں پہ یارب تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

آخر حج غمِ امت میں پریشاں ہو کر
تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائیں رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

کعبۂ جاں کو پہنایا ہے غلافِ مشکیں
اڑ کے آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو

سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں
سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو

دیکھو قرآں میں شبِ قدر ہے تا مطلع فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں کلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

شانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو

شانہ ہے پنجۂ قدرت ترے بالوں کے لئے
کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

مژدہ ہو جھوم کے قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں اُمڈیں
ابروؤں پہ وہ جھکے جھوم کے بارے گیسو

تارِ شیرازۂ مجموعۂ کونین ہیں یہ
جال کھل جائے جو اک دم ہوں کنارے گیسو

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبحِ عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

Scanned by CamScanner

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

(از اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ)

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو

آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابر رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے در کعبہ پہ بیتابوں کی
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

مہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوش حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم انکا دیکھو

دھو چکا ظلمت دل بوسۂ سنگ اسود
خاک بوسی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعت کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاک در والا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

Scanned by CamScanner

منقبت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از: حضور مفتی اعظم رضی اللہ عنہ

تجلیٔ نورِ قدم غوث اعظم ۔۔۔ ضیائے سراج الظلم غوثِ اعظم

ترا حل ہے تیرا حرم غوثِ اعظم ۔۔۔ عرب تیرا تیرا عجم غوثِ اعظم

کرم آپ کا ہے اعم غوثِ اعظم ۔۔۔ عنایت تمہاری اتم غوثِ اعظم

مخالف ہوں گو سو پدم غوثِ اعظم ۔۔۔ ہمیں کچھ نہیں اس کا غم غوثِ اعظم

چلا ایسی تیغِ دو دم غوثِ اعظم ۔۔۔ کہ اعداء کے سر ہوں قلم غوثِ اعظم

وہ اک وار کا بھی نہ ہوگا تمہارے ۔۔۔ کہاں ہے مخالف میں دم غوثِ اعظم

بڑھے حوصلے دشمنوں کے گھٹا دے ۔۔۔ ذرا لے لے تیغِ دو دم غوثِ اعظم

نہیں لاتا خاطر میں شاہوں کا شاہا ۔۔۔ ترا بندۂ بے درم غوثِ اعظم

بڑھا ہاتھ کر دستگیری ہماری ۔۔۔ بڑھا ابرِ غم دم بدم غوثِ اعظم

خدارا ذرا ہاتھ سینے پہ رکھ دو ۔۔۔ ابھی مٹتے ہیں غم، الم غوثِ اعظم

دمِ نزع سرہانے آجاؤ پیارے ۔۔۔ تمہیں دیکھ کر نکلے دم غوثِ اعظم

دمِ نزع آؤ کہ دم آئے دم میں ۔۔۔ کرو ہم پہ یٰسین دم غوثِ اعظم

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے ۔۔۔ جہاں چاہو رکھو قدم غوثِ اعظم

تمہارے کرم کا ہے نوری بھی پیاسا
ملے یم سے اس کو بھی نم غوثِ اعظم

Scanned by CamScanner

کروڑوں دُرود

کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا، تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن، پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود

264

کام وہ لے لیجئے، تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

Scanned by CamScanner

مناجات

از: اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتضیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائیں نیک ہم تجھ سے کریں
قدسیوں کے لب سے آمیں ربّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

Scanned by CamScanner

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(برادرِ اعلیٰحضرت مولانا حسن رضا خان)

حضورِ غریب نواز کے نام پر ملک بھر میں یادگار قائم کیے جائیں۔ رضا اکیڈمی بمبئی ۳

RAZA OFFSET, Bombay-3. • Tel.: 371 23 13